الحمد للہ

کہ بے مثل دیوان فصاحت کی جان بلاغت کی شان نفیس بندش پاکیزہ زبان
بے تکلف آمد دلکش بیان جس کے لفظ لفظ پر جانِ شاعری قربان ہے مسمّٰی

(بنام تاریخی)

ثمر فصاحت

۱۳۱۹ھ

[illegible] امام الفصحا مقدام البلغا سراج الشعرا [illegible] فصیح الملک بلبل ہندوستان حضرت داغ دہلوی جنت آشیان [illegible]

بفرمائش ابن اکبر حضرت مصنف مرحوم مولوی حاجی حکیم محمد حسین رضا خان صاحب
قادری ابو الحسینی بریلوی سلمہ المولی القوی عن شر کل غوی باہتمام منشی اعجاز احمد صاحب خوشنویس قیصر

(مرادآبادی)

مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں مطبوع طبع اہل عشق ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیونکر ادا ہو وصف خدائے عظیم کا — جب بند ناطقہ ہے کلام و کلیم کا

چشم خیال اور ہوس جلوۂ جمال — بھولا ہوا ہون واقعہ طور و کلیم کا

کیون دل مرا دکھائین زمانے کے حادثات — تو ہے قدیم اور مین بندہ قدیم کا

اوس سے خود اوسکی ذات کی تشریح پوچھیے — اچھا علاج ہے یہ دماغ حکیم کا

واجب کا ممکنات مین کیا ہو کوئی شریک — ممکن نہین وجود عدیل و سہیم کا

ہین امر و نہی لائق تسلیم بے دلیل — خالی حکم سے حکم نہ ہوگا حکیم کا

کیون میرے پاس آئین فرشتے عذاب کے — مجرم تو ہون مین اپنے غفور الرحیم کا

پودون مین شاخین شاخون مین گل گل مین رنگ و بو — کیونکر کہون یہ عطر ہے سعی نسیم کا

ای جمع کرنے والے عظام رمیم کے — کبتک رہیگا حال پریشان سقیم کا

بعد فنا حدوث و قدم کا کھلیگا حال — پوچھین گے جب مزاج دماغ حکیم کا

کجرو کا راستباز کرے خوف کیا حسن — طعمہ ہے مار سحر عصائے کلیم کا

باڑا بٹے جو پیر تو حسن کریم کا
کشکول بھر دے گنبد عرش عظیم کا

مداح قد و زلف و دہان حضور ہون
سہرا پہ ہی میرے سایہ الف لام میم کا

کوثر کہ جس سے پیاس بجھے اہل حشر کی
قطرہ ہی ایک چشمۂ تسنیم کریم کا

بے ظل وہ ظل ذات کبریا اسلیے بنا
سایہ زمین پر نہ پڑے اوس عظیم کا

پروانے عندلیب کے ہم داستان بنے
ہی گلفشان چراغ تمہارے حریم کا

جب بھی نہ آئے ساحل بحر کرم نظر
چشمہ لگا کے دیکھین جو میم کریم کا

فرمائے لطف کعبہ حاجات تو تو ذوق
آغوش قبر مین ہو کنار حطیم کا

ہم پیاسے سوکھے گھاٹ نہ اوترینگے روز حشر
دریا چڑھا ہوا ہی عطائے کریم کا

لا تقنطوا کے سایہ مین میرا مقام ہو
جب آفتاب گرم ہو امید و بیم کا

اس طرح آؤن قبر سے میدان حشر مین
لب پر سوال ہاتھ مین دامن کریم کا

سبطین بادشاہ جوانان خلد ہین
ظل ہمارے قدس ہے سایہ گلیم کا

اصحاب کالنجوم کا لمعان نقش پا
ظلمت مین راہبر ہے رہ مستقیم کا

ہو سوئے اعتقاد جسے اہل بیت سے
مژدہ سناؤ اوس کو عذاب الیم کا

جو پیر دستگیر کا منکر ہی اے حسن
وہ ہی مرید دیو مرید رجیم کا

مین اور شب فراق اوٹھانا عذاب کا
یارب برا ہو اس دل خانہ خراب کا

یہ فصل گل یہ جھوم کر آنا سحاب کا
ساقی مین اور ایک پیالہ شراب کا

دیکھا ہی جب سے حسن رخ بے حجاب کا
رنگ آفتاب مین ہی گل آفتاب کا

چھینٹے یہ دے رہا ہی برسنا سحاب کا
ٹھنڈی ہوا مین دور ہو جام شراب کا

تم مونہ سے کیون اوٹھاتے ہو گوشہ نقاب کا
چہرہ ابھی سے فق ہے مہ و آفتاب کا

جوبن اوبھار پر ہی بہار شباب کا
اللہ حافظ اونکی ادائے حجاب کا

چمکا ہوا ہی حسن رخ بے حجاب کا
طالع ہی گردشون مین میرے آفتاب کا

اوس بزم ناز مین ہین غضب دلفریبیان
بیکار انتظار ہی خط کے جواب کا

خورشید حشر میری نگاہون مین کیا نچے
جلوہ خیال مین ہے کسی کے نقاب کا

رخسار و چشم یار کا مارا ہوا ہون مین
مشتاق سیر باغ نہ پیاسا شراب کا

ذرات کوے یار مین چہرہ لگا لیا
چوستے فلک پر اب ہی وہ ملغ آفتاب کا

کم نکلین گے زمانے مین ہمسے بھی پاکباز
شیشہ بغل مین ہاتھ مین ساغر شراب کا

دیکھو نہ دیکھو اوسکی طرف چشم مست سے
ٹکرا کے گر پڑے گا پیالہ شراب کا

مدنظر ہی ضبط مصیبت یونہین سہی
بجلی گرے جو نام بھی لون اضطراب کا

کچھ احتیاج شمع نہین پیش آفتاب
کیا کام تیرے ہوتے ہوئے آفتاب کا

فصل بہار کو مین خزان کہہ رہا ہون آج
عالم مری نظر مین ہی کس کے شباب کا

فصل بہار اور یہ رنگینیان دروغ
پرتو پڑا ہی دور سے اونکے شباب کا

سمجھا دیا کرشمہ ابرذ ہوا ہی یہ
منظور پردہ تھا جو بہار شباب کا

لین ابر نے اگرچہ عرق ریزیان بہت
خاکہ نہ کھینچ سکا مری چشم پُرآب کا

تم دلمین آؤ تو یہ تماشا دکھاؤن مین
ہی ایک میرے پاس تمھارے جواب کا

تم حسن مین ہو ایک تو مین فرد عشق مین
ہی کوئی آج میرے تمھارے جواب کا

جب آگیا ہی یاد ترا نقش پا مجھے
دیکھا ہی کیسی یاس سے مونھ آفتاب کا

لکھا ہوا ہی پیر مغان کی دکان پر
کمظرف کو حرام ہی پینا شراب کا

دیکھے کوئی حسن کو وہ میکدہ پہ آج
لب پر سوال ہاتھ مین ساغر شراب کا

نالہ سنکے ہنس رہا ہی عاشق ناشاد کا
ای تغافل کیش کچھ مونھ کر لیے یاد کا

کب ہوا ای شوق وصل دسپر اثر فریاد کا
کیون کلیجہ نوچتا ہی تو دل ناشاد کا

حال مین کس سے کہون اپنے دل ناشاد کا
ہاے کوئی سننے والا ہو مری فریاد کا

جب وہ نہین ملتا نہ ہو منظور تو کیسا اثر
نوچ لیتے ہین کلیجہ نالہاے بیکسی
اہل الفت نالہ کش معشوق حیرت مین خموش
بیخبر ہو بیخبر کو کیا خبر اس درد کی
لو چلے آؤ کہ راز عشق ہو جائیگا نہ فاش
وہ اداے جانستان پھر کا گئی تڑپا گئی
خاک مین ملجائیگی قدر شہادت تیری ساتھ
خون حسرت ہان دکھا رنگین اجی کی بہار
یاد کرنا تو بھلا یا بھول جانا یاد ہے
کسکے جلوون نے ارادون کو مسخر کر لیا
کوے قاتل مین الٰہی کس نے رکھا ہی قدم
آیہ آنکھین تلوونسے مل آیہ دل پامال کر
او تغافل کیش چیخ اوٹھے مرے نالون سے کوہ
ضبط عشق حسن گندم گون بہت دشوار ہے
اُف صفا جسم جب وہ کھینچے بیٹھا شبیہ
ہاے مجبوری الفت ہاے جوش بیکسی
آنکھ شیرین سے لگی اب نیند کہتی ہین کسے
کمر نہ پوچھو دہن تیری نزاکت کا خیال
جس طرح موتھہ تکتے ہین ہم آج ظالم تو سہی
آگیا ہی جب سے مجھے ذوق شہادت کا خیال
کیون نہ ہو میرے سخن مین لذت سوز و گداز

کیا بھروسہ آہ کا کیا آسرا فریاد کا
مونھہ نہ کھلوائے کوئی میرے لب فریاد کا
شور ہے تیری خموشی کا مری فریاد کا
سنگدل ہو سنگدل پر کیا اثر فریاد کا
لو چلے آؤ کہ اب وقت آگیا فریاد کا
وار مجھپر تیغ سے پہلے چلا جلاد کا
خون ناحق بچ رہا دامن اگر جلاد کا
دامن گلچین سے دامن ہے جلاد کا
بھول جانیوالے قائل ہو نہین تیری یاد کا
اب نہ کوئی جور کا شاکی نہ سائل داد کا
شور ہی کسکی زبان پر ہرچہ بادا باد کا
دن دکھادے چشم ما روشن دل ما شاد کا
دل ترا پتھر کا پتھر کا نہین فولاد کا
چاہیے ہی پیٹ اسکے واسطے فولاد کا
خامۂ بہزاد سے نقشہ کھنچا بہزاد کا
غیر سے کہتا ہو نہین یہ وقت ہی امداد کا
خواب شیرین سے رہا کیا واسطہ فرہاد کا
ہی ترا خاموش رہنا ایک ہی فریاد کا
مونھہ تکے کل حشر مین تو شاکی بیداد کا
مونھہ مین بھر آیا ہی پانی خنجر جلاد کا
اے حسن شاگرد ہو تمہین داغ سے استاد کا

وہ ہنس ہنس کے مجھکو رلانا کسی کا — وہ پھر گدگدا کر ہنسانا کسی کا

بہت یاد آتا ہے جانا کسی کا — بگڑنا کسی کا منانا کسی کا

کلیجہ ہے بس مین نہ قابو مین دل ہے — قیامت ہوا یاد آنا کسی کا

کہین دل بھی بچتا ہے تیر نظر سے — یہ تاکا ہوا ہے نشانا کسی کا

بُرے حال والونسے اونکو غرض کیا — سُنین کس لیے وہ فسانا کسی کا

ذرا آہ پُر درد سے بچتے رہنا — نہین دل لگی دل دُکھانا کسی کا

مرا بیٹھنا در پہ کس آرزو سے — وہ ٹھوکر لگا کر اوٹھانا کسی کا

نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گیا ہے — وہ دست حنائی دکھانا کسی کا

ستم کرنے والون کو سمجھائے کوئی — کہ اچھا نہین دل دکھانا کسی کا

کریگا بہت چاک جیب و گریبان — یہ پردے سے جلوہ دکھانا کسی کا

تمھین حضرت دل کہین رو نہ بیٹھین — ہنسی تو نہین مسکرانا کسی کا

حسن آ گئے اونکی باتون مین آخر
کہا ایک تم نے نہ مانا کسی کا

یہ دل ہے کہ دشمن ہے مرے جان حزین کا — مجھکو اسی کمبخت نے رکھا نہ کہین کا

اوے مست مئے ناز ذرا دیکھ کے چلنا — پس جائے کہین دل نہ کسی خاک نشین کا

پھر جھوٹے نکلے وعدے یہ ہے خوش ہی دل نادان — کمبخت ٹھکانا ہی نہین تیرے یقین کا

آغاز محبت مین اوٹھائی وہ مصیبت — کچھ ڈر نہ رہا مجھکو دم بازپسین کا

پس پا ہوئی جاتی ہے سر شوق کی ہمت — عالی ہے یہ رتبہ ترے کوچے کی زمین کا

اوس شوخ کے انکار سے دل ٹکڑے ہوا کیون — یارب کوئی خنجر تو نہ تھا لفظ نہین کا

اک نالے ہی مین آپ جگر تھامے چلے آئے — اک وار بھی اوٹھا نہ مری جان حزین کا

عالم مین اوٹھا چاہتی ہے تازہ قیامت — جوبن ہے ترقی پہ بت ماہ جبین کا

عشاق ہین رسوا سر بازار محبت — ادنی سا یہ اک ناز ہی اوس پردہ نشین کا
جسمین ہی تمھارے رخ رنگین کا تصور — اوس دل کو لقب دیجیے فردوس برین کا
اس ضعف مین اوس کوچے کو جاتا ہون ہر گام — جو دیکھے وہ سمجھے کہ ارادہ تھا یہین کا
پھر صبر سکھائین مجھے ناصح تو مین جانون — جلوہ نظر آجائے مرے ماہ جبین کا
گر حضرت دل یار سے اقرار ہو لینا — یون کہیے کہ مشتاق ہون مین تیری نہین کا

دیکھو تو حسن لوگ کہین کہتے ہین کیا کیا
کیون عشق کیا آپ نے اوس دشمن دین کا

اغیار کو دکھاؤ نہ انداز چال کا — بس جائے دل کہین نہ کسی پائمال کا
شکل کلیم ہمکو بھی بیہوش کیجیے — آئینہ بھیجدیجیے اپنے جمال کا
اوس گل کی بو سمائی ہی میرے دماغ مین — پھولون کی ہی چنگیر مرقع خیال کا
خواب عدم سے چونک پڑے خفتگان خاک — کیا شور صور مین ہی اثر تیری چال کا
گر مو شکست آئنۂ دل عیان کرین — کھینچئے تو پوست کھینچلین شیشہ کے بال کا
سب صورتو مین جلوہ گری ایک ہی کی ہی — نقشہ جما ہوا ہی کسی کے جمال کا
ساقی خمار ہجر کی شدت سے غش ہون مین — چھینٹا دے مونہ پر اب تو شراب وصال کا
سنگ غم فراق سے دلپر لگا نہ چوٹ — آئینہ ٹوٹ جائے گا تیرے جمال کا
جلوہ کسی حسین کا ہے دل کی آرزو — تصویر ڈھونڈھتا ہے مرقع خیال کا
بیٹھے ہین ہم بھی خرمن ہوش و خرد لیے — یارب ادھر بھی وار ہو برق جمال کا
پامال رشک کیجیے حسینان دہر کو — پاپوش مین لگایئے تسمہ ہلال کا

پہنچون مین روضۂ شہ والا پر اے حسن
امیدوار ہون کرم ذو الجلال کا

قابو مین شرم ہی کسے رہیگا شباب کیا — جلدی ہی تجھکو اے دل پر اضطراب کیا

اے دل سوال کے لیے یہ اضطراب کیا
کچھ یہ بھی ہے خبر کہ ملے گا جواب کیا

جلوے کی روک تھام کریگا حجاب کیا
دریا کے آگے آب رواں کی نقاب کیا

بے پردہ کوئی دیکھ سکے کس کو تاب کیا
ایسی تجلیون پر ادائے حجاب کیا

تمہید امتحان تعلق ہے وہ کہتے ہین
فرقت کی رات آپ نے دیکھا ہے خواب کیا

سرکا ادھر نقاب ادھر ہوش اوڑ گئے
بے پردہ ہو کر آپ ہوئے بے حجاب کیا

محو رضائے یار ہون مجھکو خبر نہین
انداز لطف کیا ہے ادائے عتاب کیا

اپنی خطائین اونکی عطائین ہین بےحساب
ان بے حسابیون مین ہمارا حساب کیا

بیجا ہے ذکر وصل بجا ہے تمھین کہو
پھر چاہتا ہے حسن شب ماہتاب کیا

ناصح نہ روک مے سے کہ تو جانتا نہین
فصل بہار کیا ہے شب ماہتاب کیا

کیا جانے ابر روتے ہین کیونکر الم نصیب
کیا جانے برق ہے تپش و اضطراب کیا

سنکر وہ سارا حال یہ کہتے ہین کیا کہا
اس کیا کہا کا کہئے کوئی دے جواب کیا

ساقی کی چشم مست نے سب کو چھکا دیا
اس دور مین ضرورت جام شراب کیا

کہتا ہے برق سے یہ مرا بیقرار دل
تڑپے ٹھہر ٹھہر کے تو پھر اضطراب کیا

آنکھون کو روکتی نہین دیکھنے والے جھلک کے ساتھ
جلوہ حجاب جلوہ ہے پھر یہ حجاب کیا

کیا کیا خجل کیا ہے سوال وصال نے
ہے کیا ہی کیا دہان کہو کیا کا جواب کیا

اونکی گلی کے ذرے سے یہ پوچھتا ہے مہر
محشر کے دن بنو گے تمھین آفتاب کیا

خلوت پسندیان ہین تو کیون خود نما ہوئے
ہین خود نمائیان تو ادائے حجاب کیا

وہ خود کرم کرین تو ہین بندہ نوازیان
ورنہ مین کیا مرا دل خانہ خراب کیا

تو خود نما ہے حسن ترا عالم آشنا
ان بے حجابیون پر ادائے حجاب کیا

برق جمال ہوش ربا ہے تو کیا قلق
بیہوش ہو کے گر نہ پڑے گی نقاب کیا

ذرات کوئے یار مین کیا ہو فروغ مہر
دنیا بسین آفتاب مین ایک آفتاب کیا

جنت تو اس حضور محل کا جواب دے
گلشن ہو ہمسر دل خانہ خراب کیا

صحرا میں بیکسی کے مزے لے رہا ہون تو
اب اور چاہیے دل خانہ خراب کیا

کس واسطے نگاہ ٹھہرتی نہیں حسن
رخسار یار میں ہے روان آفتاب کیا

میں کیا پوچھوں کہ ہے میری خطا کیا
عتاب بے سبب کا پوچھنا کیا

نہیں احوال دل تعریف دشمن
سُنیں وہ کان دھر کر ماجرا کیا

چڑھاؤ آستین خنجر نکالو
یہ چپکے چپکے مجھکو کوسنا کیا

یہ پہلے سینے سے لب تک تو آلے
ہوا باندھے گی آہ نارسا کیا

رہے گی بے اثر ہی حسرت دید
نہ ہوگا حشر میں بھی سامنا کیا

بھرے ہیں دشمنوں نے کان اونکے
سُنیں ٹوٹے ہوئے دلکی صدا کیا

فدا کرتے ہیں وہ اغیار پر روز
مری تصویر کا حنا کہ اوڑا کیا

ہماری سخت جانی کو بھی دیکھو
لگاؤ ہاتھ کوئی سوچنا کیا

دکھیں جب جان سمجھیں اہل الفت
پھر اونکی بیوفائی کا گلہ کیا

ہوئے ہم ابتدائے عشق ہی سے
خدا ہی جانے ہوگی انتہا کیا

حسن اب کیون ہے جام مے سے انکار
کہو تو زہر اس میں گھل گیا کیا

کرے ایسے سے کوئی التجا کیا
کہے جو سُنکے مطلب مدعا کیا

کوئی افسون پڑھا یا گالیان دین
مجھے یہ چپکے چپکے کہلیا کیا

مرے گھر پوچھتا آیا اونھیں غیر
مجھے حیرت کہ ہے یہ ماجرا کیا

ہمارے ہاتھ سے بھی کوئی ساغر
جو کھل کھیلے تو پھر شرم و حیا کیا

در دشمن پہ لیجاتا ہے ہر روز
ستم کرتا ہے تیرا نقش پا کیا

اگر وہ میرے جانے سے نہ آئے — تو پھر اے شوقِ دل تیری سزا کیا
مین حاضر ہون جو کرتے ہو مجھے قتل — مگر کس بات پر مین نے کیا کیا
مرے سینے کو دیکھو دل کو دیکھو — نہین ناوک نگاہ عشوہ زا کیا

گمان ہے آپ کا وہ کون ہین کون
حسن مجھ سے کسی سے واسطہ کیا

عیادت کیون کرین وہ مدعا کیا — کہ درد بیکسی کا پوچھنا کیا
ہجوم صدمۂ فرقت تو دیکھو — کرے اب صبر طاقت آزما کیا
نہ سوچا دل لگاتے وقت کچھ بھی — پر اب کہتا ہون یہ مین نے کیا کیا
یہ مانا دکھ ہمارا لا دوا ہے — جو وہ پوچھین تو اے دل پوچھنا کیا
چسک رہ رہ کر اوٹھتی ہے یہ کیسی — الٰہی میرے دل کو ہو گیا کیا
مری بالین سے یہ کہتے اوٹھے وہ — مریضان محبت کی دوا کیا
کوئی دکھ دینے والون سے یہ پوچھے — کہ تمکو اس مین آتا ہے مزا کیا
یہی حسرت سے تمکو دیکھ جانا — سوا اس کے ہمارا مدعا کیا
رہے مرنے ہی والے چین سے کچھ — جو دکھ بھرتے ہین اونکا پوچھنا کیا
ترس آتا نہین مطلق کسی کو — گزرتی ہے کسی پر ہائے کیا کیا
ستاؤ دل دکھاؤ مار ڈالو — نہ آئے گا کبھی روز جزا کیا
کٹے گی بیکسی کی رات کیونکر — جو دل ہی لیچلے تم پھر رہا کیا

حسن کیون کر دیا ٹکڑے گریبان
یہ بیٹھے بیٹھے جی مین آگیا کیا

عدو نے حال محبت جو آشکار کیا — تمھین خدا کی قسم تمنے اعتبار کیا
تمھارے وعدہ کا اتنا تو اعتبار کیا — کہ بعد مرگ بھی مرقد مین انتظار کیا

مصیبت ایسی اُٹھائی کہ صبح یاد نہین
یہ کسکی یاد نے شب مجھکو بیقرار کیا

تمھین تو شرم سے مونہہ کھولنا بھی مشکل ہی
عدو کو رات مگر مین نے ہمکنار کیا

ستمگرون کے ستم کی ترقیان دیکھو
کہ مجھکو خاک کیا خاک کو غبار کیا

خبر سُنی جو مری نزع کی تو آتے ہین
دم اخیر بھی مجھکو امیدوار کیا

کیا کمال بڑا تیر آپ نے مارا
کسی غریب کے دل کو اگر شکار کیا

مرے ہی نقش قدم ہین یہ کوئے دشمن مین
قسم نہ کھائیے بس مین نے اعتبار کیا

عدو بھی چین سے ہو وہ بھی چین سے ای آہ
مجھی کو تو نے بھی ہر پھر کے بیقرار کیا

ق

مین چاہتا نہین بدنام عشق ہوکے جیون
کہ اس نے راز محبت کا آشکار کیا

مین کیون سناؤن جو گزری گزر گئی دلپر
مین کیون بتاؤن کیا جس نے بیقرار کیا

خطا معاف کرو مجھکو پیار کرلو تم
خطا ہوئی جو مرے دل نے تمکو پیار کیا

مزاج بھی ہو مرے بدگمان محبت کا
کہ مین نے بات کہی تو نے اعتبار کیا

بہت دنون سے ہین یہ مہربانیان مجھپر
امیدوار کیا اور بیقرار کیا

عدو ہو دل ہو کوئی ہو تمھاری جانسے دور
وہ بیقرار رہے جس نے بیقرار کیا

سکون دل کا سبب ہوگئی تھی مایوسی
یہ کیا کیا کہ مجھے پھر امیدوار کیا

فراق ساقی میکش مین ای حسن ہمنے
شراب کا ہیکو پی زہر زہر مار کیا

اس شان سے وہ بزم مین شب جلوہ گر ہوا
پروانۂ جمال چراغ قمر ہوا

تم چھپ گئے تو راز محبت نہ چھپ سکا
پردہ تمھارا عاشقون کا پردہ در ہوا

دل اپنی راہ ہوش و خرد اپنی راہ نکلے
وہ جلوۂ جمال جو پیش نظر ہوا

وہ نالہ سنکے ہنسنے لگے بزم غیر مین
مجھکو یہ انتظار کہ کتنا اثر ہوا

کیا خاک اُنکی بزم مین جانیکا لطف ہو
جب وہ کہین کہ آپ کا آنا کدھر ہوا

توڑیگا شوقِ دید پر اہی دل قیامتین
وہ آفتابِ حشر اگر جلوہ گر ہوا

مرغانِ قدس صدقے ہوئے صورتِ تدرو
ہنگامہ گرم کن جو وہ رشکِ قمر ہوا

ایسا گما کہ پھر نہ پتا آج تک چلا
عاشق کا دل بھی ہائے کسیکی کمر ہوا

تیرِ نگاہ تھا سببِ ازدیادِ عشق
تیری طرف سے اور مرے دل مین گھر ہوا

افسوس صدمے سہکے دلِ سخت جان ام
پتھر ہوا مگر نہ ترا سنگِ در ہوا

وہ محوِ نغمہ صبحِ شبِ وصل اور یہان
فریاد صورِ نالۂ مرغِ سحر ہوا

وہ ڈر گرا اور غیر سے مل بیٹھے بزم مین
اچھا ہمارے نالۂ دل کا اثر ہوا

آزارِ عاشقی متعدی ہوا ای حسن
روتا ہون اوس کو مین جو مرا چارہ گر ہوا

مے سے کیا رنگ کا نکھار ہوا
پھول پیکر وہ گلعذار ہوا

خاک مین مل گئی خوشی اپی
کہ وہ دشمن کا سوگوار ہوا

میرے دلپر بھی اب کوئی جلوہ
طور کا تو بہت وقار ہوا

تمھین ٹھوکر لگانے سے مطلب
مین ہوا یا مرا مزار ہوا

آہ عاشق ذرا سنبھل کے سنو
یہ بھی کیا نالۂ ہزار ہوا

اوسکے جلوے کی گرمیان دیکھو
دلِ ہر سنگ مین شرار ہوا

آنکھ وہ ہے جو اشکبار رہی
دل وہی ہے جو بیقرار ہوا

نہین ملتا ہمین نہین ملتا
دل بھی یارب مزاجِ یار ہوا

غیر تھا موتھ لگانے کے قابل
جاؤ بھی تم کو کس سے پیار ہوا

دستِ وحشت نے پھر نکالی پاؤن
سر پر اب پھر جنون سوار ہوا

ہان جی سچ تو ہی تمکو کیا معلوم
دل مرا آپ بیقرار ہوا

فتنہ جو تیری چال سے اوٹھا
وہی آشوبِ روزگار ہوا

ہائے رہنے اوسکے دلکی ناکامی　　جو تمھارا امیدوار رہا

داغ الفت جگر مین دیکھ لیے　　بدگمان ابتو اعتبار رہا

لوگ دل تھامے پھر رہے ہین کیون　　کیا وہ پردے سے آشکار رہا

سچ تو ہے تمکو غیر سے کیا کام　　یہ مین بیٹھا ہون شرمسار رہا

ترس آتا ہے اوسکی حالت پہ　　تمکو جس دل پہ اختیار رہا

ہین یہی ضبط عشق کے دشمن　　تو ہوا موسم بہار رہا

ہوگیا صرف گریہ عنصر آب　　دیکھ اتنا مین اشکبار رہا

کھل گیا عشق غیر اسی سے کہ وہ　　تیرے آگے نہ بیقرار رہا

شاید اب دوست دیکھنے آئے　　غیر حال وفا شعار رہا

کیا قیامت تھین پیار کی نظرین　　میٹھی چھریون سے دلفگار رہا

تھا جو اک مست مہ کا دیوانہ　　خشت خم سے مین سنگسار رہا

دیکھ بلبل سنبھل کر اوس گل کو　　یہ بھی کیا جلوۂ بہار رہا

مشک کی کس سے چھپ سکی خوشبو　　عشق کا کون پردہ دار رہا

محو عشرت ہون یہ کہ یاد نہین　　رات کس سے مین ہمکنار رہا

اوسکو سمجھین ہین یار حضرت دل　　جو زمانے پر آشکار رہا

رفتہ رفتہ وہ جلوۂ بیباک　　آفت جان روزگار رہا

آؤ تیار ہے جنازہ مرا　　یہ بھی کیا آپکا سنگار رہا

اے حسن میکشی کو بیٹھ گئے
کچھ ہمارا ابھی انتظار رہا

مرگیا بیمار فرقت ختم قصہ ہوا　　روز کا جھگڑا مٹا بہتر ہوا اچھا ہوا

مرگ عاشق پہ یہ رہ رہکر تاسف کس لیے　　خاک ڈالو ذکر بھی چھوڑو جو ہونا تھا ہوا

آپ ہی قصداً بلانا مجھکو جاتا دیکھکر
آپ ہی پھر چھیڑ سے کہنا مجھے دھوکا ہوا

آپکی تو میری بدنامی سے بدنامی نہین
آپ تو رسوا نہ ہونگے مین اگر رسوا ہوا

الفت گیسوئے جانان عمر ہو تیری دراز
دل بلاؤنمین پھنسا کر مفت مین سودا ہوا

آنکھون آنکھونمین مرے دلکو چرانا آپ ہی
آپ ہی پھر میری حیرت پر یہ کہنا کیا ہوا

آپ سمجھے ہین گیا تھا مین ہی بزم غیر مین
سر جھکائے مین ہی تو بیٹھا ہون شرمایا ہوا

مین یہ کہتا ہی رہا دیکھو دل بیکس نہ لو
وہ یہ سنتا ہی رہا دل چھینکر چلتا ہوا

کلمۂ بیجا نہ کہنا کچھ حسن کی شان مین
زاہد و تم اوسکو کیا جانو وہ ہی پہونچا ہوا

پوچھتے ہین لوگ کیون مضطر ترا دل ہوگیا
کچھ تمھین معلوم ہی کسپر یہ مائل ہوگیا

خوش نہ ہون ٹکڑے اگر آئینۂ دل ہوگیا
اونکی یکتائی کا دعوی بھی تو باطل ہوگیا

آنکھ سے دیکھا ہو تو ناصح کسی کا نام لون
کیا خبر کسکے لیے مضطر مرا دل ہوگیا

کیا تری تیغ ادا ہی موجۂ آب حیات
بڑگیا زندہ مین وہ تو جس کا قاتل ہوگیا

حسن لیلی کو غرض پردہ نشینی سے نہ تھی
قیس ہی کا بخت بد در پردہ محمل ہوگیا

دل دکھانا کیا کہ اب ہی قتل بھی واجب ہوا
یہ گنہ کیا کم ہی اونپر قلب مائل ہوگیا

نرم ہوکر اپنے پہلو مین جگہ دینے لگا
پاؤن جس پتھر پر اوسنے رکھدیا دل ہوگیا

سخت جانی نے نہ پوری ہونے دی امید قتل
رکر گئی تلوار شل بازوئے قاتل ہوگیا

غیر دشمن اپنے بیگانے زمانہ بر خلاف
دل لگانے کا جو حاصل ہی وہ حاصل ہوگیا

خود لگا تا تاک کر دلپر مرے تیر نظر
خود ہی کہتا بیٹھے بیٹھے کیون یہ بسمل ہوگیا

حسن عالم سوز کا پردے مین رہنا تھا محال
دیکھلو جلوہ تمھارا شمع محفل ہوگیا

آئنے دیکھ اپنا موںھ حد سے قدم آگے نہ ڈال
تو بھی اونکے سامنے آنے کے قابل ہوگیا

سخت جانون سے اجل پھرتی ہی کتراتی ہوئی
ہجر ہے یہ صدمے سے مرنا بھی مشکل ہوگیا

ناز اپنے دیکھیے انداز اپنے دیکھیے
کیا کہوں قابو سے باہر کیوں مرا دل ہو گیا

ایک جلوے نے ترے بدلی ہیں کیا کیا صورتیں
دل کا آئینہ ہوا آئینہ کا دل ہو گیا

کیا خبر اسکو کہ وہ ناوک فگن ہے مست حسن
چھد رہا کس کا کلیجہ کون بسمل ہو گیا

پھر میں کہہ دونگا بھلا کیوں صورت پروانہ دل
یہ پتا دے پہلے ۔ تو کیوں شمع محفل ہو گیا

اسقدر قول منجم سے پریشان کیوں ہوئے
مدتیں گزریں حسن یہ علم باطل ہو گیا

فتنہ گر کیا میرا نالہ نارسا ہو جائیگا
کچھ نہ ہوگا جب بھی اک محشر بپا ہو جائیگا

پردۂ در تو اوٹھاتے ہو جناب دل مگر
یہ بھی ہے معلوم کس کا سامنا ہو جائیگا

فتنے پیدا ہوتے ہیں طرز خرام ناز سے
جب چلوگے دو قدم محشر بپا ہو جائیگا

خوش ہوئے تھے ہم کہ خنجر تو گلے سے مل گیا
کیا خبر تھی یہ بھی دم دیکر جدا ہو جائیگا

جسکو دل دیتا ہوں جسپر جان کرتا ہوں فدا
یہ نہ سمجھا تھا وہی دشمن مرا ہو جائیگا

بے محابا تم چلے آؤ کہ اہل بزم پر
بیخودی چھائیگی خود ہی تخلیہ ہو جائیگا

آج بیمار الم کے طور کچھ بے طور ہیں
تم نظر بھر دیکھ آؤگے تو کیا ہو جائیگا

قتل کرنے کو وہ کیا پردے میں چھپکر آئینگے
یوں بھی تو پورا ہمارا مدعا ہو جائیگا

دل نہ دینے کی شکایت ہے عدو کے سامنے
یہ تو کہئیے آپ کا وعدہ وفا ہو جائیگا

رحم آ ہی جائیگا انکو دل بیمار پر
درد بڑھتے بڑھتے آخر کو دوا ہو جائیگا

بے ڈبوئے پھر نہ چھوڑیگا ستمگر اے حسن
کشتی دل کا اگر وہ ناخدا ہو جائیگا

چلا آیا کلیجا تھامے تجھسا فتنہ گر دیکھا
دعائیں ہیں ہمیں مظلوموں کی ظالم کچھ اثر دیکھا

خفا کیوں ہو گئے کس واسطے آنکھیں چراتے ہو
خطا کیا ہو گئی تمکو اگر آدھی نظر دیکھا

ستم یہ دشمنوں پر ہوں اوٹھائیں وہ تو ہم جانیں
ذرا انکا بھی دل دیکھو ہمارا تو جگر دیکھا

عجب سکتی کی صورت ہی غضب حیرت کا عالم ہی — خبر کیا آئینہ نے آج کیا وقت سحر دیکھا
لیے تو جاؤن اوسکی بزم مین ای دل مگر ڈر ہی — مین رو بیٹھونگا تجھکو اوسنے جب ہنسکر ادھر دیکھا
گرے پڑتے ہین آنسو دل ہوا جاتا ہی بیقابو — خدا سمجھے پھر ان کمبخت آنکھون نے ادھر دیکھا
یوہین کیف تجلی ہم اوٹھا کر دلکو سمجھا لین — ہم اوسکو دیکھ لین جسنے تجھے آدھی نظر دیکھا
دل مشتاق کسکی یاد ہی کس کا تصور ہی — جو تو نے اسقدر حسرت سے رخسار قمر دیکھا
بیان مرگ عاشق سنکے وہ دشمن سے کہتے ہین — بلانے کو مرے اوسنے اوڑائی کیا خبر دیکھا
سنا تھا مرگ عاشق کھینچ لاتی ہی جنازہ پر — نہ آیا نعش پر بھی وہ ستمگر ہمنے مر دیکھا
کسی رہرو دیر آجانا طبیعت کا قیامت ہی — نہ اوسکے نام ہی سے وہ تغیفت ہی نہ گھر دیکھا

وہ جلوے اسنے دیکھے ہین نہ دیکھے جو ملائک نے
کہان پہونچا کسے دیکھا حسن اوج بشر دیکھا

قاصد سے کہہ رہے تھے سنا ماجرا سنا — ہمسے تو کہیے حضرت دل تمنے کیا سنا
کس نے سنایا اور سنایا تو کیا سنا — سنتا ہون آج تمنے مرا ماجرا سنا
تم کیا سنوگے اور کہے تمسے کوئی کیا — اوس دل سے پوچھو جسنے مرا ماجرا سنا
مرنے کا میرے رنج نہین اونکو ضد یہ ہی — رونے مجھے نہ بخشے جو میرا کہا سنا
ایسے سے دل کا حال کہین بھی تو کیا کہین — جو بے کہے کہ چلو بس سنا سنا
وصل عدو کا حال سنانے سے فائدہ — للہ رحم کیجیے بس بس سنا سنا
قاصد ترے سکوت سے دل بیقرار ہی — کیا اوس جفا شعار نے تجھسے کہا سنا
ق آخر یہ آج کیا ہی کہ صبح شب وصال — تم ہمسے بخشواتے ہو اپنا کہا سنا
تمنے ہمین عتاب مین جو کچھ کہا کہا — ہمنے ہجوم شوق مین جو کچھ سنا سنا
کانو نہین باتین غیر سے پھر مجھسے یون سوال — کیون جی تمھین ہماری قسم تمنے کیا سنا
آخر حسن وہ روٹھ گئے اوٹھکے چلدیے — کمبخت اور حال دل مبتلا سنا

دم مردن ترے قدمون پہ اگر سر ہوتا
حشر مین تاج کرامت مرے سر پر ہوتا

پھر تو کچھ حال مصیبت تجھے باور ہوتا
تیرے پہلو مین جو میرا دل مضطر ہوتا

کیا ہوا صدمے اوٹھا کر جو ہوا دل پتھر
خوب ہوتا جو یہ پہلے ہی سے پتھر ہوتا

کیا کہون طول شب ہجر ستمگر تجھ سے
کچھ نہ ہوتا تو تری زلف سے بڑھکر ہوتا

الفت زلف نے بچپن ہی سے پھانسا مجھکو
ہوش ہوتے تو مین دیوانہ سمجھکر ہوتا

غیر پر پھول وہ یون پھینکے ہمارے آگے
ہائے یہ پھول نہ ہوتا کوئی پتھر ہوتا

قسمت بخت مین گردش تو لکھی تھی لیکن
خوب ہوتا جو تری بزم کا ساغر ہوتا

ہوتے بیخود تو وہ بت خوب ہی کھلکر ملتا
وصل ہو کر جو نہ ہوتا وہ نہ ہو کر ہوتا

تیشہ کے بھیس مین آتے نہ اگر حضرت عشق
کوہ کا کاٹنا فرہاد کو پتھر ہوتا

میرے دشمن بنے اغیار کے وہ یار بنے
پھر کہو اونسے مرا فیصلہ کیونکر ہوتا

آپ کیا کہتے ہین دشمن کی برابر ہے حسن
خوب ہوتا جو مین دشمن کی برابر ہوتا

مریض ہجر امید سحر نہین رکھتا
غضب ہے پھر بھی وہ غافل خبر نہین رکھتا

یہ پھنک رہا ہون تپ عشق و سوز فرقت مین
کہ مجھپہ ہاتھ کوئی چارہ گر نہین رکھتا

گلہ ہے اوس سے تغافل کا حضرت دل کو
جو مست ناز ہے اپنی خبر نہین رکھتا

تجھے رقیب کی کرنی پڑے گی چارہ گری
سمجھ تو کیا مرا نالہ اثر نہین رکھتا

تلاش مست تغافل مین میرا گم ہونا
وہ مبتدا ہے جو کوئی خبر نہین رکھتا

ہم اونسے پوچھین سبب رنج بیسبب کا کیون
رقیب ہمسے عداوت مگر نہین رکھتا

غضب ہے آہ مری حالت تباہ مری
وہ اسلیے مجھے پیش نظر نہین رکھتا

مگر قریب ہے اب کوئے قاتل عالم
کہ مجھسے آگے قدم راہبر نہین رکھتا

سوائے ڈیوڑھے ہین بازار عشق مین اوسکے
جو فکر نفع و خیال ضرر نہین رکھتا

کہو تو بزم عدو کا کہون مفصل حال
تمھین خبر ہو کہ مین کچھ خبر نہین رکھتا

نگاہ ناز سے اب کس لیے مجھے دیکھین
حسن مین دل نہین رکھتا جگر نہین رکھتا

جب مرا مہر جلوہ گر ہوگا
دوپہر ہوگا جو پہر ہوگا

تازیان جو نہ آسکا دل سے
اوسی نالے مین تو اثر ہوگا

مر گیا کون کچھ خبر بھی ہے
کوئی تم سا بھی بیخبر ہوگا

آئین گے جب تمھارے فریادی
حشر سا حشر حشر پر ہوگا

مہربان آپ کا کرم کس دن
مہربان میرے حال پر ہوگا

کس سے کیجائے داد کی امید
سب ادھر ہونگے وہ جدھر ہوگا

درد الفت مین زندگی کیسی
موت کا کون چارہ گر ہوگا

بھر دیے دشمنون نے کان اونکے
نالہ اب خاک کارگر ہوگا

مجھسے پیاسے کو ساقی ایک ہی جام
دو سبو مین تو حلق تر ہوگا

تم نہین کرتے قتل تو نہ کرو
زہر مین بھی تو کچھ اثر ہوگا

جاتے ہین اونسے فیصلہ کرنے
دل بدخواہ تو کدھر ہوگا

اور قیبون کی رونق محفل
اس طرف بھی کبھی گزر ہوگا

وہ جسے مل رہے ہین تلوون سے
کسی مظلوم کا جگر ہوگا

حضرت دل مزاج کیسا ہے
پھر بھی اوس کوچہ مین گزر ہوگا

کس کو مطلب ہے بیکسون سے حسن
کون میرا پیامبر ہوگا

کسی شب بغل مین وہ دلبر نہ ہوگا
کوئی دن خوشی کا میسر نہ ہوگا

ترے در پہ جبتک مرا سر نہ ہوگا
مجھے تاج عزت میسر نہ ہوگا

اگر بات کھونی ہو تو تم سناؤن
مجھے ہی یقین اونکو باور نہ ہوگا

بنین اپنے مونھ آپ وعدہ کے سچے
ہوا ہی یہ ای بندہ پرور نہ ہوگا

سنایا ہی عالم کو محشر مین ظالم
ترا نام کس کس کے لب پر نہ ہوگا

وہ اقرار اپنا نہ پورا کرین گے
مرا وعدہ جبتک برابر نہ ہوگا

ترے ناز بیجا پھر اوٹھینگے کس سے
مرے حق مین مرنا بھی بہتر نہ ہوگا

یہ اُمید بھی ٹوٹ جائیگی ای دل
اگر تیرے نالون سے محشر نہ ہوگا

مزے سے وہ لین چٹکیان دل کی اندر
مرا دل کبھی اونسے باہر نہ ہوگا

رگِ دل مین جسکی خلش ہو رہی ہی
کسی کی نظر ہوگی نشتر نہ ہوگا

گڑین گے ترے در پہ ہم مرنیوالے
کسی تکیے مین اپنا بستر نہ ہوگا

مسیحا ہو بیمارِ غم ہی کے دم تک
نہ اچھا کروگے تو بہتر نہ ہوگا

وہان وعدۂ دید محشر پہ ٹھہرا
تو اب میرے نالون سے محشر نہ ہوگا

غضب ہی یہ کہتے ہین وہ دل دکھا کر
اگر کچھ بھی اُف کی تو بہتر نہ ہوگا

خودی سے جدا ہو کر وصل خدا ہو
نہ ہو کر جو ہوگا وہ ہو کر نہ ہوگا

نہین کھیل کچھ سخت جانی حسن کی
اگر سر نہ ہوگا تو خنجر نہ ہوگا

ہوس نے تمھاری خاک پا کو کیمیا سمجھا
پڑین پتھر سمجھ پر ناسمجھ سمجھا تو کیا سمجھا

وفا کو تمنے کیا سمجھا ہی جسپر یہ جفائین ہین
ہمارے دل کو دیکھو یہ جفا کو بھی وفا سمجھا

دیے جب ہاتھ اوٹھا کر کوسنے مجھکو ستمگر نے
دل نادان کے سمجھانے کو مین اوسکو دعا سمجھا

مچل جائیگا دل تو ساری شوخی بھول جاؤگے
بلائے بد ہی یہ کیا جانیے تمنے اسکو کیا سمجھا

سبق الفت کی حرمت تونے دیکھی ہی کہان زاہد
تو اس تقریر مہمل کو مجھے بھی تو ذرا سمجھا

ذرا سُن تو وہ کیا کہتے ہین ہم ہرگز نہ آئینگے
مرے کہنے کو اب بھی ای دل ناآشنا سمجھا

اسی حسرت مین خون عاشقوں کا خون ہوتا ہے — کبھی اسکو نہ اوس خونریز عالم نے حنا سمجھا
جو میرے دل نے اوسکو باوفا جانا تو کیا جانا — جو اوسنے مجھکو مطلب آشنا سمجھا تو کیا سمجھا
کہان انکا مہر کیسا ماہ شمع و گل کی کیا ہستی — تمھین ان کور باطن دیکھنے والون نے کیا سمجھا
تصدق اس سمجھ کے آشنا نا آشنا ٹھہرا — خدا اس فہم پر نا آشنا کو آشنا سمجھا

خموشی باعث اظہار الفت کیا نہین ہوتی
حسن اوس بزم مین کوئی نہ تیرا مدعا سمجھا

اونکا جلوہ نہین دیکھا جاتا — دیکھ دیکھا نہین دیکھا جاتا
کیسے عیسیٰ ہو تمھارا بیمار — کبھی اچھا نہین دیکھا جاتا
قابل دید ہی تیرا جلوہ — پر کرین کیا نہین دیکھا جاتا
جور اوٹھانیکی وہ تاکیدین تھین — دکھ ہمارا نہین دیکھا جاتا
دیکھیے کیا کہ تمھارا عالم — شکل موسے نہین دیکھا جاتا
ابتو آؤ کہ بری حالت ہی — اگر اچھا نہین دیکھا جاتا
اوسے کیا آنکھ اوٹھا کر دیکھین — جس کا سایہ نہین دیکھا جاتا
قتل کرنے کی وہ جلدی تھی تمھین — اب تڑپنا نہین دیکھا جاتا
چشم خونبار خدا رحم کرے — تیرا رونا نہین دیکھا جاتا
اوسکے دیدار کی حسرت ہی ہمین — جس کا پردہ نہین دیکھا جاتا
غیر ہو حال مرا غیر اچھا — کوئی اچھا نہین دیکھا جاتا
آہ پہلو سے وہی جاتے ہین — جنھین جاتا نہین دیکھا جاتا
میرے نالون کے ہین شاکی احباب — جور اونکا نہین دیکھا جاتا
الفت اونکی نہین چھوڑی جاتی — حال دل کا نہین دیکھا جاتا
تری آنکھونکی قسم ہے تیری — جام صہبا نہین دیکھا جاتا

التجا کیون ہی ابھی سے مایوس
جب وہ کہتا نہین دیکھا جاتا

اس ستم پر بھی تری محفل سے
کوئی آتا نہین دیکھا جاتا

دیکھہ آیا ہون مین کسیکے تلوے
مونھہ کسیکا نہین دیکھا جاتا

مرض عشق مین مہلت کیسی
چارہ فرما نہین دیکھا جاتا

برق وخورشید نہین جلوہ دوست
دیکھیے کیا نہین دیکھا جاتا

ق

دیکھنے ہی کے لیے ہین آنکھین
اُنسے کہا کیا نہین دیکھا جاتا

پر تری برق تجلی کا جمال
خوب دیکھا نہین دیکھا جاتا

نامہ پور ادہ حسن کیا دیکھین
نام پورا نہین دیکھا جاتا

کیون دل زار محبت کا نتیجہ دیکھا
درد فرقت کا کوئی پوچھنے والا دیکھا

بات پوچھی نہ کبھی حال ہمارا دیکھا
جانیئے جانیئے بس آپ کو دیکھا دیکھا

بس رخ یار سے اوٹھتے ہوئے پردہ دیکھا
پھر خبر ہی نہ رہی کیا کہین پھر کیا دیکھا

دلِ مضطر نگہِ ناز کا جویا دیکھا
تیر کے واسطے نخچیر پھڑکتا دیکھا

چشم ظاہر سے رخِ یار کا پردہ دیکھا
آنکھین جب پھوٹ گئین تب یہ تماشا دیکھا

شادیِ دید نے محجوب کیا ہی کیا کیا
وہ عیادت کو جب آئے مجھے اچھا دیکھا

دیکھنا یہ ہی کہ ہمنے تمھین کیسا چاہا
پوچھنا یہ ہی کہ تم نے ہمین کیسا دیکھا

ہل گیا عرش برین ساتون فلک چکرائے
بیقرارانِ جدائی کا تڑپنا دیکھا

پھر جلاؤ گے کبھی طالبِ دیدار کا خط
سیکڑون آنکھون سے اوسنے تمھین دیکھا دیکھا

کیون گرا خاک پہ کیون ہوش گئے کیا گزری
دیکھنے والے سے پوچھے تو کوئی کیا دیکھا

کان وہ کان ہی جسنے تری آواز سُنی
آنکھ وہ آنکھ ہی جسنے ترا جلوہ دیکھا

تم گئے دشت مین تو دشت کو گلشن پایا
تم چلے باغ سے تو باغ کو صحرا دیکھا

تم خبر بھی نہ ہوئے خانہ بدوشون سے کبھی
ہمنے گھر پھونکدیا سب نے تماشا دیکھا

دل لگانیکی سزا ہمنے جو پائی پائی
پیار کرنے کا مزہ دل نے جو دیکھا دیکھا

فیض ہم مشربی رند قدح کش یہ ہی
دلمین لہر آئی جہان ابر کا ٹکڑا دیکھا

بزم جلوت مین کبھی یار کو تنہا پایا
کنج خلوت مین کبھی انجمن آرا دیکھا

تیرے انداز مین سو ناز انوکھے پائے
تیرے ہر ناز مین انداز نرالا دیکھا

مردے ٹھوکر سے جلاتے ہین چلانیوالے
جنبش پا مین کمال لب عیسیٰ دیکھا

باہین ڈالے ہوئے گردن مین وہ آنکھونسے ہین دور
ملنے والون کا گلے مل کے نہ ملنا دیکھا

جسجگہ پائی ترے کشتۂ دیدار کی خاک
ابر رحمت کو وہان جھکے برستا دیکھا

جیسے تم ہو کوئی عشاق کے دل سے پوچھے
پھوٹے دیدہ سے تمھین اُسنے کیا دیکھا

تشنہ لب ٹوٹ پڑے سوختہ جان دوڑ گئے
تیغ قاتل کو جو مقتل مین برستا دیکھا

واہ ای جلوہ گہ یار ترا کیا کہنا
دم غش آنکھون کے نیچے بھی اوجالا دیکھا

آپ کہتے ہین کہ جا دیکھ لیا دل تیرا
کیسے تو اپنے سوا دل مین مرے کیا دیکھا

عیش منزل مین نہین شاہ نشینون مین نہین
ٹوٹے پھوٹے دل عاشق مین جو جلوہ دیکھا

غش پہ غش آتے ہین دلمین وہ چمکتی ہوئی ہو
اس اوجالے مین قیامت کا اندھیرا دیکھا

تم جن آنکھون مین ہو وہ آنکھین ترستی پائین
تم ہو جس دلمین اوسی دل کو تڑپتا دیکھا

گوش کر کان لگائے تری آواز پہ ہے
دیدۂ کور کو مشتاق نظارہ دیکھا

حضرت دل غم فرقت ہی مین یہ بیتابی
ابھی دیکھو گے مزہ تم نے ابھی کیا دیکھا

گنگ و حیرت زدہ سب دیکھنے والے پائے
بن گئے آپ تماشا وہ تماشا دیکھا

مہک اوٹھی تمھین جس راہ مین چلتا پایا
چمک اوٹھی تمھین جس بزم مین بیٹھا دیکھا

دیکھنے والے ترے لاکھ زبان بند رکھین
آنکھین کہہ اوٹھتی ہین ہمنے وہ تماشا دیکھا

کنج خلوت مین کبھی ہین وہ کبھی جلوت مین
کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِی شَأۡنٍ کا جلوہ دیکھا

سب چراغان رخ پر نور کے پروانے پائے
تشنہ کامی سے تڑپتی ہوئی موجین پائین
تشنہ مر جائے مگر حور سے بھی جام نہ لے
شربتِ دید مین کیا جانے مزے کیسے ہین
ہر گلستان کو ترا بلبل شیدا دیکھا
لب کوثر کو تری دید کا پیاسا دیکھا
سخت مغرور تری دید کا پیاسا دیکھا
جتنا سیراب ملا اوتنا ہی پیاسا دیکھا

جنسے ہون سوختہ جانون کے کلیجے ٹھنڈے
اونہین جلوون سے حسن طور کو جلتا دیکھا

حسن جب مقتل کی جانب تیغ براں لیچلا — عشق اپنے مجرمون کو پا بجولان لیچلا
چھٹ گیا دامن کلیجہ تھام کر ہم رہ گئے — لیچلا دل چھین کر وہ دشمنِ جان لیچلا
آرزوئے دید جانان بزم مین لائی مجھے — بزم سے ہین آرزوئے دید جانان لیچلا
بیمروت ناوک افگن آفرین صد آفرین — دل کا دل زخمی کیا پیکان کا پیکان لیچلا
مژدہ اوسکو جسنے زیرِ تیغ قاتل جان دی — حسرت اوس کمبخت پر جو دل مین ارمان لیچلا
بسملون کو زخم زخمون کو مبارک لذتین — سوئے مقتل پھر کوئی تیغ و نمکدان لیچلا
خون ناحق کی حیا بولی ذرا مونھ ڈھانک لو — ناز جب ونکو سر خاک شہیدان لیچلا
حضرتِ ناصح خدا کیواسطے فریاد ہے — دل مجھے پھر جانب بزم حسینان لیچلا
وادیِ ایمن سے نکلے طور پیچھے رہ گیا — اب کہان اے اشتیاق دید جانان لیچلا
خاک عاشق جلوہ گاہ یار سے جلد اوڑ گئی — پھر بھی اک اک ذرہ اک اک مہر تابان لیچلا
میرے سر کو چال دیکر تیغ ابرو لے گئی — میرے دل کو پر لگا کر تیر مژگان لیچلا
لٹ گیا عاشق سر بازار سودا ایک گیا — جان لیلیٰ عشق نے دل حسن خوبان لیچلا
بزم محشر مین شہید جور کو رسوا نہ کر — خون ناحق کیون اونھین سر در گریبان لیچلا
خاک عاشق روکنے کو دور تک لپٹی گئی — جب سمند ناز کو وہ گرم جولان لیچلا
میرے گھر تک پاؤن پڑ کر اونکو لایا تھا نیاز — ناز دامن کھینچتا سوئے رقیبان لیچلا

کی ہین کس کمبخت دل کے جذب نے گستاخیان ‏ — کون بے پردہ اونھین سوئے شبستان لیچلا

ہمکو بسمل کرچلا قاتل پھر اوسپر یہ ستم ‏ — خاک و خون مین لوٹنے کا عہد و پیمان لیچلا

پائے قاتل دامن قاتل سے محرومی ہی ‏ — خاک مین سب حسرتین خون شہیدان لیچلا

ق

آخر اس پردے کی کچھ حد بھی ہی اے پردہ نشین ‏ — جو تری محفل مین آیا یاس و حرمان لیچلا

شمع تیری آرزو مین رات بھر روتی رہی ‏ — داغ ناکامی جگر مین ماہ تابان لیچلا

دل کو جانان سے حسن سمجھا بجھا کر لائی تھے
دل ہمین سمجھا بجھا کر سوئے جانان لیچلا

بزم سے گلشن کو یاد روئے جانان لیچلا ‏ — مین گلستان سے گلستان کو گلستان لیچلا

مجھکو الجھن مین پھنسانے یاد گیسو آگئی ‏ — دل کو کانٹو نپر لٹانے عشق مژگان لیچلا

جب چلی مقتل سے قاتل کی سواری رات کو ‏ — آگے آگے مشعلین خون شہیدان لیچلا

دیکھیے اب خنجر ابرو کرے کیسا سلوک ‏ — دل کی مشکین باندہ کر گیسوئے پیچان لیچلا

بخت عاشق سو گیا دزد نظر کی بن پڑی ‏ — آنکھ لگتے ہی مرا دل دشمن جان لیچلا

مہنگا سستا بیچ ڈالا مال اٹھتی پینٹھ تھی ‏ — اک جھلک مین وہ دم آخر دل و جان لیچلا

محو حیرت ہون جمال دلکش دلدار سے ‏ — کور باطن آئنہ بھی چشم حیران لیچلا

شعلہ خوئی حسن کی کیا عشق پر ظاہر نہ تھی ‏ — مجھکو جلتی آگ مین یہ سوز پنہان لیچلا

خاک کا ہر ذرہ ہو گا آنکھ للچائی ہوئی ‏ — حسرتین دیدار کی بیمار ہجران لیچلا

اف ری متوالی جوانی کچھ خبر تجھکو نہین ‏ — ساغر می بوسہ لبہائے جانان لیچلا

ہم تڑپتے رہ گئے اک زخم کاری کے لیے ‏ — قتلگہ سے تیغ وہ سفاک دوران لیچلا

داغ عشق یار بھی کیسے مزے کی چیز ہی ‏ — لالہ دل سے بچا تو ماہ تابان لیچلا

تیغ کے دم سے تھی روشن صحبت ارباب عشق ‏ — آہ قاتل رونق بزم شہیدان لیچلا

اس سے بڑھکر آرزو کیا تو ہو قاتل ہم شہید ‏ — پوچھتا کیا ہے ستمگر تیغ بران لیچلا

ڈھونڈھتی تھی ہر طرف کسکو نگاہِ واپسین
آس کسکے دید کی بیمارِ ہجران لیچلا

دردِ فرقت دیچلا ظالم مجھے بھیج وصال
مجھسے ہمسر یاد و فغان کا عہد و پیمان لیچلا

عشق ہی یہ جسکو مجبورانہ مونھ تکنا پڑا
حسن تھا وہ جو زبردستی دل و جان لیچلا

نازِ آزادی حسن وجہِ اسیری ہوگیا
موکشان دل کو خیالِ زلفِ پیچان لیچلا

دلنشین ہوکر مرا دل تیرِ جانان لیچلا
آشیانے کو اوڑا کر مرغِ پران لیچلا

خوش رہو واعظ کہ ذوقِ ذکرِ صہبائے طہور
مجھکو از خود رفتہ سوئے بزمِ رندان لیچلا

آنکھون آنکھون مین نگاہِ شرمگین دل لیگئی
دل ہی دل مین دلبری کے لطفِ پنہان لیچلا

کیا سُنے فریادِ بلبل وہ گلِ نازک مزاج
جو گلے کے ہار کو مونھ بند کلیان لیچلا

جلوہ گہ مین سیلِ گریہ نے رکھا محرومِ دید
تشنہ لب کو سوکھے گھاٹون جوشِ طوفان لیچلا

نشہ مین سرشار و بیخود ہوکے چکر لینے لگا
جام جب کیفِ لبِ میگونِ جانان لیچلا

بزمِ دشمن مین جہان سے فتنے برپا ہوتے ہین
چال دیکر ہمکو نقشِ پائے جانان لیچلا

اُف ستم ایجاد لینے دل جلونکی قبر پر
محفلِ اغیار سے شمعِ فروزان لیچلا

چین سے کیا خاک نیند آئیگی اوسکو قبر مین
جو نہ تیغِ ادا سونے کا ارمان لیچلا

رونیوالے روتے ہین ایک آرزوئے دید کو
ایسی لاکھون حسرتین بیمارِ ہجران لیچلا

ربطِ باہم کے مزے صحرا مین بھی یاد آئینگے
دست و دامن کو جنون دست و گریبان لیچلا

کان مین کچھ کہدیا جب حسرتِ دیدار نے
آنکھ دیکر رخنۂ دیوار حیران لیچلا

ساغرِ دل دیکھیے ملتا ہے کب بس مست سے
دستگیر دان وہ یہ جنس دستگردان لیچلا

کیون نہ مین آہین کرون رووٗن نہ کیونکر زار زار
صبر سے گھر سے اونکو عذرِ باد و باران لیچلا

موسمِ گل ہی چمن ہی گلرخسانِ دہر مین
ہمکو دیوانہ جنون سوئے بیابان لیچلا

کچھ نہین پروا اگر جینا سہی مطلب — ق
کوچۂ جانان سے خضر سوئے رقیبان لیچلا

اہل الفت کو تصور نے وہ کچھ توقیر دی
میرے گھر آکر مجھے خود کوئے جانان لیچلا

تربت مجنون نظر آئی جو وحشت مین حسن
مین چڑھانے کو گل چاک گریبان لیچلا

یون شیفتہ جنبش ابرو نظر آیا
گردن پہ چھری سر تہ زانو نظر آیا

ہر سمت ترا جلوۂ دلجو نظر آیا
اس آئنہ خانہ مین تو ہی تو نظر آیا

اعجاز کی باتین تری گفتار مین دیکھین
رفتار مین چلتا ہوا جادو نظر آیا

آباد رہے بیخودی شوق کا منظر
جب بند ہوئین آنکھین ہمین تو نظر آیا

یاد قد رنگین سے رولایا ہمین ایسا
ہر سرو چمن سر و لب جو نظر آیا

رکھدی تھی چھری شوق شہادت نے گلے پر
صد شکر کہ وہ خنجر ابرو نظر آیا

آنکھین نہ اوٹھی تھین کہ گری کوند کی بجلی
ای جلوۂ پرفن یہ ہمین تو نظر آیا

ہر رخ مین تجلی اوسی آئینہ کی دیکھی
ہر آئنہ مین وہ رخ دلجو نظر آیا

دیوانگی عشق سے اعمد بچپائے
ہوش اوڑ گئے جب کوئی پریرو نظر آیا

تھی اپنے ہی پردے مین نہان شان تجلی
جب ہم نظر آئے تو ہمین تو نظر آیا

اس پلہ کی ناوک فگنی چشم ستمگر
ہر تیر مرے دل مین ترازو نظر آیا

ایسی تری صورت مری آنکھون مین بسی ہی
جب آئنہ دیکھا تو مجھے تو نظر آیا

سیدھے ہوئے دل توڑنے کو تیر نگہ کے
جب شکل کمان وہ خم ابرو نظر آیا

رونے کی ہنسی میت عاشق پہ اوڑائی
دیکھو تو کوئی آنکھ مین آنسو نظر آیا

کیونکر نہ پریشان ہون حسن مرگ عدو سے
ماتم مین وہ کھولے ہوئے گیسو نظر آیا

جب وہ قاتل قتل کو بدلے ہوئے تیور اوٹھا
سر جھکے تسلیم کو تعظیم کو خنجر اوٹھا

اپنے کوچے سے اوٹھانا ہے تو یون دلبر اوٹھا
مجھکو دنیا سے اوٹھا کر تو مرا بستر اوٹھا

آفرین باد ای ہوائے بوسۂ پائے حبیب
خاک عاشق سے بگولون کی جگہ محشر اوٹھا

آئینہ خانہ مین اونکی مستیِ رفتار سے
عکس بیخود ہو گیا اوٹھکر گرا گر کر اوٹھا

ای صبا برباد کرتی ہی عبث عمر بہار
باغ سے چلکر نقاب عارضِ دلبر اوٹھا

سیکڑون فتنے اوٹھے طرز خرام ناز سے
اور فتنہ فتنہ سے شورِ انا المحشر اوٹھا

پائے قاتل دامن قاتل سے بچ بچکر تڑپ
قتلگہ مین ای تن بے سر نہ اتنا سر اوٹھا

آسمان کیا عرش تک جانے مین یہ رفعت نہین
خاکِ عاشق اونکے کوچہ سے نہ ای صرصر اوٹھا

وقت جلوہ شرم و شوخی کی کشاکش کیا کہین
پردۂ روئے صنم اوٹھکر گرا گر کر اوٹھا

تو ہی قاتل قتل ہونیوالے ہم پھر دیر کیون
باندھ دامن آستینون کو چڑھا خنجر اوٹھا

سر گرا جب پاؤن پر قاتل نے جھنجلا کر کہا
پاک کر مقتل کو ای گستاخ اپنا سر اوٹھا

ق

قتلگہ مین میرے آتے ہی عجب ساماں ہوئے
اونگلیاں اوٹھنے لگین ہنگامۂ محشر اوٹھا

بدلی تیوری بل پڑے پیشانیِ جلاد پر
آستینین چڑھ گئین دامن بندھے خنجر اوٹھا

درد فرقت اب تو جان زار ہی پر بن گئی
دل کے اندر بیٹھکر ظالم نہ اتنا سر اوٹھا

کنج خلوت بزم عشرت تھا کہ دلبر پاس تھا
بزم عشرت کنج خلوت ہی کہ وہ دلبر اوٹھا

جھلملاتے ہین ستارے صبح ہوتی آتی ہی
دور جاناں ہی حسن ہشیار ہو بستر اوٹھا

آئینہ تمھارے نقش پا کا
خورشید کو دے سبق جلا کا

کیون شکوہ کرون تری جفا کا
اللہ برا کرے وفا کا

عشق اور بتان بیوفا کا
اُف حضرتِ دل غضب خدا کا

اوو صل مین مونھ چھپانیوالے
یہ بھی کوئی وقت ہی حیا کا

کیا دیکھنے آئین جو نہ پوچھین
کیا حال ہی میرے مبتلا کا

کیا ظلم ہی جور اوٹھاؤن لیکن
شکوہ نہ کرون کبھی جفا کا

میں تجھ پہ نثار درد الفت
بیمار رہی نام لے دوا کا

دل تو رچ کے کیوں نظر چرا لی
کچھ حق تو ادا کرو ادا کا

دنیا سے اٹھیں کہ ڈر سے اوٹھ جائیں
پردہ نہ اوٹھے گا دلربا کا

کیوں جلنے بمنت التجائیں
بت بنگئے وہ غضب خدا کا

قاتل نہ سمیٹ دامن ناز
کچھ جرم بھی خون بیخطا کا

پنہاں ہی بھلا ہے راز الفت
ممنون ہوں آہ نارسا کا

ہے الفت زلف پیچ در پیچ
ہر پیچ بلائے جان بلا کا

کھلتا ہی نہیں مزاج دلبر
یہ بھی کوئی بند ہے قبا کا

آئے ہو تو قتل کرتے جاؤ
ہو جائے قضا نہ وقت ادا کا

یہ بزم عدو ہے ضبط ہشیار
اوڑ جائے نہ چشم تر کا خاکا

جب آنکھ کھلی تو بیخودی سے
پردہ تھا جمال خودنما کا

دل اور وہ بت زہے مقدر
ظلم اور یہ دل غضب خدا کا

مونھ پھیر کے بیٹھے ہیں شب وصل
شوخی یہ مزاج ہے حیا کا

جا بیٹھے ہیں مجھسے دور اوٹھکر
کیا پاس کیا ہے التجا کا

بولے وہ حسن کا خون مل کر
کیا شوخ ہے رنگ اس حنا کا

میں اونکی شکل دیکھ کے قربان ہوگیا
تو وصل میں وصال کا سامان ہوگیا

ایدل میں تیرے عشق کے قربان ہوگیا
وہ مجھکو جان تو جھکر انجان ہوگیا

اے دل تو بد غیر نگہبان ہوگیا
اب وصل یار اور بھی آسان ہوگیا

گھبرا کر آئے وہ جو سنا جان بلب مجھے
تو مرتے مرتے زیست کا سامان ہوگیا

اے درد داد اوٹھ کہ بیٹھا چلا پھر دل حزیں
ٹھہرے وہیں تڑپ ترے قربان ہوگیا

گلزار بن گیا جو وہ صحرا مین آگئے
گلزار سے چلے تو بیابان ہو گیا

کرتی مری بلا غم مرگ عدو مگر
گیسو کھلے تو دل بھی پریشان ہو گیا

اللہ رے تیرے نور تجلی کا انبساط
ہر ذرہ دشت طور کا میدان ہو گیا

ای تیغ ناز مجھسے کشیدہ ہو کس لیے
لپٹا گلے سے مین ترے قربان ہو گیا

قسمت سے موت بھی ہمین معشوق ہو گئی
فرقت مین دم بھی وصل کا ارمان ہو گیا

خون وفا کو خاک مین ملنا نصیب ہو
یہ کیا غضب ہوا وہ پشیمان ہو گیا

کچھ اوس سے ہم ڈرکے تو وہ کچھ ہمسے کھنچ گئے
پورا دل رقیب کا ارمان ہو گیا

محرومی جمال کہ مشتاق روئے دوست
پردہ کا حسن دیکھ کے حیران ہو گیا

اس بات پر خفا ہین قتیل ادا سے وہ
یہ کیون کہا کہ مین ترے قربان ہو گیا

سینہ مین دل تو دل مین نہان الفت حبیب
پردے پہ پردہ اور پھر اعلان ہو گیا

کسکے نشان پاکی تجلی نظر مین ہے
آئینہ تجھکو دیکھ کے حیران ہو گیا

کیون روز روز چاک ہو دل ہجر یار مین
کیا یہ بھی صبح وگل کا گریبان ہو گیا

مشکل نہین جو وصل ہے مشکل جناب دل
مشکل یہ ہے کہ غیر کو آسان ہو گیا

لکھا ہے روز عید در قتل گاہ پر
قربان وسکے واسطے ہے جو قربان ہو گیا

دی جان لیکے زندگی جاودان مجھے
ای درد عشق تو تو مریجان ہو گیا

دل مین ہجوم یاس ہے امید چل بسی
اتنا بسا یہ قصر کہ ویران ہو گیا

خوب آرزوئے دل کی دعائین ہوئین قبول
ارمان غیر کا اونھین ارمان ہو گیا

نقص حبیب مین بھی ادائے کمال ہے
وہ بیوفا ہوا تو مریجان ہو گیا

ارمان وصل دل سے نکلتا نہین کبھی
یہ بھی ہمارے دم کو ترا دھیان ہو گیا

ق
ای خون گرفتہ ہان کوئی دلکش ادا سے
آخر تو تیرے قتل کا سامان ہو گیا

جب جانین ہاتھ پیار سے ڈالے گلے مین تیغ
قاتل سے کہیے کہ مین ترے قربان ہو گیا

عاشق کے دل کو شاہ نشین تم کہو حسن
ہان کچھ بنا ہوا تھا کہ میدان ہو گیا

ہم آہین کر نہین سکتے کہ نالہ ہو نہین سکتا
تمھاری مہربانی ہی تو پھر کیا ہو نہین سکتا

جب اونسے رقص بسمل کا نظارہ ہو نہین سکتا
تڑپ کر ہم ہون ٹھنڈے دل تو ٹھنڈا ہو نہین سکتا

کہا جب تمسے چارہ درد دل کا ہو نہین سکتا
تو جھنجلا کر کہا تیرا کلیجہ ہو نہین سکتا

نزاکت سخت جانی کام پورا ہو نہین سکتا
وہ قاتل بن نہین سکتے مین کشتہ ہو نہین سکتا

ہزارون خواہشین دلمین چھپاے کسطرح کوئی
مری جان تمسے اک جوبن کا پردا ہو نہین سکتا

لب جان بخش ابھی ہونٹھ پر ہی دعواے مسیحائی
ذرا سے درد فرقت کا مداوا ہو نہین سکتا

شب ہجر فرقت ہی سیہ بختی کی ظلمت ہی
غرض اب صبح محشر تک سویرا ہو نہین سکتا

کہا یہ ضبط نے جوبن جو اونکا جوش پر آیا
خبردار ای حیا اب ہمسے پردا ہو نہین سکتا

وہ اپنی ضد کی پورے ہٹ کی پورے آن کی پورے
فقط اتنی کمی ہی قول پورا ہو نہین سکتا

کہانکی چارہ فرمائی عیادت تک نہین کرتے
مسیحائی پہ مرتے ہین ذرا اتنا ہو نہین سکتا

وہ سنکر جان بلب دشمن کی جائین اُدسپہ یہ طرہ
ضروری کام ہی اسوقت آنا ہو نہین سکتا

مری آنکھونکی آگے ہی کلیم و طور کا عالم
تری بے پردگی سے بڑھ کو پردا ہو نہین سکتا

انھین معلوم ہوا یدل جگہ محفل مین خالی ہی
نہ ہو جب دلمین گنجائش ٹھکانا ہو نہین سکتا

سر طور اونکے جلوے نے پکارا خودنما ہوکر
کہ اپنے چاہنے والے سے پردا ہو نہین سکتا

نگاہ مست کی گردش سے اک عالم ہی چکر مین
مئی گلگون کا ایسا دور دورا ہو نہین سکتا

کہا جب اونسے میری زندگی تم ہو کہا ہنسکر
مین سمجھا اب تمھین میرا بھروسا ہو نہین سکتا

جناب دل شکایت غیر کی جانب سے گذری ہی
چلو اتنی رہگذر مین اب گزارا ہو نہین سکتا

نکلجائین گی سب ارمان تم آؤ تو دم بھر کو
تمھارے واسطے کیا دلمین پردا ہو نہین سکتا

مری دکھ دینے والے کیون وہ قسمین یاد ہین تجھکو
تری تکلیف تیرا دکھ گوارا ہو نہین سکتا

خدا کی شان شکوہ دوست کا اور وہ بھی دشمن سے
وہ مانین یا نہ مانین مجھسے ایسا ہو نہین سکتا

نگاہ ناوک افگن تیرباران کی ضرورت ہی
جگر اک بوند پانی سے تو ٹھنڈا ہو نہین سکتا

مگر گھر غیر کا گھر تو نہین کیونکر وہ کھُل کھیلین
نگاہین اوٹھ نہین سکتین اشارا ہو نہین سکتا

تمھین آنکھونکی پردے مین بٹھا کر بھی دیکھین ہم
یہ کیسا ظلم ہی پردے مین پردہ ہو نہین سکتا

یہ ملتا ہی وہ کھنچتی ہی نبھے پھر کسطرح قاتل
گلو و تیغ مین دم بھر گزارا ہو نہین سکتا

جو اپنا ہو نہین سکتا وہ اونکے دل کا پیارا ہی
جو اونکا ہو نہین سکتا وہ اپنا ہو نہین سکتا

مریجان دم سلامت چاہیے شمشیر ابرو کا
گھڑی ساعت تمھارا مرنیوالا ہو نہین سکتا

جو مین نے بزم دشمن مین اجازت چاہی آنیکی
کہا پھر آئین وہ اسوقت پردا ہو نہین سکتا

قیامت کیا اوٹھائی دل کہ تو پہلو مین بیٹھا ہی
ترے سر کی قسم اب حشر برپا ہو نہین سکتا

لہو کی ساتھ لذت درد کی بھی نکلی جاتی ہی
در زخم جگر جبلا دتیغا ہو نہین سکتا

جناب دل غم فرقت مین مرتے ہین تو مر جائین
اونھین کچھ ایسی باتون سے علاقا ہو نہین سکتا

تنور نوح ہوگی قبر عاشق جوش گریہ سے
جو تھوڑی خاک سے رک جائے دریا ہو نہین سکتا

دل پُر داغ مین تو دی لگی ہین خاک حسرت کے
مرے گلشن سے بڑھکر کوئی صحرا ہو نہین سکتا

مرین تو مرنیکی مہلت نہین الفت کو دھندے ہین
جئین تو کیا جئین فرقت مین جینا ہو نہین سکتا

مریض ہجر کو تمنے عبث جھگڑے مین ڈالا ہی
یہی کہدو کہ اب ہمسے یہ اچھا ہو نہین سکتا

سر دامن پہ میرا خون لیکر جائیگا قاتل
وہ خنجر پھیر کر بچ جائے کورا ہو نہین سکتا

اونھین دل دیکے کیون جھوٹا بنون اہل محبت مین
نہ ہو جب دل تو کوئی دل سی پیارا ہو نہین سکتا

اگر جلوہ دکھایا ہی تو سینہ سے بھی ملجاؤ
کہ دل آنکھونکی ٹھنڈک سی تو ٹھنڈا ہو نہین سکتا

نہ وہ دل دینگے بوسہ دین عجب اولجھن مین ڈالا ہی
یہان پاس مروت سے تقاضا ہو نہین سکتا

یہ محرومی کہ اتنے قرب پر اسدرجہ دوری ہی
مرا اونسے گلے ملکر بھی ملنا ہو نہین سکتا

جو حسن گرم ہو دلسوز تو راحت ملے ایدل
تری سرد آہ سے ٹھنڈا کلیجا ہو نہین سکتا

جو الفت صرف مطلب کی ہو تف ہی ایسی الفت پر — مبارک ہو یہ تمکو ہمسے ایسا ہو نہین سکتا
فریب غیر پر کیون اعتبار عاشقان کم ہو — مریجان ایک سا سارا زمانہ ہو نہین سکتا
حسینونکا کرم وہ۔ دل بھی لیکر جور فرمائین — محبت کا ستم یہ۔ پھر بھی شکوہ ہو نہین سکتا
ستم قاتل جفا قاتل نگہ قاتل ادا قاتل — مبارک ایدل اب خون تمنا ہو نہین سکتا
فراق دائمی اس وصل کی پردے مین پنہان ہی — کسی سے دل سے ملکر دل سے ملنا ہو نہین سکتا
حیا بولی جو کھل کھیلا وہ گدرایا ہوا جوبن — انھین اب تم چھپاؤ ہمسے پردا ہو نہین سکتا
پھری دشمن سے وہ بت سام ہوکر ای تری قدرت — ادا بندہ سے شکر حق تعالی ہو نہین سکتا
وہ مری موت پر اتنا ہنسے آنسو نکل آئے — حسن ایسی خوشی سے غم عدو کا ہو نہین سکتا

شرف اور رشک کی کہنے سے کچھ تک بند یان کرین
حسن انکار مین ہمسے دو غزلا ہو نہین سکتا

ردیف بائے تازی

سن لیا ہمنے سوال وصل دلبر کا جواب — نا امیدی کہہ گئی دل سے مقدر کا جواب
دیکھکر تم دیدۂ پر آب کو ہنسنے لگے — کیا یہی تھا گریۂ عشاق مضطر کا جواب
کچھ ترس آیا نزاکت پر بڑھا کچھ جوش قتل — ورنہ تیر آہ تھا قاتل کے خنجر کا جواب
یہ مرا دل ہی ہی جو تیوری چڑھائی پر ہو چپ — آئینہ سے صاف سینے کا برابر کا جواب
سخت باتین سنکے دل کچھ کہتے کہتے چپ رہا — پی گیا شیشہ ہمارا اونکے پتھر کا جواب
بال بیکا ہونے پر توڑے گئے مٹانے کو دانت — تھا دندان شکن زلف معنبر کا جواب
سایہ کچھ معشوق کا عاشق پہ ہوتا ہی ضرور — ہی مرا حال پریشان زلف ابتر کا جواب
جب شکایت ہمنے درد زخم دل کی اونسے کی — اونکی جانب سے ملا تلوار کا چرکا جواب
درد اوٹھا دل مین ہوئے پھر زندہ اسکے رنج و غم — ہی ہماری شام فرقت صبح محشر کا جواب

جوش حیرت سے زبانین داد خواہون کی ہین بند / دیکھا جلوہ تمہارا اہل محشر کا جواب

نام نکلا ہو قیامت کا خرام ناز سے / لا سکے محشر کہان سے تیری ٹھوکر کا جواب

حال غم سنکر کہا اوس نے غلط ہم مر گئے / تھا پیام مرگ بیدل اوس ستمگر کا جواب

دو سے وہ دیکھتا ہو تا پڑے پرانہ عکس / ہو نہ آئینہ کے گھر میرے برابر کا جواب

زندے سب مر گئے مردے نہین ہلچل پڑ گئی / دو قدم چلنا ترا ہو لاکھ محشر کا جواب

چاک کرکے اوسنے خط شوق قاصد سے کہا / بس ہمارے پاس یہ ہو اونکے دفتر کا جواب

اوس نگاہ مست سے جلوون سے دل لبریز ہو / آج ہو کس میکدہ مین میرے ساغر کا جواب

پھول آئینے قمر خورشید سب موجود ہین / انمین کوئی بھی ہو نقش پائے دلبر کا جواب

تمنے خطِ شوق پڑھکر کہدیا بالکل غلط / کیا ہی جملہ ہو میرے سارے دفتر کا جواب

دیکے خط پیغامبر کو یاس سے کہتا ہون مین / آ رہے گا ہے اگر میرے مقدر کا جواب

آپ کہتے ہین حسن کو دور ہی سے ہو سلام / خیر مین کیا دون سلام بندہ پرور کا جواب

دیکھئے اگر یہ گرمیِ بازار آفتاب / سر بیچکر ہو تیرا خریدار آفتاب

کب تھے نصیب مہر یہ انوار یہ عروج / تو جسکو چاہے کردے مرے یار آفتاب

کس نے نقاب عارض روشن اوٹھا دیا / ہر ذرے سے ہو آج نمودار آفتاب

وہ حسن خود فروش اگر بے نقاب ہو / مہتاب مشتری ہو خریدار آفتاب

ذرون مین سے ملکے پھر نہ پتا حشر تک سے چلے / آئے تری گلی مین جو اے یار آفتاب

پوشیدہ گیسو نہین ہوا روئے پر ضیا / ہو آج میہمان شب تار آفتاب

آسان نہین تمہاری تجلی کا سامنا / شکل چراغ روز ہو اے یار آفتاب

اوسکی تجلیون سے کرے کون ہمسری / ہو جسکے نقش پا سے نمودار آفتاب

رستہ ترا دلون مین فلک اوسکی رہ گزر / پائے کہان یہ خوبی رفتار آفتاب

جھک جھک کے پردۂ رخ روشن اوٹھائیے ۔ گر جائے چرخ کھا کے نہ ای یار آفتاب
آتا ہی جام لیکے صبوحی کے واسطے ۔ ہر صبح پیش ساقیِ میخوار آفتاب
تیرے فروغِ رخ کی ثنا کس سے ہو ادا ۔ بنتا ہی تیرا طالبِ دیدار آفتاب
تار شعاع مین یہ خبر بھیجتا ہی روز ۔ بے مہر مہر کر کہ ہوا زار آفتاب
ہر صبح آکر اونکو جگاتا ہی خواب سے ۔ رکھتا ہی کیا ہی طالع بیدار آفتاب

احباب کو حسن وہ چمکتی غزل سنا
ہر لفظ سے ہو جس کے نمودار آفتاب

پائے کہان تجلیِ دلدار آفتاب ۔ ہین اوسکے عکس سے در و دیوار آفتاب
اللہ رے تیرے حسن نکو کی تجلیان ۔ ہی پشتِ آئنہ سے نمودار آفتاب
کب حسن خودنما کو مکان سد باب ہو ۔ تابان ہی ہر طرف پس دیوار آفتاب
دم بھر ٹھہر گیا تھا جمالِ رخ حبیب ۔ ابتک ہی چشم و دل مین ضیا بار آفتاب
رنگینی و فروغِ رخ یار کچھ نہ پوچھ ۔ پیدا ہین کس بناؤ سے گلزار آفتاب
ہر دم خیالِ پردۂ رخسار یار ہی ۔ ہر وقت ہین نگاہ مین دو چار آفتاب
چشمِ خیال خیرہ ہی اونکے خیال سے ۔ کیونکر کہون کہ ہین ترے رخسار آفتاب
پروانون مین چراغ ستارون مین ماہتاب ۔ گل بلبلون مین ذرّون مین ہی یار آفتاب
چڑھ جائے کیون نہ چرخ پر اس افتخار سے ۔ اوترا ہوا ہی صدقۂ دلدار آفتاب
اوس مست کا ہی جلوۂ رخسار زلف مین ۔ رکھتی ہی میکشون کی شب تار آفتاب
ظلمت نہ پوچھیے مرے روز سیاہ کی ۔ مانگین چراغ آئین جو دو چار آفتاب
مجھ تیرہ روزگار پر اک جلوہ تم کرو ۔ مطلوب ماہتاب نہ درکار آفتاب
تارون کے پھول پائے تو تار شعاع مین ۔ گوندھے ترے گلے کے لیے ہار آفتاب
وہ نام ہی فروغ دل اہل معرفت ۔ جس نے کیا ہی تجھکو ضیا بار آفتاب

پہنچین گے کس طرح سے تمھارے جمال کو
ہی آفتاب باغ نہ گلزار آفتاب

لکھتا بیاض صبح پہ خط شعاع مین
سنتا اگر حسن سے یہ اشعار آفتاب

جو کہے سُنکے مدعا مطلب
میرے مطلب سے اوسکو کیا مطلب

مِل گیا دل نکل گیا مطلب
آپ کو اب کسی سے کیا مطلب

جو نہ نکلے کبھی نہ پورا ہو
وہ مرا مدعا مرا مطلب

حُسن کا رعب ضبط کی گرمی
دل مین گھُٹ گھُٹکے رہگیا مطلب

نہ سہی عشق دُکھ سہی ناصح
تجھکو کیا کام تجھکو کیا مطلب

مژدہ ایدل کہ ہیجان ہو نہین
اب تو پورا ہوا ترا مطلب

اپنے مطلب کے آشنا ہو تم
سچ ہے تمکو کسی سے کیا مطلب

آتش شوق اور بھڑکا دی
مونھ چھپانے کا کھُل گیا مطلب

کچھ ہے مطلب تو دل سے مطلب ہے
مطلب دل سے اونکو کیا مطلب

اونکی باتین ہین کتنی پہلو دار
سب سمجھ لین جدا جدا مطلب

جب مری آرزو سے کام نہین
پھر مرے دل سے تمکو کیا مطلب

حال کہنے سے مجھکو یون روکا
مین تمھارا سمجھ لیا مطلب

خط مین لکھون جو حال فرقت کا
تو عبارت سے ہو جدا مطلب

نیل ہوگا عدو کے بوسون کا
مونھ چھپانے سے اور کیا مطلب

اوسکو گھر سے نکالکر خوش ہو
کیا حسن تمھا رقیب کا مطلب

وہ منینگے تو وصل کا ہوگا مرا نصیب
دل کی گرہ کے ساتھ کھلیگا مرا نصیب

کھائینگے رحم آپ اگر دل بگڑ گیا
ہو جائیگا ملاپ اگر لڑ گیا نصیب

خنجر گلے پہ سر تہ زانوئے دلربا
ای مہربانِ عشق تمہارے خوشا نصیب

پچھلے کو لطفِ وصل کے فرقت ہوئی ہمین
سویا سحر کو رات کا جاگا ہوا نصیب

شب بھر جمالِ یار ہو آنکھونکے روبرو
جاگین نصیب جسکو ہو یہ رتجگا نصیب

ایدل وہ حال سنکے ہوئے برہم اور بھی
اب کوئی کیا کرے تری قسمت ترا نصیب

قسمت کے چین سے بھی اذیت ہی ہجر مین
تڑپا مین ساری رات جو سویا مرا نصیب

بیدردِ دل عدو کی گلی اور یہ ذلتین
اس درد کی تجھے نہ کبھی ہو دوا نصیب

پہرا دیا ہی دولتِ بیدارِ حسن کا
سوئے جو وہ بغل مین تو جاگا مرا نصیب

پہنچا کے میری خاک دریار تک صبا
رخصت ہوئی یہ کہکر اب آگے ترا نصیب

محرومِ دید جلوہ گہِ یار سے چلے
اس سے زیادہ اور دکھائیگا کیا نصیب

ایدل وہ تجھسے کہتے ہین میری بلا سے
ایسے ترے نصیب کہان ای بلا نصیب

دشمن کی آنکھ اور ترا روئے پرُ ضیا
اوس تیرہ بخت کا یہ چمکتا ہوا نصیب

دل کا قرار ہی تو انھین پہلوؤن مین ہی
اپکاسش ہو نصیب مرا غیر کا نصیب

مینائے مے نے سر کو جھکا کر کیا سلام
تم بھی دعا دو حضرتِ زاہد بڑا نصیب

اوس خاکِ در کا کنگرۂ عرش پر دماغ
اوس رہگذر کے ذرّونکا چمکا ہوا نصیب

ایدل عدو کا سینہ ہی اور دستِ یار ہی
تیرے ہی آبلون کا ہی پھوٹا ہوا نصیب

جب دردِ دل بڑھا تو انھین رحم آگیا
پیدا ہوئی چمک تو چمکنے لگا نصیب

پہنچے ہم اونکے پاس فریاد کان تک
کس کس کرم کا شکر کرین نارسا نصیب

وہ شہ نشین مین رہ کے کھنڈر کیا کرین پسند
ٹوٹے ہوئے دلون کا ہی پھوٹا ہوا نصیب

پہنچا دیا ہی تجھکو لبِ گور ہجر مین
ایدل ہو دشمنون کا تری نارسا نصیب

تشریف لائے ہین وہ مجھے سنکے جان بلب
کسوقت دردِ دل کی ہوئی ہی دوا نصیب

دشمن کو لطفِ وصل حسن کو غمِ فراق
ہر شخص کا جدا ہی مقدر جدا نصیب

ردیف بائے فارسی

کیون حسن مین جھگڑتے ہین شمس و قمر سے آپ
اپنا جمال دیکھیے میری نظر سے آپ

ایجان نکل گزرتے ہین جس رہگزر سے آپ
کہتی ہین نکہتین کہ گزرتے ہین ادھر سے آپ

دل دیکھے جو شان تغافل اوٹھائے کون
معلوم ہوتے ہین ہمین کچھ بیخبر سے آپ

تھین شوخیان مگر یہ قیامت کبھی نہ تھی
سیدھی طرح سے دیکھیے ترچھی نظر سے آپ

ہوجائے بات صاف مین عاشق ہون یا رقیب
ہان ہان اسے تو پوچھ ہی لین ہر بشر سے آپ

آنکھون سے دیکھ لیتے مرے شوق دید کو
آتے جو میرے دلمین ذرا پیشتر سے آپ

مین نے کبھی کہا ہو کسی سے جواب کہون
کہہ جائین میرا حال مرے چارہ گر سے آپ

عشاق چشم سے تو یہ پردہ کبھی نہ تھا
آنکھین چھپائے بیٹھے ہین اب کس نظر سے آپ

بے دیکھے کیون گواہ ہون دیکھین تو کچھ کہین
ہونے کو ہونگے جیتے شمس و قمر سے آپ

ماتم ہے شرق و غرب مین عاشق کی مرگ کا
کیونکر کہون خبر نہین ایسی خبر سے آپ

عاشق کے دلمین کچھ نہ رہا اب سوائے حسرت
پھر دیکھ لیجیے نگہ فتنہ گر سے آپ

قسمت نے کامیابی کو رستے کیے تھے بند
میرے خیال مین چلے آئے کدھر سے آپ

مین کیا کہون جنون محبت نے کیا کیا
یہ حال پوچھ لیجیے دیوار و در سے آپ

گنتی کے سانس باقی ہین بیمار ہجر مین
آجائین کاش پیشتر اپنی خبر سے آپ

کیا حال درد دل مین گزارش کرون حسن
پہچان لین گے آپ مری چشم تر سے آپ

ردیف تائے فوقانی

دیکھے جمال حور اگر بہلائے دوست
بے اختیار مونھ سے نکلجائے ہائے دوست

دل مین مقام دوست ہے آنکھون مین جاے دوست
پھر بھی تلاش دوست مین ہی مبتلاے دوست

سینہ مین دل نہان ہی تو دل مین ولاے دوست
چھپتا نہین ہی پھر بھی کبھی مبتلاے دوست

نیچی نظر سے کیون نہ قیامت اوٹھائے وہ
سو شوخیان جلو مین لیے ہی حیاے دوست

کیا سمجھے کوئی معنی اسرار عاشقی
دل ہی مین دوست دل ہی مین شوق لقاے دوست

سرگشتہ جستجو مین پھرا ہون کہان کہان
کیا چال دے گئے ہین مجھے نقش پاے دوست

لائیگا رنگ پنجۂ رنگین شباب مین
پیسے گی سیکڑون کے کلیجے حناے دوست

دل کے ہزار ٹکڑے ہون ہر ٹکڑے مین ہو وہ ان
پھر بھی یہی کہون نہین ملتی سراے دوست

ہی دل کا دوست عقل کی دشمن کا دوستدار
دشمن کے دوست کو یہ کہے ہاے ہاے دوست

ای آسمان آہ کہ یون انقلاب ہو
اپنا ہو غیر غیر ہو اپنا بجاے دوست

ہوتی ہی اونکی لاش پہ عمر ابد فدا
جو زندہ دل ہین کشتۂ تیغ اداے دوست

کب دن پھرینگے دل کی خدا جانی ای حسن
سنسان مدتون سے ہی خلوت سراے دوست

خوب اپنے کو سنبھالے رہے شیدائی دوست
آج ہی معرکۂ انجمن آرائی دوست

جلوۂ یار جہان پائے لڑا دے آنکھین
حرم و دیر سے بیگانہ ہی شیدائی دوست

پھوٹی تقدیر ہی آنکھونکی یہ محروم رہین
اور آئینہ بنا محو خود آرائی دوست

وادی طور مین کیون خاک اوڑانے جائین
دیکھ لین دل ہی مین جب جلوۂ زیبائی دوست

چشم باطن سے کرے اونکا تماشا عاشق
نہین کس آئنہ مین عکس خود آرائی دوست

منتظر بیٹھے ہین ہم آئنۂ دل لیکر
اسطرف بھی کبھی او جلوۂ زیبائی دوست

بیمثالی کے لیے ہی یہ دلیل کافی
عدم سایہ ہی خود شاہد یکتائی دوست

اونکی خوشبو سے بھی واقف نہین گلزار بہار
دل عاشق مین ہی رنگ چمن آرائی دوست

ایک عالم کی نظر تیری طرف ہی کب سے
اب تو پردہ سے نکل جلوۂ زیبائی دوست

حیرت آنکھونپہ پرستی ہی زبانین خاموش — خود تماشا بنے بیٹھے ہین تماشائی دوست

رحم کر تو ہی مری ترسی ہوئی آنکھون پر — صدقے ای آئنہ ای محو خود آرائی دوست

شہدا کو وہ عطا کرتے ہین عمر جاوید — لال پردہ مین ہی پوشیدہ مسیحائی دوست

طور مین ہی نہ مری دلمین نہ آنکھون مین حسن
آج کس پردہ مین ہی جلوۂ یکتائی دوست

ردیف ثائے مثلثہ

آج کس واسطے آئے ہو ادھر کیا باعث — مہر کی کیون ہی غریبون پہ نظر کیا باعث

شب فرقت بھی ہی کیا روز قیامت یارب — کیون نہین ہوتی مری رات سحر کیا باعث

آہ ارمان بھرے دل کی بُری ہوتی ہی — دلمین اوس بت کے نہ ہو کچھ بھی اثر کیا باعث

سامنے میرے رقیبون کو بٹھانا کیسا — کسلیے آپ وٹھاتے ہین یہ شر کیا باعث

مین نے کب رزوئے سیر چمن کی یارب — نوچ ڈالے مرے صیاد نے پر کیا باعث

تم بھی کیا طالب دیدار مرے ماہ کے ہو — رات دن پھرنے کا ای شمس و قمر کیا باعث

مجھے بلوا کے سنو یا مرے پاس آ کے سنو — کہون اس غم کو سر راہگذر کیا باعث

کیا مرے قاتل عالم کی سواری نکلی — حشر برپا ہی سر راہگذر کیا باعث

پھیرتا کیون نہین تلوار مری گردن پر — پھر گئی کیون مرے قاتل کی نظر کیا باعث

وعدہ کرتے ہین وہ آنیکا ضرور آئینگے — اب تڑپنے کا دل خستہ جگر کیا باعث

ای حسن اب ہین کہان دلمین گزرنیوالے
ایک مدت سے ہی ویران یہ گھر کیا باعث

ردیف جیم تازی

ہے تصور مین نگاہ میکش جانانہ آج
مستیون کا دور ہے گردش پیمانہ آج

ہوگیا زاہد مرید مشرب رندانہ آج
کھول ساقی فی سبیل اللہ کوئی میخانہ آج

ابر رحمت کھولتے آیا در میخانہ آج
میکشو مژدہ ہو پیمانہ پر ہے پیمانہ آج

دستگیری کی جو تو نے لغزش مستانہ آج
آہی پہنچے گرتے پڑتے تا در میخانہ آج

بزم مین بے پردہ ہے نور رخ جانانہ آج
شمع کی جانب جائیگا کوئی پروانہ آج

تجھسے ملکر کسقدر خوش ہے دل دیوانہ آج
ساری دنیا مین سمائیگا نہ یہ ویرانہ آج

ہائے کل تھی بزم مے ہم تھے وہ مست ناز تھا
ہائے پھرتی ہے نظر مین گردش پیمانہ آج

انجمن مین ساغر مے مجھ تک آکر پھر گیا
گردش تقدیر ٹھہری گردش پیمانہ آج

اونکے لب پر مرکے ہم زندہ کرینگے اپنا نام
آبحیوان سے بھرینگے عمر کا پیمانہ آج

کیا کہون کیا کہہ رہی ہے یہ گھٹا یہ فصل گل
کیا کہون کیا چاہتے ہین شیشہ و پیمانہ آج

چھا رہی ہین مستیان یاد لب مینوش سے
کون تجھکو مونہہ لگائے اے لب پیمانہ آج

خواہش دیدار مین ہین کعبہ و دل طور و عرش
شمع کس محفل کی ٹھہرا جلوۂ جانانہ آج

اہل عالم غش مین آفت ہے دلونکی جانپر
کیا تجھے منظور ہے اے جلوۂ جانانہ آج

بزم محشر مجمع عشاق جوش اشتیاق
تو کبھی پردہ سے نکل اے جلوۂ جانانہ آج

بار سر سے گر سبکدوشی میسر ہوگئی
پائے قاتل پر کرونگا سجدۂ شکرانہ آج

یہ گھٹائین کالی کالی یہ ہوائین سرد سرد
ناصح مشفق خدا کے واسطے سمجھا نہ آج

بیقراری کل بھی تھی کل سے زیادہ آج ہے
صبر کا یارا دل بیتاب کو کل تھا نہ آج

رات یہ کس نے پڑھایا ہے تمہین الٹا سبق
دوستون سے دشمنی دشمن سے ہے یارانہ آج

گیسوون والے خدارا دل کو سمجھا جا ذرا
ہوش سے بیگھر کھوئے دیتا ہے ترا دیوانہ آج

دیکھ پائیگا جو چشم مست ساقی کا جمال
گر دیکھ پھر کر فا را ہو جائیگا پیمانہ آج

آپ پر جادو بھری آنکھونکا افسون چل گیا
اے حسن سب کی زبانپر ہے یہی افسانہ آج

آیا ہوا ہی باغ مین وہ گلعذار آج — اترائی پھر رہی ہی نسیم بہار آج

گزرا ہی میری خاک سے وہ شہسوار آج — کرتا ہی آسمان سے باتین غبار آج

تم مل گئے تو روٹھے ہوئے آپ منگئے — پہلو مین دل ہی آج تو دلمین قرار آج

مجبور کرکے کوسنے کھانے مین لطف ہی — جی چاہتا ہی خوب کرون تمکو پیار آج

لڑنے بگڑنے کا تو مزا ہی وصال مین — اس روٹھنے کا کون کرے اعتبار آج

وہ آئین یا نہ آئین اونھین اختیار ہے — ہم کہہ چکے کہ دلپہ نہین اختیار آج

بیتاب تھا تو ہجر مین تھا مین وصل مین — مجھسے بہت زیادہ ہین وہ بیقرار آج

مایوسیون سے دلکی تپش کو سکون تھا — وہ پھر بنا چلے مجھے امیدوار آج

دور خزان قریب ہی صیاد رحم کر — دیکھ آئین کوئی دم کو بکھرتی بہار آج

اوس نے جو اپنی جان کہا بھی تو خوش کہا — تم چشم غیر مین ہوئے بے اعتبار آج

کل رات ہجر کی تھی مگر یہ بلا نہ تھی — بیڈھب ستا رہی ہی شب انتظار آج

تلوار سج گئی بت قاتل کے ہاتھ مین — بسمل گلے لگا کے کرین کیون نہ پیار آج

اے درد دل اجل بھی نہ پوچھیگی ہجر مین — اٹھ اٹھ کے دیکھتا ہی کسے بار بار آج

مر مر کے صبح کی ہی شب وعدہ ہمنے کل — کمبخت دل کو پھر ہو ہی انتظار آج

ہر کل کی بات وہ مری بس مین نہ تھی ای حسن
افسوس اپنے دلپہ نہین اختیار آج

ردیف حائے حطی

چھٹنے نہ دیگی زلف کی الفت کسی طرح — ٹلجاتی میرے سر سے یہ آفت کسی طرح

پائینگے ہم نہ قتل کی لذت کسی طرح — بننے نہ دیگی بات نزاکت کسی طرح

چاہا اگر تمھین بہت اچھا برا کیا — بخشو گے بھی خطائے محبت کسی طرح

تیشہ سے کوہ کن کے نکلتی ہی یہ صدا
کٹتا نہین زمانۂ فرقت کسی طرح

اب وہ مرے جنازہ پہ رونیکو آئے ہین
آخر کرین بھی رفع ندامت کسی طرح

کرلون زبان بند تو دل بول اوٹھے ابھی
پوشیدہ ہو نہ رازِ محبت کسی طرح

امید اونسے قتل کی رکھین نہ وصل کی
دیگی نہ چین اونکی نزاکت کسی طرح

زاہد تمھین شراب سے انکار ہی بھی
کہنے سے میرے تھوڑیسی پی حضرت کسی طرح

دلمین وہ چٹکیان نہین لی ہین کہ چپ رہون
اب صبر پر نہ ہوگی قناعت کسی طرح

لطف اسی قضا کہ جینے سے عشاق تنگ ہین
کٹجائے غمزدون کی مصیبت کسی طرح

تو دل دکھاؤ اُف بھی کرون تو گناہگار
راضی بھی ہو تمھاری طبیعت کسی طرح

کب وہ بلانے بیٹھے ہین جب یہ سمجھ لیے
اوٹھنے نہ دیگی اس کو نقاہت کسی طرح

وہ نازنین ہی قتل پہ باندھے ہوئے کمر
ہمکو نہین اُمید جراحت کسی طرح

اک آہ کے قصور پہ تیرون سے چھید ہے
جانے بھی رات دن کی شکایت کسی طرح

ہر فتنہ کہہ رہا ہی کہ رفتار ناز سے
بڑھکر نہ چل سکیگی قیامت کسی طرح

فصل گل و مغنی و ساقی بتان شوخ
بھرتی ہی ان مزون سے طبیعت کسی طرح

ان دونون پہلوؤن مین مرے دل کو چین ہی
قسمت عدو کی ہو مری قسمت کسی طرح

چلجائیگا پتہ دل گم گشتہ کا یہین
چھن جائے خاک کوئے محبت کسی طرح

دل ہاتھ مین ہی آنکھ جگر سے لڑی ہوئی
بھرتی نہین حسینون کی نیت کسی طرح

مدت ہوئی ہی ہمکو یہ کہتے ہوئے حسن
ہوجائے صبح یہ شب فرقت کسی طرح

دلمین آنا ہی تو آؤ مہر و الفت کی طرح
تمتو آفت ڈھاتے آتے ہو قیامت کیطرح

غیر یون بیباک دیکھین جلوہ اونکا یا نصیب
پھوٹ جائین اونکی آنکھین میری قسمت کیطرح

ہم تصدق اونپہ ہون وہ غیر کو چاہا کرین
یا خدا اٹھ جائے دنیا سے محبت کی طرح

جانِ عاشق بنکے جاتے ہین اگر جاتے ہین وہ
اور آتے ہین تو آتے ہین قیامت کی طرح

کیا عیادت ایسی ہوتی ہی مریضِ عشق کی
بیٹھے ناوک کی طرح اوٹھے قیامت کی طرح

کہتے ہین رنجش بھی ہی تو خاص تیری ذات سے
وہ عداوت بھی جتاتے ہین محبت کی طرح

بس معاف اے ناصحِ مشفق کہانتک عذر و پند
یہ غرض ہی مین بھی کیا ہو جاؤن حضرت کی طرح

کرتے ہین برباد لاکھون کو ہزارونکو تباہ
جس گلی سے وہ گزر جاتے ہین آفت کی طرح

یہ نرالی آزمائش ہی کہ مجھسے رنج ہی
آزماتے ہین محبت کو محبت کی طرح

کیا تمھین بھی بیقراری ہی کسیکی یاد مین
نکلے جاتے ہو جو قابو سے طبیعت کی طرح

مرنیوالے زندگی بھر کی مصیبت بھولجاین
دم نکل جائے اگر دشمن کی حسرت کی طرح

ای حسن کل تک تم اسکو زہر فرماتے رہے
می چڑھائے جاتے ہو کیون آج شربت کیطرح

ردیف خائے معجمہ

فغان و شیون عاشق وہان ہون کیا گستاخ
کبھی نہ اوس کی گلی مین چلے صبا گستاخ

ہمیشہ تم مجھے کہتے ہو بیحیا گستاخ
دھری رہینگی یہ باتین جو مین ہوا گستاخ

تمہاری شان عطا نے قوی کیا دل کو
تمہارے مہر و وفا نے مجھے کیا گستاخ

یہ رات کون تھا دشمن کے گھر کہو تو سہی
مجھے تو کہتے ہو بے شرم بیحیا گستاخ

مقابل آئنہ ہر دم رہے تو کچھ نہ کہو
مین اک نگاہ ہی کرنے سے ہوگیا گستاخ

مین ایک بوسہ کی خواہش پہ بے ادب ٹھہرون
تمہارے غنچۂ لب سے رہے صبا گستاخ

عدو نے ایک نہ مانی وہ با ادب ٹھہرا
بجا درست کہا مین نے مین ہوا گستاخ

خدا نخواستہ بیدست و پا بنایا ہے
یہانتک آپکی خدمت مین ہی حنا گستاخ

لپٹ کے لے ہی لیے مین نے ای حسن بوسے
وہ کہتے ہی رہے او بے ادب بھلا گستاخ

ردیف دال مہملہ

جتنا زمین سے ہی فلک ہفتمین بلند
اوس سے اوسیقدر ترے گھر کی زمین بلند

گو قدر مین ہی رتبۂ خلد برین بلند
لیکن ترا مکان ہی اوس سے کہین بلند

بزم عدو نہین شب وصل عدو نہین
اب کس طرح سے ہونگے سر شرمگین بلند

خاموش ادب کے ساتھ کٹا دون اسطرح
ہو قتلگہ مین غلغلۂ آفرین بلند

اونچا ہوا آسمان ترے در سے کس طرح
ہو جائے آسمان سے کیونکر زمین بلند

فریاد ہمسے خاک نشینون کی کیا کرے
جب آسمان سے بھی ہو ترا فتنہ نشین بلند

اوترے نہ دل سے دلمین جو اوترے وہ دلنشین
ہوتی ہی اس مکان سے قدر مکین بلند

بیکار سر جھکانے سے کیا فائدہ مجھے
جب تجھسے تیغ ہی نہ ہوا ای نازنین بلند

آئے اگر ہوا بھی کبھی کوئے یار سے
شعلے کرے نہ یون نفس آتشین بلند

اونکے تو جلوے عرش سے اونچے نکل گئے
ہی مہر بھی بلند پر اتنا نہین بلند

ق

چُپ چاپ دشت نجد سے ناقہ نکل چلے
شور جرس نہ ہو مرے محمل نشین بلند

مجنون کی روح خواب عدم سے نہ چونک اوٹھے
مرقد سے ہو نہ شور قیامت کہین بلند

ہی جسکے دل مین یاد رخ یار ای حسن
ہو اوسکے مونھ سے نور دم واپسین بلند

ردیف ذال معجمہ

نظر بد کے لیے تونے جو باندھا تعویذ
ڈالکر باہین گلے سے ترے لپٹا تعویذ

عشق کے جن کا اثر جنپہ ہوا پھر نہ بچے
اس بلا پر نہین چلتا کوئی گنڈا تعویذ

نہین آتا نہین آتا وہ کسی صورت سے
نہین ملتا نہین ملتا کوئی چلتا تعویذ

عاملو درد جدائی بھی کہین مٹتا ہی کر
مفت ہین ہار گلے کا مرے ہوگا تعویذ

اسکے جوبن پہ تصدق ہین ہزارون عاشق
نقش تسخیر ہی ای بت ترے سر کا تعویذ

مرنیوالے ترے پھر کسلیے بیچین رہین
ہو ترا نقش کف پا جو لحد کا تعویذ

دیکھنا دیدۂ بسمل کا ہنسی کھیل نہین
باندھ لین پہلے ذرا آپ نظر کا تعویذ

آہ پرسوز تری شعلہ فشانی دیکھون
غیر نے میرے جلانے کو جلایا تعویذ

نہ ہوا پر نہ ہوا آہ حسن کو آرام
ہمنے دنیا مین نہ چھوڑا کوئی گنڈا تعویذ

ردیف رائے مہملہ

آئی میری قضا ادا ہو کر
دم نکل جائے مدعا ہو کر

چھپ گیا یار خودنما ہو کر
رہ گئی چشم شوق وا ہو کر

ہم ترے در سے مٹکر اوٹھین گے
جم کے بیٹھے ہین نقش پا ہو کر

مار رکھین گی شوخیان اونکی
جان لیگی ادا قضا ہو کر

فخر کی جا ہی بزم دشمن سے
نکلے ہم اونکا مدعا ہو کر

نام زندہ ہی مرنے والون کا
جی گئے کشتۂ ادا ہو کر

روز فردا کی باندھ دی صورت
تیرے پردہ نے آج وا ہو کر

قید افکار دین و دنیا سے
چھٹ گئے تیرے مبتلا ہو کر

ہم غریبون سے لعل لب تیرے
سستے چھوٹے گرانبہا ہو کر

بیقرارون سے اونکو شرم آئی
شوخیان رہ گئین حیا ہو کر

مرکے جی جاؤن مین جو دم میرا
ٹوٹے دشمن کا آسرا ہو کر

کیا کہون کیا ہی میرے دلکی خوشی
تم چلے جاؤ گے خفا ہو کر

ہجر کے انقلاب کس سے کہون
کھائے جاتا ہی غم غذا ہوکر

دیکھون تمکو بھی اپنے حال کو بھی
سامنے آؤ آئینہ ہوکر

ہوگیا خاک نقش پا کی طرح
تیرے قدمون سے مین جدا ہوکر

دیکھے دل اونکو ہم چھٹے دل سے
ہوگیا رنج فیصلہ ہوکر

شب دیجور ہجر اور عاشق
اُف یہ اندھیر مہ لقا ہوکر

شور محشر جگانے آئے ہمین
تری رفتار کی صدا ہوکر

ہائے وہ وقت مین ہنسون اور وہ
کوسنے دین مجھے خفا ہوکر

روٹھکر اونسے ہم کہان جاتین
وہ منا لیتے ہین خفا ہوکر

مونھ دکھانا اونھین نہین آتا
کیا کرے گا دل آئینہ ہوکر

حُسن والون مین ہی وہ یکتائی
سایہ تک رہ گیا جدا ہوکر

پھنس گیا دل تو چھوڑ دو ہمکو
اب کہان جائین گے رہا ہوکر

دشمنون نے بھرے ہین کان اونکے
کیا کرے آہ دل رسا ہوکر

مین تو خوش ہوکے یون دعائین دون
آپ کوسین مجھے خفا ہوکر

پاؤن رکھتے نہین زمین پر وہ
خاک پاؤنگا نقش پا ہوکر

کردیا فاش پردۂ محشر
چشم دلبر نے فتنہ زا ہوکر

دل سے کچھ کہہ رہی ہین وہ آنکھین
دیکھین کیا ٹھہرے مشورا ہوکر

ہائے سب دل کے بھید کھولدیے
تونے ای چشم شوق وا ہوکر

صور محشر ہی نالۂ بلبل
گوش گل کیون نہ ای صبا ہوکر

آہ دل بھی اثر سے باقسمت
ہاتھ اوٹھائے مری دعا ہوکر

ہاتھ اوٹھا کر تلاش دل سی حسن
بیٹھو رہیے شکستہ پا ہوکر

دردِ دل لب پہ نہ لائین کیونکر
جب چھپیو تم تو چھپائین کیونکر

ہم لگی دل کی بجھائین کیونکر
عشق کو آگ لگائین کیونکر

ناتوان زندۂ جاوید ہوئے
ضعف مین جان سے جائین کیونکر

اشک پینے کو تو غم کھانے کو
اونھین مہمان بلائین کیونکر

ہم کہان لذتِ دیدار کہان
ناتوان حشر اوٹھائین کیونکر

دلِ مشتاق ہدف ہو دیکھین
تیر بنتی ہین ادائین کیونکر

جب نزاکت سے قدم پکڑے ہون
پھر مرے بس مین وہ آئین کیونکر

آئنہ سے بھی جو شرماتے ہون
وہ مجھے شکل دکھائین کیونکر

آپ نازک ہین تو ہم ناطاقت
دل سے پھر ہاتھ اوٹھائین کیونکر

دلِ پرسوز کو جلنا روزی
اونکو سینہ سے لگائین کیونکر

نازنین پاؤن ہین کہ جائینگے
مری میت پہ وہ آئین کیونکر

آنکھ لگ جائے تو پھر نیند کہان
کوئی دم آنکھ لگائین کیونکر

سر دشمن ہے اور اونکا زانو
وہ مری خواب مین آئین کیونکر

حسن حوران بہشتی تسلیم
پر تمھین چھوڑ کے جائین کیونکر

وہ کبھی ہمسے کھلے ہین نہ کھلین
دل کی امید بندھائین کیونکر

دردِ دل کون سنے کس سے کہین
اور چھپائین تو چھپائین کیونکر

دل مرا ہاتھ مین لین مشکل ہے
بوجھ بھاری ہے اوٹھائین کیونکر

دیکھکر جلوہ ہوئے ہین خود گم
مہر و مہ یار کو پائین کیونکر

یار دل مانگے ہم انکار کرین
جان سے جان چورائین کیونکر

ق

الفت اور پردہ نشین کی لفت
جان اس غم سے بچائین کیونکر

کس طرح ضبط کرین رونے کو
درد کو دل مین چھپائین کیونکر

نہ کہین تو ہو کلیجہ ٹکڑے
نام لے لے کے پکارین کس کا

کوئی پوچھے تو سُنائین کیونکر
آنکھین رُو رُو کے سوجائین کیونکر

ناز سے جب وہ کہین ہوش مین آ
پھر حسن ہوش مین آئین کیونکر

نگہ قہر ہی ہر لحظہ گرفتارون پر
قتل ہونیکی تمنا ہی یہ اون ہاتون سے
ساقیا جام مے سرخ کا پھر دَور چلے
بڑھ کے نکلے یہ قمر حسن مین تجھسے تو بہ
بلبلو فصل بہاری کا بھروسہ کیا ہی
کردے پامال ہی ظالم کہ یہ جھگڑا تو مٹے
تونے اوس شعلۂ عارض سے لگائی پھر لَو
پوچھنا چھوڑ دیا جب سے مریجان تونے
اہی حسن اُٹھو گھر باندھو چلو صبح ہوئی

دیکھیے کیا غضب آتا ہی گنہگارون پر
خود گلا دوڑ کے ہم رکھتے ہین تلوارون پر
دیکھ وہ کالی گھٹا چھائی ہی گلزارون پر
ایسے سو چاند تصدق ترے رخسارون پر
خاک اُڑ جائیگی دُور و زمین گلزارون پر
ہاتھ رکھتا نہین کوئی ترے بیمارون پر
دلِ پُر سوز لٹاؤن تجھے انگارون پر
مُردنی چھائی ہوئی ہی ترے بیمارون پر
بجھ گئین شمعین وہ جوبن نہ رہا تارون پر

جہان سے اوسے کیا کام جو ہو جان سے دور
ہوئے ہین جب سے ہم اوس دشمن مکان سے دُور
عدو کے ہوتے کرین پاس فرقت عاشق
وہ دستِ شوق کی گستاخیان حال کی شب
بلائین غیر کو مین جاؤن تو وہ فرمائین
ملا ہی آنکھ کے تارے سے وہ مہِ خوبی
تلاش کر دل گمراہ بے نشان ہو کر
یہ پاس اہلِ محبت کیا کہ محفل مین

جو تم سے دور ہی گویا ہی سب جہان سے دور
ہمارے دم پہ بنی ہی تمہاری جان سے دُور
یہ بات ہی مرے نزدیک اونکی شان سے دور
وہ اونکا شرم سے کہنا دبی زبان سے دُور
ہوئی گلی سے مرے در مکان سے دور
غمِ فراق رہے یارب اس قران سے دور
یہی نشان ہی اونکا کہ ہین نشان سے دور
رقیب کا نہ ہوا مونہہ تمہارے کان سے دُور

جو راستباز ہین کجرو سے مین کھٹتے نہین
کہ تیر ملتے ہی ہو جاتے ہین کمان سے دور

عجب نہین جو بلایا ہو جور کرنے کو
جناب دل نہین کچھ میرے مہربان سے دور

مرے نصیب کو گردش مجھے دیئے چکر
پہرا اونکا راہ پہ لانا تھا آسمان سے دور

عدو کی بزم مین وہ بے بلائے جاتے ہین
مرے ہی پاس کا آنا تھا اونکی آن سے دور

خرام ناز کے نزدیک کوئی چیز نہین
جو بات فتنۂ محشر کے ہو گمان سے دور

وہین چلا دل مضطر جہان سُن آیا تھا
اسی مین خیر ہی رہنا مرے مکان سے دور

یہ دل کا حال ہی ظالم تری جدائی مین
کہ جس طرح ہو کوئی اپنے مہربان سے دور

نصیب غیر کھلا دل بھی پاس جان بھی پاس
غریب اہل وفا دل سے دور جان سے دور

غم فراق اور ایسا غم فراق حسن
ہین اونکے دل سے مرا حال اونکی کان سے دور

ردیف زائے معجمہ

کیون نہ ہو جلوۂ دیدار عزیز
جان کسکو نہین اے یار عزیز

کیا یونہین ملتے ہین ملنے والے
دوست اغیار ہین اغیار عزیز

زندگی سے مجھے آنکھین پیاری
پیاری آنکھون سے وہ دیدار عزیز

ہو برے وقت کا ساتھی نہ کوئی
دوست بیفائدہ بیکار عزیز

دوست احباب ہین دشمن اغیار
دشمن اغیار تمھین یار عزیز

حسن کو عشق سے پردہ محبوب
عشق کو حسن کا دیدار عزیز

سخت جانون سے بچائے رہنا
ہے اگر آپ کو تلوار عزیز

مجھے جنت سے وہ کوچہ پیارا
تخت شاہی سے دریار عزیز

رحم کر اب تو مریجان مجھپر
ہین مریجان سے بیزار عزیز

زندگی یہ ہی کہ اونپر مرجائین
زندگی ہی ہمین بیکار عزیز

کوچۂ دوست مین کیون آئی حسن
زندگی ہو جسے اے یار عزیز

ردیف سین مہملہ

تیز کرتا ہی چھری آج نگہبان قفس
ہائے کس نیند پڑے سوتے ہین مرغان قفس

چہچہے کرتے تھے گلزار مین وہ دن تو گئے
اب کہو کیسی گزرتی ہی اسیران قفس

خندۂ گل کے مزے جب اونھین یاد آئے
ہائے کس درد سے روتے ہین اسیران قفس

یونہین کہدینا خدا کے لیے اوس گل سے صبا
تو جو کچھ دیکھ چلی حال اسیران قفس

دیکھو تقدیر دکھاتی ہی تماشے کیا کیا
کوئی شایان چمن ہی کوئی شایان قفس

چھوٹکر باغ سے آئے ہین بچھڑکر گل سے
اب کسے دیکھ کے بہلین گے اسیران قفس

ہمصفیران چمن جی نہین لگتا میرا
یاد آتی ہی مجھے صحبت یاران قفس

اثر نوحۂ بیتاب سے اللہ بچائے
ٹکڑے کرتا ہی جگر نالۂ مرغان قفس

اب مین بہلاؤنگا کس سے دل بیتاب اپنا
چھوڑے کیون جاتے ہو تنہا مجھی یاران قفس

ای صبا لائی جو دو پھول تو کیا ہوتا ہی
چھوڑکر آئے ہین گلزار اسیران قفس

اپنے صدقے مین خدا کے لیے چھوڑ ای صیاد
فصل گل آئی ہی بیچین ہین مرغان قفس

کیون ہمین بھول گئے باغ بسانیوالو
دیکھ تو جاؤ کبھی حال اسیران قفس

رخصت سیر چمن سے کہ پھر آئی ہی بہار
تیرا اللہ نگہبان نگہبان قفس

ہم غریبون کے مقدر مین یونہین لکھا تھا
ہائے کہلائین گے اک روز اسیران قفس

ایکدن وہ تھا کہ ہم کرتے تھے سیر گلزار
ایکدن یہ ہی کہ ہین قیدی زندان قفس

ای حسن فصل بہاری کی ہی آمد شاید
پھر بنانے لگے صیاد جو سامان قفس

ردیف شین منقوطہ

غم الفت تجھے رکھے خدا خوش
خفا ہون دل سے مین دل مجھسے ناخوش

ستاتا ہین بتان خوش ہیں میرا خدا خوش
خوشی اونکی اگر اب بھی ہون ناخوش

جدا ہوتی نہین اک آن کو بھی
کچھ اون آنکھون سے ہے اتنی حیا خوش

شبیہ یار سے مین کہہ رہا ہون
کہو تو تم خفا ہو ہمسے یا خوش

تمھین تو نذر مین ہمنے دیا دل
ہمین بھی تمنے صاحب کچھ کیا خوش

نہ پوچھ احوال او بیدرد ہمسے
بلا سے تیری ہین غمگین یا خوش

خدا خوش رکھے تجھکو جلوۂ یار
کہ تو نے غمزدہ دل کو کیا خوش

وہی میری خوشی جسمین وہ خوش ہون
خدا خوش رکھے وہ اب بھی ہین ناخوش

اوٹھلائے دیتے ہین وہ اپنے در سے
دل بیتاب کیون اب تو رہا خوش

تمھین خوش پاکے مینے کرلیا پیار
خوشی کی بات مین ہوتے ہو ناخوش

خبر لو چل بسا بیمار فرقت
یہان بیٹھے ہوئے ہین آپ کیا خوش

ہمین بے جلوۂ رنگین جانان
نہ آئیگی بہار جانفزا خوش

جو وہ دین حسن کی دولت کا صدقہ
نہ کیون ہو اپنے گھر سے بے گدا خوش

مجھے کیون خوش نہ آئے پھر مرا غم
مرے غم سے ہے میرا دلربا خوش

حسن ہمسے نہ چھوٹیگا وہ کوچہ
کوئی راضی ہو اس مین یا ہو ناخوش

ردیف صاد مہملہ

بیوفاؤن سے نہ کر ای دل شیدا اخلاص
تو نے کمبخت نکالا ہی کہا نکا اخلاص

کس طرح کی یہ عداوت ہی یہ کیسا اخلاص
دوست سے رنج ہی دشمن سے تمھارا اخلاص

حسن دلدار کو آنکھون سے ہمیشہ کا رنج
شوق دیدار کا دل سے ہی پرانا اخلاص

جسقدر مجھکو محبت تمھین اوتنی رنجش
جسقدر تمکو عداوت ہے مجھے اوتنا اخلاص

اپنے مطلب کا زمانہ ہی غرض اپنی غرض
دوستی نام ہی کس چیز کا کیسا اخلاص

جینے دیتی نہین عاشق کو تمھاری الفت
چین لینے نہین دیتا ہی تمھارا اخلاص

چاہنے والون کو یون قتل کیا کرتا ہی
دشمنی کہتے ہین جلاد اسے یا اخلاص

بے طلب جان اونھین دیتے ہین دینے والے
وہ بڑھا لیتے ہین دو روز مین ایسا اخلاص

چھوڑ کر ساتھ مرا پیار نکالا اوسنے
خوب ہی تونے نباہا دل شیدا اخلاص

جان لیجائیگی اک روز تمھاری الفت
داغ دیجائیگا اک روز تمھارا اخلاص

ای حسن کہیے تو کیون چھوڑ دیا وہ کوچہ
سنتے ہین آپ مین اونمین تو بہت اخلاص

ردیف ضاد معجمہ

ہم گدا تیرے ہین فرمانروائی سے غرض
ہی شہ خوبان ترے در کی گدائی سے غرض

تم اسے رندی کہو یا پارسائی زاہدو
یار کے در پر ہی ہمکو جبہ سائی سے غرض

آنکھین جھپکین ہوش جائین کوئی مر جائے مگر
اونکے حسن شوخ کو ہی خودنمائی سے غرض

آشیان اوجڑا خزان آئی قفس مین ہین پر نچے
ہائے اب کسکے لیے رکھین رہائی سے غرض

پھر چلین شاید وہ اپنی بزم مین دین جگہ
ہی دل مایوس قسمت آزمائی سے غرض

دل ہمارا ہمکو دو تم کو اگر ملنا نہین
روز کے جھگڑون سے مطلب ہی لڑائی سے غرض

جان بلب ہو کوئی یا بیدل ہو تمسے مطلب نہین
ہی ادائے دلربا کو دلربائی سے غرض

جان اونکو کیا کہا جینے کے لالے پڑ گئے
ہائے وہ رکھنے لگے اب بیوفائی سے غرض

بٹ رہی ہے بادۂ الفت چلو رندو چلو
حضرتِ زاہد ہی رکھیں پارسائی سے غرض

خاک ڈالو اے سلطنت پر تاج پھینکو خاک پر
کوچۂ جاناں میں ہو جسکو گدائی سے غرض

اے حسن وہ بت ملے تجھسے خدا کا نام لے
یہ نہ نکلے گی تری ساری خدائی سے غرض

ردیف طائے مہملہ

قاصد میں کیا بیان کروں ماجرائے خط
لکھا مرے نصیب کا ہے مدعائے خط

مجھکو اور انکی بزم میں قاصد جگہ ملے
وہ اور دل لگا کے سنیں ماجرائے خط

ق

اس خط کے دیکھتے ہی مرے ہوش اڑ گئے
اے نامہ بر سناؤں میں کیا ماجرائے خط

خط بھی نہ آئے آپکا اور آپ بھی نہ آئیں
وہ ابتدائے خط ہے تو یہ انتہائے خط

اچھا لا جواب حسن خطِ شوق کا
ہے نامہ بر کے ہاتھ میں خنجر بجائے خط

شاید حبیب ونکے مصحفِ عارض پہ آئے خط
تفسیر بنکے ہمکو یہ سورت پڑھائے خط

جلاد سخت جان ہوں میں لیاسا کرو وقتِ قتل
تلواریں تو ہزار لگائے نہ آئے خط

کھل جائیگی رقیب کی الفت ہماری چاہ
وہ دن تو ہو کہ آپ کے عارض پہ آئے خط

مدت کے بعد آج وہ آنے کو لکھتے ہیں
کیونکر نہ اپنی آنکھوں سے عاشق لگائے خط

آتا ہے خالی ہاتھ حسن نامہ بر مرا
قسمت جواب دے تو کہو کون لائے خط

ردیف ظائے معجمہ

جبتک وہ بدزبان نہ ہوئے تھے کیا لحاظ
اب بے لحاظ سنکے تو ہمسے ہوا لحاظ

میں اور دشمنوں کی سنوں لن ترانیاں
کیا جانے کس لحاظ سے میں کر گیا لحاظ

وہ کہتے ہین لون جو مین تمسے تو کیا نہ ہو
بس دور ہی کا پاس ہے اور دور کا لحاظ

کیونکر مین جاؤن در وہ مجھکو بلائین کیا
اونکو عدو کا پاس مجھے بات کا لحاظ

اب تم برا کہو تو ہمین بزم غیر مین
تم سے گئی جو شرم تو ہم سے گیا لحاظ

دشمن کے گھر جبھی تو شب وعدہ تم رہے
میرا بڑا خیال ہے تمکو بڑا لحاظ

ایدل وہ تجھکو موُنھ پہ کہین یون برا بھلا
آنکھونکی شرم بھی نہ رہی جب تو کیا لحاظ

اب بھی تمھین لحاظ نہین شرم چاہیے
بے شرم بے لحاظ سنا اور کیا لحاظ

تیری بھی کسقدر ہے بری زندگی حسن
دنیا کی تجھکو شرم نہ کچھ دین کا لحاظ

ردیف عین مہملہ

اپنی ضیا دکھائے چمک کر ہزار شمع
کیا تاب ہے کہ پائے تمھاری بہار شمع

جلتا ہے اوس کا دل بھی مرے سوز ہجر پر
روتی ہے میرے حال پہ کیا زار زار شمع

بے نور ہے حضور رخ پاک آفتاب
ہے بے فروغ پیش کف پائے یار شمع

کہتی ہے انجمن مین مرے گل کو دیکھکر
ایجان شمع تیری ضیا پر نثار شمع

محروم و نامراد رہین آہ دل سے جلے
اور اونکی بزم ناز مین یون پائے بار شمع

ممکن نہین کہ سامنے اوسکے فروغ پائے
جل جلکر اپنے دل کا نکالے بخار شمع

آئینہ طوطیون مین چکور ون مین ماہتاب
گلشن مین پھول بزم مین ہے روے یار شمع

گر صبح ہوتے اوسکو بڑھادے وہ جان گل
گل ہوکے بلبلون کو کرے بیقرار شمع

پروانے کس طرح سے نہ ہون شمع پر نثار
قربان حسن یار ہے پروانہ وار شمع

وہ دل جو حسن یار سے محروم نور ہے
تاریک گھر ہے جسمین نہین جلوہ بار شمع

جل جلکے خاک ہو وہ حسد سے پرای حسن
پائے جو حسن جلوۂ روئے نگار شمع

ردیف غین معجمہ

پوچھے کوئی ہمارے جگر سے بہائے داغ
سکہ ہے شاہِ عشق کا مہر طلائے داغ

آخر دوا ہے داغ مگر سوز عشق نے
افسوس چھوٹتے ہی ہمین دی دوائے داغ

مہر فلک نے پھیر لیا مونھ کو شرم سے
آئی فروغ پر جو بہارِ ضیائے داغ

کیا لطف پائین تیری محبت کا بوالہوس
داغ آشنائے دل ہے نہ دل آشنائے داغ

جسکو زمانہ بلبل ہندوستان کہے
اب کون ہے حسن شعرا مین سوائے داغ

بے درد کو جھلک بھی نہ اپنی دکھائے داغ
جس دل مین درد ہو اوسے اپنا بنائے داغ

دل تم سے ملکے سوز جدائی سے کیون جلے
کیون اپنے اچھے خاصے جگر کو لگائے داغ

ہے کوئی جو تمھاری محبت مین یون جلے
ہے کوئی جو ہماری طرح سے اوٹھائے داغ

ہنس ہنس کے تم جو کرتے ہو وعدہ وصال کا
اس وعدہ نے ضرور جگر کے مٹائے داغ

پہنچے اگر عروج تجلی سوز عشق
قندیلِ عرش پر بھی حسن فخر پائے داغ

ردیف فا

اوس رخ پہ گیسوئے رسا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف
ہے گردِ مہ کالی گھٹا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

وہ ہمسے کچھ کھنچنے لگے ہم اونسے کچھ رکنے لگے
غمازِ ظالم کہہ گیا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

ہے کسکے آنیکی خبر چمکا ہے بختِ رہگذر
ہین جمع لاکھون مبتلا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

ہنگامۂ حسن و عشق کا ہم تم اگر کردین بپا
ہو جائے مخلوقِ خدا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

دشمن لڑائین پی پی ہم یون رہین محروم مے
اے ساقیِ رنگین ادا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

اللہ دلکو کیا ہوا یا رب جگر کیون دکھ گیا
ہے پہلوؤن مین درد سا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

وہ نازنین ہین سخت جان تیغ و گلو کا امتحان
احباب مصروف دعا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

دشمن نے جو اوسنے جھڑی قاصد نے وہ ہمسے کہی
ہی بدگمانی کا مزا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

ملتا جو آہو نکو اثر رہتا نہ دشمن ہی کے گھر
ہوتا خیال دلربا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

وہ آستین اوٹلٹے ہوئے ہاتو ہین تلوارین لیے
کشتے پڑے ہین جا بجا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

جب ابتدا تھی عشق کی تھا دلکو میرا دھیان بھی
آتا رہا جاتا رہا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

سلطان خوبان آئیگا ہر راہ مین میلا لگا
کاسہ لیے لاکھون گدا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

محبوب جان زار بھی پیارا احسن دلدار بھی
دل آجکل ہی آپکا کچھ اسطرف کچھ اوسطرف

ردیف قاف

آنکھین جب چھوٹین تو دیکھا جلوہ زیبائے عشق
کوڑیون کے مول ہمکو مل گیا سودائے عشق

یار کا جلوہ اگر دیر و حرم مین دیکھتا
خاک اوڑاتا جنگلو نمین کسلیے رسوائے عشق

جو ہوا بدنام الفت نام نیک اوس کا رہا
اوسکی عزت ہوگئی جو بن گیا رسوائے عشق

پر تو داغ محبت کی تجلی دل مین ہو
شمع لیلی دل ہو یارب جلوہ لیلائے عشق

پھر بہار آئی بڑھے جوش جنون کے ولولے
پھر نئے سر سے ہوا پیدا مجھے سودائے عشق

خون ہو جائے وہ کمبخت آنکھ جو پر نم نہ ہو
خاک ہو جائے وہ دل جسمین نہو سودائے عشق

شور محشر کیا سنے صور قیامت کیا سنے
شور افگن جسکے کانو نمین ہے غوغائے عشق

دونون عالم سے مجھے کھو کر ملا ہی آج تو
مرحبا صد مرحبا اے جلوہ زیبائے عشق

چاہ اوس بحر لطافت کی ہی دلمین موجزن
ایک کوزے مین لیے بیٹھے ہین ہم دریائے عشق

سوز غم کے دلجلون دل سوختونکے دل کباب
بیگناہون کا لہو ہی بادہ مینائے عشق

بزم محشر مین بھی پیا ہو بے ترے بے رونق نہین
انجمن آرا ہوا اب ہی انجمن آرائے عشق

داغِ دل مرجھا گئے زخموں کے گل کھلا گئے
کوئی جلوہ اسطرف بھی ای چمن آرائے عشق

بزم جاناں میں ہوئی ذلت تو کیا شکوہ حسن
آبرو سے کچھ غرض رکھتا نہیں سودائے عشق

ردیف کاف

جب ہمیں پہنچے نہ کوئے یار تک
خاک کیا جائے در دلدار تک

موت بھی کیا جانے کچھ بیمار ہے
کیوں نہیں آتی ترے بیمار تک

ہو جو وہ بے پردہ روشن ہوں ابھی
دل تو دل دل کے چھپے اسرار تک

جان بلب ہوں یا شکستہ ناتوان
کوئی پہنچا دے در دلدار تک

حشر سے پہلے ہوا ہو حشر میں
اور جیتے ہیں ترے دیدار تک

پر شکستوں ناتوانوں کی خبر
اوڑتے اوڑتے جائیگا گلزار تک

دلجلوں دلسوختوں کا سوز دل
پھونک دیگا آہ آتشبار تک

یار تجھکو رحم کس دن آئیگا
اب ترس کھانے لگے اغیار تک

تلخکامیِ مریض ہجر آہ
بدمزہ ہے لذت آزار تک

یاد رکھ ظالم کہ ہے قدر ستم
میرے دل تک میری جان زار تک

ہم ہیں وہ برگشتہ قسمت قاتلو
تم تو کیا مونھ پھیر لے تلوار تک

ہم تو مجنوں ہیں اگر دیکھیں وہ حسن
ہوش کھو دیں عاقل و ہشیار تک

خاک ہے ہمسے نامرادوں کی حسن
خاک پہنچے دامنِ دلدار تک

ردیف لام

کہنے کو کہلو کہ میرا ہی وہ قاتل قاتل
سچ اگر پوچھتے ہو تو ہی یہی دل قاتل

لے خبر جلد چلا اب ترا بسمل قاتل
دو گھڑی سے اُسکے جاتا ہی یہ قاتل قاتل

واہ وا ہی نگہ یاس ترا کیا کہنا
آج جلاد ہی بسمل تو ہی بسمل قاتل

کیون بگڑتا ہی نہ بیٹھین گے چلے جائینگے
رہے آباد ہمیشہ تری محفل قاتل

کشتۂ ناز اس انداز سے پھڑکا تڑپا
قتل کرتے ہی ہوا آپ بھی بسمل قاتل

خونِ بسمل وسے دیجائے حنا کا دھوکا
میرے اللہ شہیدونمین ہو داخل قاتل

آستین اُولٹے ہوئے ہاتھ مین تلوار لیے
آج خونریزی بسمل پہ ہی مائل قاتل

شربت دید کے پیاسونکی یونہین پیاس بجھے
لا پلا دے مجھے جامِ سمِ قاتل قاتل

شربتِ وصل تو بیمارون کو ملنے سے رہا
کاسۂ زہر کے بھی کیا نہین قابل قاتل

ق
ہی گرفتار عجب کشمکش ہجر مین جان
کر دے آسان خدارا مری مشکل قاتل

یا لگا دے کوئی وہ ہاتھ کہ جھگڑا کٹجائے
یا ابھی کھولکر آغوش گلے مل قاتل

جانفزائی ہی ہر انداز سے اوسکے پیدا
ای حسن پہ ہی یہ بے مہری قاتل قاتل

زہر ہی سے مین کرون چارۂ بیماریِ دل
لاؤن اب اونکو کہان سے پئے غمخواریِ دل

نہ کوئی چارۂ دل ہی نہ خبرداریِ دل
ہائے بیماریِ دل وائے گرفتاریِ دل

دل لگا کر نہ سُنی تمنے کبھی زاریِ دل
عاقبت جان کو بھی ہو گئی بیماریِ دل

کسسے مطلب ہی سُنے کون ہماری فریاد
ہان مگر خود ہی کہین خود ہی سُنین زاریِ دل

ناصحا سچ ہی نہین دل کا پھنسانا اچھا
اور جو بھاتی ہو ہمین طرز گرفتاریِ دل

بے حجابانہ چلے آئیے پردہ کیسا
یا مین بیمارِ غمِ ہجر ہون یا زاریِ دل

بیکسی میری عیان حالِ دلِ زار سے ہی
ٹپکی پڑتی ہی مری شکل سے ناچاریِ دل

عشق اور عشقِ بتان ہائے مصیبت میری
درد اور دردِ فراق آہ گرفتاریِ دل

شوقِ دیدار سے کھنچ آئی ہی جان آنکھوں مین
تم جو آجاؤ تو آسان ہو دشواریِ دل

میری قسمت یہ کہان تھی کہ دہرین اپنے ہاتھ
آ کلیجہ سے لگالون تجھے بیماریِ دل

ای دلِ آزار تجھے خاک کہون مین دلدار
جان جانے پہ بھی کی تونے نہ دلداریِ دل

مل گئے خاک مین سب چاہ کے دعوے افسوس
بیوفاؤن نے نہ کی قدر وفاداریِ دل

اپنی صورت تو حسن دیکھیے آئینہ مین
کوئی چھپتی ہی چھپائے سے یہ بیماریِ دل

لباس رکھین گے ثابت کبھی بھو لکے پھول
ہوئے ہین وحشیِ الفت ہمارے پھول کے پھول

قدم سے اونکے لگی پھرتی ہی بہار چمن
نہ کیون ہون نقشِ کفِ پائے مرسول کے پھول

دکھائیگی یہ گرانبارئیِ الم تاثیر
کہ تجھسے اوٹھ نہ سکینگے ترے ملول کے پھول

گلے مین ہار پہنتا ہی جب مرا گلرو
نہال ہوئے ہین کیا کیا خوشی مین گل کے پھول

دلِ فسردہ کو کیون خار دیتے ہین کہدو
نہ کھل کھلا کے ہنسین تربتِ ملول کے پھول

ہمین فروغ کواکب سے ہو گیا روشن
چمک رہے ہین یہ فیلِ فلک کی جھول کے پھول

خیال مین تری پوشاک زعفرانی ہی
رلا رہے ہین مجھے دشت مین ببول کے پھول

چمکتے گال ترے اونمین لطف رنگینی
یہ آئینے کے ہین آبگینے اور پھول کے پھول

خدا اوڑا دے زمانہ سے تجھکو ای صرصر
کہ تو نے سمجھے سزاوار خاک دھول کے پھول

یہ راہ گیرون کو رستہ بھلائے دیتا ہی
تمہارے ہار مین ہین کیا چراغ غول کے پھول

نسیم چلتی ہی آیا ہی جھوم جھوم کر ابر
بہار گاتے ہین شاخون پہ جھول جھول کے پھول

بساطِ دہر کی نیرنگیان بہار پہ ہین
شمار ہو نہ سکین دسکے عرض و طول کے پھول

تمہاری یاد مین دنیا سے جو اوداس گئے
چڑھائے اونکی لحد پر نہ تمنے بھول کے پھول

ہمارا نخل تمنا بھی بید مجنون ہی
کہ پھل تو پھل نہ کبھی آئے اوسمین بھول کے پھول

جو تیری مست نگاہی کا ہی یہی عالم
تو آجکل مین اوٹھاتے ہین مَے ببول کے پھول

قریب دور خزان آچکا ہی یاد رہے
ندای ہزار بہار چمن پہ بھول کے پھول

عیان ہی عترت اطہر سے رنگ و بوئے نبی
فروغ کی ہین یہ شاخین تو ہین اصول کے پھول

یہ باغیون نے دیے داغ کربلا مین حسین
کہ جنکے خاک کیے گلشن بتول کے پھول

ردیف میم

ہاتھ دھو بیٹھے جب اپنے سر سے ہم
پھر نہین ڈرتے کسی خنجر سے ہم

کیون جگر تھامے پھرین سے مضطر ہم
کیون چلے جائین تمھارے در سے ہم

غیر کی باتون کو سن کر پی گئے
چپ رہے کیا جانیے کس ڈر سے ہم

خود پریشان یار رسوا غیر خوش
باز آئے اس دل مضطر سے ہم

ہاتھ آئی دولت وصل صنم
خوش بہت ہین آج اپنے گھر سے ہم

ہوش پر سودائے وصل بت ہی آج
پھوڑتے پھرتے ہین سر پتھر سے ہم

آئے تھے کیا جانے کیا حسرت لیے
پھر چلے محروم تیرے در سے ہم

سخت جانی کا برا ہو اے خدا
منفعل ہین یار کے خنجر سے ہم

شیخ کو جن باتون کی ہی آرزو
سنتے ہین وہ سب لب ساغر سے ہم

نقش پا سے شرط بد کر بیٹھے ہین
مٹ کر اوٹھین گے تمھارے در سے ہم

دو قدم چلنے کی ایذا ہی سہی
زندہ ہو جائینگے اک ٹھوکر سے ہم

گر یہی ہی شور فریاد و فغان
تو نکالے جائینگے محشر سے ہم

بیخودی پوچھے جو کوئی کیا کہین
کس رستے پر چلے ہین گھر سے ہم

تو مئے دیدار کا وعدہ تو کر
پیاسے اوٹھتے ہین ابھی کوثر سے ہم

ایک جان بے حقیقت کے لیے
دم چرائین کیا ترے خنجر سے ہم

ہائے جسپر تھا پڑا رہنا ہمین — ہائے اتنی دور ہین اوس در سے ہم
ای محبت تیرے صدقے جائیے — ہے دل ناخوش دل مضطر سے ہم
آہ کیسی بیکسی کا وقت ہے — جان بلب اور دور تیرے در سے ہم

جب تو آئے درس گاہِ عشق مین
ای حسن فاضل تھے اپنے گھر سے ہم

راز دل لاتے ہین زبان تک ہم — دکھ بھرین ای خدا کہانتک ہم
آہ وہ حال جس کو ڈر سے ترے — لا بھی سکتے نہ ہون زبان تک ہم
اور وہ ہمسے کھنچتے جاتے ہین — منتین کرتے ہین جہانتک ہم
نہ اوٹھا فتنہ گر کہ گر پڑ کر — آئے ہین تیرے آستان تک ہم
دیکھکر حسنِ یار کہتے ہین — دل کو سمجھائین گے کہانتک ہم
نہ اوڑا باغبان کہ گلشن مین — اور ہین آمدِ خزان تک ہم
اونکے کوچہ مین رہتے ہین مہمان — دور باشِ نگاہبان تک ہم
نہ صدائے جرس نہ نقش قدم — خاک پہنچین گے کاروان تک ہم
آپ کے لطف نے تو قہر کیا — خوب سمجھے جور آسمان تک ہم
آسمان تک گیا ہی سیل سرشک — دل کو رویا کرین کہانتک ہم
بیخودی مین ترا پتا پایا — گم کے پہنچے ترے نشان تک ہم
اونکا آنا بھی اب نہین منظور — جان سے تنگ ہین یہانتک ہم

تیرا پیغام بھی سنا دین گے
ای حسن پہنچین تو وہانتک ہم

ردیف نون

وہ کرم کرتے ہین ہمپر جو ستم کرتے ہین
پر ستم کرتے ہین غیرون پہ کرم کرتے ہین

ستم و جور وہ عشاق پہ کم کرتے ہین
اب تو مدت مین غریبون پہ کرم کرتے ہین

نامہ بر اوسنے جو تو لائے جواب نامہ
شرط کچھ بدتے ہین ہم ہاتھ قلم کرتے ہین

چشم بد دور عجب آنکھ ہی ماشاء اللہ
سجدے جھک جھک کے غزالان حرم کرتے ہین

حسرت دید ہی جو کمبخت اونھین یاد نہ آئے
مین تو مرتا ہون اگر جور وہ کم کرتے ہین

اونکو ڈر ہی کہ یہ محشر مین نہ ہو دامنگیر
ذبح سے پہلے وہ ہاتون کو قلم کرتے ہین

کیا اجل غیر نہین ہی شب غم تو بھی
رات بھر صبر تری جان کو ہم کرتے ہین

سامنے داور محشر کے دکھا دینگے تجھے
مرنیوالے بھی مری جان ستم کرتے ہین

بات لکھنے کو دم نزع یہ مین کہتا ہون
دیکھون کیا کیا مرے مرنیکا وہ غم کرتے ہین

شب فرقت دل بیمار جو دکھ جاتا ہی
لیکے ہم نام ترا سینہ پہ دم کرتے ہین

حال اب ہی یہ حسن کا کہ بقول استاد
رات بھر ہائے صنم ہائے صنم کرتے ہین

ایک عندلیب کیا ہی مین کہدون ہزار مین
بس ایک تو ہی پھول ہی ساری بہار مین

اٹکی رہیگی روح جو لیجائے بار مین
جلتا رہیگا کشتۂ فرقت مزار مین

اب وہ نگاہ ناز کی آنکھین ہی وہ نہین
اے یاس چین کر تو دل بیقرار مین

حسن اونکا جوش پر ہی یہان عشق زور پر
وہ اختیار مین ہین نہ ہم اختیار مین

دلمین ہی جلوہ گر لب جان بخش کا خیال
آئے ہین زندگی کو لیے ہم مزار مین

پہلے تو ضبط عشق پہ قابو نصیب تھا
مجبوریان بھی اب تو نہین اختیار مین

وہ حسن ہی کہ قبضہ کرے دو جہان پر
وہ عشق ہی کہ کچھ نہ رہے اختیار مین

دیکھون بہار رابطۂ حسن و عشق کی
پڑ جائیگی میری جان جو تصویر یار مین

ہمکو تو جھوٹے وعدے جگائینگے ساری رات
سونا رہے نصیب شب انتظار مین

مجبور ہو کے کوئی جیا بھی تو کیا جیا
پہر کیا کرون کہ موت نہین اختیار مین

پہلے موت مجھکو مار گیا جانِ جان مرا
بیجان جی رہا ہون غمِ ہجر یار مین

اوس فتنہ گر کے بس سے نکلنے کی ہو امید
طاقت اب اتنی بھی تو نہین جانِ زار مین

جس نازنین کو ناز نہ چلنے دے دو قدم
وہ کس طرح سے آئے مرے اختیار مین

دلمین خیال عارض پُر نور یار ہی
ہم شمع لیکر آئے ہین اپنے مزار مین

عکس جمال عارض رنگین و پُر عرق
آئینہ کو بسائیگا عطر بہار مین

جائے نہ بعد دفن ترے دیکھنے کی آس
آئے نہ موت مجھکو مریجان مزار مین

اے غنچہ لب کہانسے وہ لائے مثال لب
کلیان ہون لاکھ دامنِ ابر بہار مین

زاہد اگر حلال ہی فردوس مین شراب
پھر کیا گناہ ہی جو پئین بزم یار مین

تجھسے گلے ملے تو مہک اتنی بڑہ گئی
ہین ہار جیت مین گل فردوس ہار مین

وہ مر گئے جو زندہ و ہاتے پھرے حسن
وہ جی گئے جو دفن ہوئے کوئے یار مین

ہر سخن مین وہ سحر کرتے ہین
مُردے جیتے ہین زندے مرتے ہین

ہی ستمگر کی بات بات مین چھیڑ
مجھسے کہتا ہی تمپہ مرتے ہین

دیکھکر مجھکو بولے دشمن سے
ایک دلبر پہ یہ بھی مرتے ہین

تیغ جلاد مشکل آسان کر
دم ترا مدتون سے بھرتے ہین

جو جوابِ سلام اوس سے دلائے
ہم اوسے سو سلام کرتے ہین

ہی تری چال مین مسیحائی
مٹکے نقش زمین ابھرتے ہین

خانۂ دل کی دیکھیے قسمت
اوسنکے تیرِ نظر اوترتے ہین

میرے صبر و سکون سے وقت ذبح
ہوش جلاد کے بکھرتے ہین

حضرتِ دل وہی ہی دشمنِ جان
آپ جس بُت کو پیار کرتے ہین

میری الفت کا حال سنکے کہا
جنکی موت آتی ہے وہ مرتے ہین

دیکھیے فتنہ کیا اوٹھائے چرخ
اونکے کوچہ مین پاؤن دھرتے ہین

خوش ہے اونکے بناؤ پر کیون دل
کچھ وہ تیرے لیے سنورتے ہین

ق

حال میرا سُنا جو قاصد سے
بولے وہ جی سے کیون گزرتے ہین

کیا کسی ماہوش پہ دل آیا
کیون گریبان چاک کرتے ہین

موت سے جنکو ڈر نہین لگتا
کب خدا سے وہ لوگ ڈرتے ہین

ہمین کس طرح سے یقین آئے
کہ ہمارا ہی دم وہ بھرتے ہین

جنکی تقدیر مین بگڑنا ہے
کب سنوارے سے وہ سنورتے ہین

کوئی معشوق ناز کرتا ہے
تو اوسے لاکھ عیب دھرتے ہین

بھولے کہلاتے ہین مگر عاشق
پر فرشتون کے بھی کترتے ہین

اونکے فقرون مین ہم نہ آئینگے
ہمنے ایسے ہزارون کرتے ہین

اس ڈراوے سے ہے غرض اتنی
یا ملو ہم سے ورنہ مرتے ہین

ق

جب سر راہ ملتے ہین مجھکو
یہ رقیبون سے ذکر کرتے ہین

جانتے ہو انھین یہی ہین حسن
یہ مرے دشمنو نپہ مرتے ہین

ہوسکے ہمسے خفا وہ ایک ہی فریاد مین
حسرتین کیا کیا بھری تھین خاطر ناشاد مین

اشک آنکھون مین کلیجہ ٹکڑے دل بے اختیار
ہمنے کیا کیا لطف پائے ہین تمھاری یاد مین

کب سے ہے تھے تفتہ دل اوس گل کی پابند قفس
آگ لگجائے الٰہی خانۂ صیاد مین

منع کرتا ہے تری نازک مزاجی کا خیال
ورنہ ہے تاثیر آفت کی مری فریاد مین

دولت و نعمت کی خواہش ہم فقیرونکو نہین
اے خدا تاثیر بھر دے کاسۂ فریاد مین

ظلم اوٹھانے پر بھی آتے ہین ترے کوچہ مین ہم
کچھ تو لذت پائی ہے ظالم تری بیداد مین

لپکے دل کیسلیے پھر میرے پہلو پر نظر	ادھر اکیا ہی ہمارے خانۂ برباد مین
تو خدا کے واسطے اپنا بنا لو اب مجھے	دو نون عالم چھوڑ بیٹھا مین تمھاری یاد مین
پھیر بیٹھا مونھ جو میری سخت جانی دیکھکر	آگئی اونکی ادا کچھ خنجرِ فولاد مین

حضرتِ استاد کے دیکھین قدم چلکر حسن
گر خدا پہنچا دے ہمکو مصطفےٰ آباد مین

مزے ہزارون اوٹھا چکے ہین وصال کے لطف پا چکے ہین
گلے سے اونکو لگا چکے ہین لگی ہم اپنی بجھا چکے ہین

گئی ہی کیون عقل تیری اے دل بیان نہ کر اون سے شوق کامل
دعاؤن پر تو وہ مجھکو غافل ہزارون باتین سنا چکے ہین

وہ صورتِ ناز ہین دکھاتے مراد ہم اپنے دل کی پاتے
وہ کاش پھر خاک مین ملاتے ابھی جو ہمکو ملا چکے ہین

رہے سہے تھے کچھ روز زیست کے جو مین بچ رہا زندہ ہمنشینو
وہ اپنی دانست مین تو مجھکو مٹا چکے ہین گما چکے ہین

ہزار محشر بپا ہون اونپر نہ جائین اوٹھکر کہین وہ دم بھر
جو دونون عالم کو چھوڑ کر گھر تری گلی مین بنا چکے ہین

سنائین ایسی مجھے برا بر کہ آگ لگ اوٹھے دل کے اندر
وہ صورتِ شمع مجھکو شب بھر رولا چکے ہین جلا چکے ہین

نہ ٹپکے صورت سے کس طرح غم رہین نہ کیون اپنی آنکھین پرنم
کسی نگاہِ شریر کی ہم کلیجہ پر چوٹ کھا چکے ہین

مراد دل وہ نہ پائین کیونکر ملے نہ کیون اونکو وصل دلبر
جو راہِ الفت مین کھا کے ٹھوکر نصیب اپنے جگا چکے ہین

گیا یہ پھر اونکے پاس دیکھو کٹی ہی مست اسکی کیسی یارو
سُنا ہی ہمنے کہ کل حسن کو وہ اپنے در سے اوٹھا چکے ہین

دیوانے ہین جو اپنے دل زار کو ڈھونڈین　　دل جس نے چرایا اوسی دلدار کو ڈھونڈین
مٹجائین جو ہم تیرے سوا اور کو چاہین　　گم جائین اگر اور طرحدار کو ڈھونڈین
بتخانہ و کعبہ مین پتا اوس کا نہ پایا　　اب جائین کدھر آہ کہان یار کو ڈھونڈین
کیون کنج قناعت مین بسر کرتے ہو زاہد　　اوٹھو کسی معشوقِ طرحدار کو ڈھونڈین
افسوس کہ وہ جلوہ کرین دل مین ہمارے　　ہم آئنہ مین عکسِ رُخِ یار کو ڈھونڈین
جو دیکھ چکے یار کے کوچہ کی بہارین　　فردوس کو چاہین نہ وہ گلزار کو ڈھونڈین
زاہد سے کہو اوسکو تنفر ہی خودی سے　　گم جائین دو عالم سے پھر اوس یار کو ڈھونڈین
دنیا مین پیا چاہین جو زاہد مئے کوثر　　مسجد سے اوٹھین خانۂ خمار کو ڈھونڈین

پھر کوچۂ دلدار کی ہم خاک کرین جمع
پھر آؤ حسن اپنے دل زار کو ڈھونڈین

وہ تو نظر اوٹھا کر ادھر دیکھتا نہین　　کیونکر کہون کہ درد مرا لا دوا نہین
وہ تم کہ جان لیکے بھی کرتے وفا نہین　　یہ ہم کہ پھر بھی شکوہ نہین کچھ گلا نہین
مٹجاؤن مین اگر تجھے مجھ سے نہ رنج ہو　　مرجائے غیر گر مین ترا مبتلا نہین
گھل گھل کے جسکے ہجر مین ہم ہوگئے تمام　　افسوس وہ کہے کہ مین پہچانتا نہین
ہین آپ اگر مسیح تو اورون کے واسطے　　میرے تو درد دل کی بھی ہوتی دوا نہین
وہ حال جسپہ غیر کے آنسو نکل پڑے　　تمنے تو کان دھر کے ذرا بھی سُنا نہین
دشمن عزیز بخت عدو چرخ برخلاف　　اوٹھکر مین تیرے در سے کہین کا رہا نہین
ساقی بھی ہی عدو بھی ہی مطرب بھی مے بھی ہی　　اک تیری انجمن مین ہماری ہی جا نہین
افسانۂ درازیِ شبہائے غم نہ پوچھ　　اب طول روز حشر سے کچھ ڈر رہا نہین

وہ کون ہو وہ مین ہی تو خانہ بدوش ہون
جس نامراد کی تری محفل مین جا نہین

وہ غیر جسپہ لطف و کرم بے شمار ہین
وہ مین کہ جسپہ جور کی کچھ انتہا نہین

اے دل خدا کے واسطے بچ ان بتون سے تو
یہ عالم آشنا ہین مگر آشنا نہین

سب دل لگی تھی دم سے دل بیقرار کے
اب لطف نالہائے شب غم رہا نہین

تن تن کر آپ دیکھتے ہین مجھکو کس لیے
بندہ حسن نہین ہی کوئی آئنہ نہین

کیون جان سے بیزار ہون کیون دل سے خفا ہون
دیوانہ ہون جو تمسے جفا دوست کو چاہون

یہ کیون کہون اغیار برے ہین مین بھلا ہون
سودا تو نہین مجھکو جو مین دنسے برا ہون

شکوہ نہ ہو نالون سے جو آپ بنے قیامت
ارمان بھرا ہین تری محفل سے اٹھا ہون

مدت کی محبت ہین مصیبت مین قلق ہین
یہ نام نکالا ہی کہ بدنام ہوا ہون

مشہور ہی جو دوستکا ہی دوست وہ ہی دوست
جی مین ہی کہ مین اب کسی دشمن ہی کو چاہون

ہین لائق تعزیر خطاوار محبت
سچ کہتے ہین دشمن مین سزاوار سزا ہون

اے آہ شب غم تجھے غیرت نہین آتی
مرجانیکی جا ہی کہ مین مشتاق قضا ہون

کیون ہوتی ہی دشمن کی ثنا سامنے میرے
کیا تیری یہ مرضی ہی کہ مین غیر کو چاہون

کچھ منزلت و قدر نہین میری کسی پر
عشاق مین دل شہر حسینان مین فنا ہون

دیکھے تو کوئی عشق سے یہ حسن کی شوخی
ہین وہ مہ عید اور مین انگشت نما ہون

کہتا ہی یہ نقش قدم یار کا مجھ سے
چل غیر کے گھر تک مین ترا راہنما ہون

اے گردش افلاک کبھی یون بھی تو ٹھہرے
قربان ہون وہ مجھپہ مین اونپہ فدا ہون

وہ دیکھنے والے ہین حسن بگڑی بنی کے
بندہ مین انھین کا ہون برا ہون کہ بھلا ہون

اے خدا تقدیر نے پھر اوسے سنوائی نہین
اب ترے در کے سوا عالم مین سنوائی نہین

سیکڑون ارمان ہین کچھ فکر تنہائی نہین
یاد جانان مین یہان کب محفل آرائی نہین

باتون باتون مین ہم اونکو لا چکے تھے راہ پر
تیری جلدی سے نے دل بیتاب شنوائی نہین

پھر کہو بیمار فرقت کس سہارے سے جیے
تم معالج تمکو فکر چارہ فرمائی نہین

ہی تمہارے قول پر حجت جمال دلفریب
سچ کہا تمنے کہ مین مشتاق وشیدائی نہین

آہین کس اومید پر اے دل یہ نالے کس لیے
کہہ چکے ہم تیری اوس محفل مین شنوائی نہین

دست وحشت چاک کرنا جیب و دامان سے چکر
کیا مری رسوائیون مین اونکی رسوائی نہین

رشک اون آنکھون سے ہی جنکو میسر ہی جمال
حسرت اوس پر ہی جو تیرا تمنائی نہین

کیا وہ در جس تک غریبونکی پہنچ ہونے نہ پائے
کیا وہ کوچہ بیکسونکی جس مین شنوائی نہین

آنکھین پائی ہین وہ آنکھین جو ترین و نیستی خوش
دل ملا وہ دل جسے تاب شکیبائی نہین

ہر طرف تا حد نظر تک عالم گلزار ہی
اور ابھی پردے سے باہر حسن یکتائی نہین

پھر اجل پھڑکا کے دم لینے سے کیا حاصل تجھے
جب وہ قاتل رقص بسمل کا تماشائی نہین

جان عالم کیا ہی تیری چاہ تیری آرزو
کس طرح جیتا ہی جو تیرا تمنائی نہین

جان لینی ہو تو حاضر ہی مگر یہ جان لو
جانستانی لائق شان مسیحائی نہین

پردہ اوٹھتے ہی گرے غش کھا کے مشتاقان دید
کیا تماشا ہی کہ اب کوئی تماشائی نہین

جان سے جاتا ہی عاشق تجھکو سوجھا ہی سنگار
اے تغافل کیش یہ وقت خود آرائی نہین

بزم محشر شکوہ درد جدائی اور حسن
کیا یہ تیری انجمن ہی جسمین شنوائی نہین

بھلا ہو سخت جانی کا کہ اس نسبت سے قابل ہون
ترا دل جان ہی میری مرے جان مین ترا دل ہون

ابھی تو جان بلب ہون ہم وہ دل ہون نیم بسمل ہون
ترے کشتون مین شامل ہون تو مین ندون مین داخل ہون

تمھین پہلی نظر مین دیکھ کے دل مسرور و خوشدل ہون
ترس کھانا کہ انجام محبت سے مین غافل ہون

نہ مین تلوار کا گھائل نہ مین خنجر سے بسمل ہون
شہید ناز قاتل کشتہ انداز قاتل ہون

گناہِ عشق پر کیونکر مین اوس محفل مین شامل ہون
خطا ایسی پھر ایدل آرزو جنت مین داخل ہون

جفا کار و کلیجہ نوچ لیتے ہین مرے نالے
مین اک حسرت بھرے سینہ مین اک ٹوٹا ہوا دل ہون

مرا دل لیکے کہتے ہو ذرا تو دل مین شرماؤ
ذرا تو دلمین شرماؤ مین کسکے دلمین قائل ہون

نرالے ڈھنگ ہین اونکی اداؤن کے مرے دل کے
وہ بے تلوار قاتل ہین تو مین بے زخم بسمل ہون

مجھے حبِّ وطن کھینچے لیے جاتی ہی پھر گھر کو
مدد اے خضرِ دشتِ بیکسی گم کردہ منزل ہون

جفائین تمکو آتی ہین وفائین مجھکو آتی ہین
تم اپنے فن مین کامل ہو مین اپنے فن مین کامل ہون

تمھین رنجش سہی مین وہ نہین جو دوستی چھوڑون
تغافل تم کرو مین وہ نہین جو تمسے غافل ہون

سُنا ہی آج مقتل مین وہ قتل عام کرتے ہین
الٰہ العالمین کیا مین بھی اس نعمت کے قابل ہون

تجلی اونکی جس ذرہ پہ ہو جاتی ہی کہتا ہی
فروغِ مہر ہون چشم و چراغِ ماہِ کامل ہون

بھُلا دیتا ہی تاجِ خسروی کاسہ گدائی کا
مجھے جب یہ خیال آتا ہی کسکے در کا سائل ہون

اوٹھا پردہ تو یہ اولجھن ہوئی دیدار کی مانع
ادائین سیکڑون ہین ایک دل کس کس کا مائل ہون

یہ مجبوری تو دیکھو جس ستمگر نے ستایا ہی
اوسی ظالم سے دادِ جورِ فرقت کا مین سائل ہون

کہے دیتے ہین حسن و عشق جو کچھ ہونیوالا ہی
وہ ظالم ہین مین فریادی وہ قاتل ہین مین بسمل ہون

کچھ ایسی آفتون کا سامنا ہوتا ہی فرقت مین
پکارا اوٹھتا ہی دل مین بھی عجب کمبخت کا دل ہون

جدائی بیکسی دل ٹکڑے ٹکڑے جان آنکھون مین
ترے نزدیک کیا مین اب بھی کچھ جینیکے قابل ہون

یہ حسن و عشق کی باتین ہین انکو کوئی کیا سمجھے
وہ جتنا مجھسے کھنچتے ہین مین اوتنا اونپہ مائل ہون

تجھے دل دیدیا ہی اس سے بڑھکر کیا خطا ہوگی
ستائے جا ستمگر مین ستانے ہی کے قابل ہون

خدا جانے اونھین کیا ہو گیا ہی کیون وہ قاتل ہین
خدا جانے مجھے کیا ہو گیا ہی کیون مین بسمل ہون

خیالِ ماسوا گم ہی ہجوم آہ و نالہ سے
مین محفل مین ہون تنہائی مین محفل ہون

خدا جانے خودی مجھکو حسن ترسائیگی کبتک
نگاہ شوق و حسن یار مین مین آپ حائل ہون

بہارین سی بہارین ہین کہ گل چاک گریبان ہین
گلستان کے مزے ہمکو میسر ہین بیابانمین

اداکی شوخیان بیتاب ہونگے رنگ مین دوبین
یہ کس نے بھیجدی تصویر اپنی بزم خوبانمین

ہمارے ہاتھ مین ہوگا گریبان دستِ وحشت کا
اگر اک تار بھی باقی رہیگا جیب و دامانمین

جنونِ عشق مین جو دھجیان ہوکر نہ اوڑ جائے
وہ کس دامن مین دامن وہ گریبان کس گریبانمین

پیا ہی آب خنجر روز تازے زخم کھائے ہین
خدا رکھے نہایت چین پائی کوئے جانانمین

ہمارے زخم للچائی ہوئی آنکھون سے تکتے ہین
خدا جانے انھین میٹھا ہی کیا ایسا نمکدانمین

جو دشمن کو کرے خوش وہ نظر جب اسطرف آئے
جگر مین تیر ناوک دل مین ہو نشتر رگ جانمین

نہ کیون ہو شمع پروانہ نہ کیون ہو گل تر ابلبل
نہ ایسی شمع محفل مین نہ ایسا گل گلستانمین

گئے سب خوشنوا زندانی دام و قفس ہوکر
بہار سبزہ پا اچھی گھڑی آئی گلستانمین

نہ رکھا فرق تسخیر خرام ناز دلکش نے
تمھارے نقش پا مین خاتمِ دستِ سلیمانمین

صفائے حسن ہی محرومیِ دیدار کی باعث
نظر آتی ہی اپنی شکل ہمکو روئے جانانمین

خیال آمد لیلے کی تعظیم اس کو کہتے ہین
کہ ابتک گردباد اوٹھتے ہین مجنون کے بیابانمین

پہنچ جائین حسن و دولتِ بیدار تک ہم بھی
جو خواب بخت خفتہ گھر کرے چشم نگہبانمین

نہ سبزی ہی نہ سبزہ خاک اوڑتی ہی گلستانمین
رہائی ڈھونڈھنے آئی ہمین کس وقت زندانمین

مرے مذہب مین یہ رسوائی الفت ہی اے مجنون
کہ دل ٹکڑے نہ ہوا اور چاک ہون جیب گریبانمین

دل ایذا طلب کو چین ہی آتا نہین ہرگز
نہ جبتک ٹوٹ کر رہ جائین سو نشتر رگ جانمین

جگر کرتے ہین ٹکڑے کاملان وحشت و سودا
اولجھ رہتے ہین ایسے لیسے دامان و گریبانمین

ہمارا آشیان کنج قفس قسمت نے ٹھہرایا
بہار اب قید تنہائی کو دن کاٹے گلستانمین

جناب عشق کی حسن ادب کو تو کوئی دیکھے
زلیخا اپنے ایوان مین ہو یوسف کنج زندانمین

ہمیشہ کہکر آتے ہین کہ اب ہرگز نہ آئین گے
مگر یہ عہد یاد آتا ہی جاکر بزم جانانمین

بہار عارض رنگین کے جلوے ہین بہار دل پر
کہ غنچہ ہے ہزارون جنتون کا بزم جانانمین

لگا دے تیر کوئی صبر کر لون جان غمکش کو
ستمگر مین لگی دل کی بجھا لون آب پیکانمین

تمھین تو ایکدم کی گرمی صحبت سے نفرت ہے
تمھاری یاد کیونکر رہتی ہے دلہاے سوزانمین

یہان ہر ذرہ مین محمل ہے ہر محمل مین لیلی ہے
جناب قیس آ سکے ہی نہین ٹل سکے بیابانمین

مجھے تڑپا دیا ہے درد تو نے تو سہی ظالم
تجھے بھی چین ہین سینے نہ دون شبہاے ہجرانمین

وہ سچ کہتے ہین چاک پیرہن سے کھل گیا پردہ
خجل ہو کر حسن مونھ ڈالیے کسکے گریبانمین

چلو سودائیو کیا کر رہے ہو دشت ویرانمین
مبارکباد جنت لٹ رہی ہے کوئے جانانمین

نظر آتے ہین کچھ کچھ تا ابتک جیب و دامانمین
ذرا مونھ ڈال اے دست جنون اپنے گریبانمین

گلستان سے ہوائے عشق لائی کوئے جانانمین
خوشا تقدیر آئے ہم بیابان سے گلستانمین

خدا رکھے عجب رنگینیان ہین بزم جانانمین
بہار اک غنچۂ افسردہ ہے اپنے گلستانمین

بہار حسن خوبان دلمین دل بزم حسینانمین
گلستان ہے بیابانمین بیابان ہے گلستانمین

جناب دل اٹھو اللہ والی ہے غریبون کا
ترس کھا کر کوئی پہنچا ہی دیگا کوئے جانانمین

ادھر بھی کوئی چلو دم قدم کی خیر ہو ساقی
بھلا ہو ہم بھی آ بیٹھے ہین آتا بزم رندانمین

کہانکا دل کسے کہتے ہین بوسہ جان بھی دیدی
ہمین سینے کے دینے پڑ گئے بزم حسینانمین

ہنسے وہ میری وحشت پر تو وحشت سے ہوئی نفرت
کیا ہے خندۂ دندان نما نے بخیہ دامانمین

ہوائے وصل لیلی خاک مجنون کی گرہ مین ہے
بگولے ڈھونڈتے پھرتے ہین محمل کو بیابانمین

زبانین رک گئین سر جھک گئے خیرہ ہوئین آنکھین
نقاب اوسنے الٹے ہوئے کون آ گیا محشر کے میدانمین

گلستان دشت ویران ہو جو تم جاؤ گلستان سے
بیابان باغ رضوان ہو جو تم آؤ بیابانمین

بہار آئی گھٹا چھائی چھلکے شیشے بھرے ساغر
گھڑی بھر کو چلو ہو آئین زاہد بزم رندانمین

مرے قاتل مرے دلبر بھی کوئی زخم گہرا سا
تری تیغ ادا موجین کرے خون شہیدانمین

چمک ہی درد کی یاد آئی ہے دل سے آہ آتشین نکلی
یہ کیسی روشنی ہی کوچہ چاک گریبان مین

مری وحشت سے روشن ہین دیئے عشق کے جلوے
وہی خورشید رو ہی مطلع چاک گریبان مین

حسن اب فرقت دلین عبث بیچین تجتی ہو
کہا تھا تمسے کس نے کیون گئے بزم حسینان مین

بتان حیلہ جو قالب سے جب باہر نکلتے ہین
یہ دم دیکر نکلنے والے دم لیکر نکلتے ہین

کمرین جو ہی کی گل سخت نزاکت و نگی گا کون سے
سر بازار لیسے بے ادب بند جھکر نکلتے ہین

یہ کیسی جستجو ہی کس ادا کی جلوہ فرمائی
جنھین دل ڈھونڈھتا ہی دل ہی کے اندر سے نکلتے ہین

وہ مجرم ہون مری تعظیم کو اوٹھتی ہین تلواریں
مری ہی پیشوائی کے لیے خنجر نکلتے ہین

مرے تکل کو ہوا ہی شوق جب سے زیور گل کا
ہو لئے شوق مین شاخون سے پھول اوڑ کر نکلتے ہین

نہ ہم چھوٹے محبت کے بکھیڑون سے نہ چھوٹینگے
جو دل خالی ہو رونے سے تو آہین بھر نکلتے ہین

جو تیر انقش پا دیکھا سر در بیخودی چھایا
لب عاشق سے بوسے مست ہو ہو کر نکلتے ہین

یہ ہیں خون کے پیاسے تجھے کس مدت سے ای قاتل
زبان سوکھی ہے کھاتے میان سے خنجر نکلتے ہین

کلیجہ مونھ کو آیا دل ہوا جاتا ہی بے قابو
نکلنے والے تیری بزم سے کیونکر نکلتے ہین

چلے آؤ کہین پردہ محبت کا نہ کھل جائے
کہ ضبط عشق کو اب اشک رو رو کر نکلتے ہین

چمک اوٹھتا ہی جس گھر مین وہ آجاتی ہین مہ کو
مہک جاتا ہی جس کوچہ سے وہ ہو کر نکلتے ہین

اگر چشم حقیقت بین ہو زاہد دیکھلو تم بھی
یہی جام محبت ساغر کوثر نکلتے ہین

شہیدون کو ستانے مہر محشر کیا کہ دنیا سے
تری تلوار کے سایہ مین دم لیکر نکلتے ہین

تیرے ڈر سے گلے تک آ کے رک رک جاتی ہین نالے
گریبان عاشقون کی تنگ ہو ہو کر نکلتے ہین

بتون کے نرم و نازک جسم مین کیا گذر کا اپنا ہی
مگر ان موم کے پتلون کے دل پتھر نکلتے ہین

شراب عشق کی پیاسو نہین ملتا ہی ہمین زمزم
اسی کے تشنہ کام مونھین لب کوثر نکلتے ہین

الٰہی خیر کرنا سائلان دید کے دم کی
کہ اوس کوچہ سے کچھ لپٹے ہوئے بستر نکلتے ہین

نئی لذت ہی ہر دم بادۂ الفت کے ساغر مین
اسی سے مے اسی سے زمزم و کوثر نکلتے ہین

دل مضطر ترے جذب محبت سے خدا سمجھے
جو پردہ مین بھی شرماتے تھے وہ باہر نکلتے ہین

ترے آتے ہی تصویر قیامت بنتی ہی محفل
فدا ہونیکو عکس آئینون سے باہر نکلتے ہین

ترے دیدار کے پیاسو نکے بنتی ہین جہان مدفن
زیارت کو زمین سے زمزم و کوثر نکلتے ہین

حساب داستان درد دل کہ پوچھے وصل کی شب مین
کبھی اونپر نکلتے ہین کبھی ہمپر نکلتے ہین

حسن اس آہ پر اس آہ کی تاثیر کے صدقے
مجھے در سے اوٹھانے گھر سے وہ باہر نکلتے ہین

جی مین ہی آج تو ایسی کوئی فریاد کرین
کچھ دنون بھولنے والے بھی ذرا یاد کرین

گلہ جور کرین شکوۂ بیداد کرین
اور کس طور سے ظالم تجھے ہم یاد کرین

ظلم سے خوش ہون کہ ہم جور سے دل شاد کرین
ہجر مین کونسا احسان ترا یاد کرین

وہ مجھے خاک کرین خاک کو برباد کرین
اور ابھی فکر ہی کوئی ستم ایجاد کرین

مذہب عشق مین ہی شکوۂ معشوق گناہ
ضبط کی تاب نہ ہو جنکو وہ فریاد کرین

وہ اگر یاد کرین ہمکو تو بھولین کس کو
ہم اگر اونکو بھلائین تو کسے یاد کرین

ادب عشق اگر ہاتھ نہ رکھدے مونھ پر
چٹکیان لے جو کلیجہ مین وہ فریاد کرین

ای تری شان ستاکر بھی وہ اچھے کہلائین
ہم برے ٹھہرین اگر نالہ و فریاد کرین

عشق و صد گونہ الم حسن و ہزاران غفلت
کیسے بھولون مین اونھین وہ مجھے کیا یاد کرین

دے چکے دل ہی تو پھر گالیون کا شکوہ کیا
اونکی بن آئی ہی جو چاہین لب ارشاد کرین

مجھے ایسی ہی لگی ہی کہ نہ بھولون اونکو
اونھین کیا ایسی پڑی ہی کہ مجھے یاد کرین

حضرت عشق کے انداز و ادا پر صدقے
وہ ہمین دل سے بھلا دین جنھین ہم یاد کرین

خون ناحق سے بچائے تو رہے مقتل مین
اور ہم کیا ادب دامن جلاد کرین

چاہنے والون کو انداز تغافل ہی ستم
مہربانی ہی کسی پر جو وہ بیداد کرین

اے حسن حضرت احسن نے کہا ہے مجبور
ورنہ اس بھولے ہوئے شغل کو ہم یاد کرین

سحر سے پہلے وہ پہلو سے اوٹھے جاتے ہین
بگڑ کے کیون مرے دم پر بُری بناتے ہین

غضب ہے جھوٹی محبت وہ اب جتاتے ہین
شہید ہجر کے لاشے سے پلٹے جاتے ہین

ہنسی ہنسی مین کبھی وہ مجھے رولاتے ہین
رولا کے ہنستے ہین ہنس ہنس کے گدگداتے ہین

سمجھ رکھا ہے کہ جیتا ہے دیکھکر مجھکو
غلط کہ شرم سے اپنا وہ مونھ چھپاتے ہین

تمھاری بزم مین کیا جانے کیا گزرتی ہے
کہ جانیوالے کلیجہ ہی تھامے آتے ہین

جو میرے پاس سے جاتے ہین وہ نہین آتے
وہان سے یونتو بہت لوگ آتے جاتے ہین

اونھین کے جلوے اونھین کی ادائین ہین یہین
مٹائین دل کو سمجھکر اگر مٹاتے ہین

الٰہی خیر کہ پھر عشق رنگ لاتا ہے
غضب ہے حضرتِ دل پھر بُری بناتے ہین

نہین بھی چاہ کے ارمان تھے کبھی کیا کیا
پر ابتو ذکر محبت سے ہوش جاتے ہین

کچھ اونکی بو ہے کچھ اورونکی بو ہے یارون مین
خبر نہین کسے سینہ سے وہ لگاتے ہین

ملینگی غیر سے فرصت اونھین وہ آئینگے
خدا ہی جانے کہ ہم آنکھین کیون بچھاتے ہین

خدا کرے مرے ناصح بھی دیکھلین وہ ادا
جھکا کر آنکھین وہ جسوقت مسکراتے ہین

جواب دیدین اطبا قضا ہی آئے نہ کیون
مگر جو درد کی دارو ہین وہ کب آتے ہین

وہ مسکراتے ہین مونھ پھیر کر حسن کیا کیا
کبھی جو ہم اونھین زخم جگر دکھاتے ہین

کیون کہون میرے لیے شربت دیدار نہین
اتنا میٹھا تو مجھے یہ دل بیمار نہین

وہ مرے ٹکڑے اوڑا دین مجھے انکار نہین
دل سے بیزار ہون مین جان سے بیزار نہین

برق وخورشید تجلی رخ یار نہین
ہوش اوسی کے ہین ٹھکانے سے جو ہشیار نہین

جنکو الفت کا مرض چاہ کا آزار نہین
اونسے بڑھکر کوئی روگی نہین بیمار نہین

بزم دشمن مین مجھے دیکھکے حیرت کیون ہی
یہ بھی کچھ آپکا گھر ہی کہ مجھے بار نہین

اس نہین پر تو یہ حالت ہی جو ہان ہو کیا ہو
سیکڑون طالب دیدار ہین دو چار نہین

اپنی تصویر بھی لیجایئے اغیار کے گھر
دل مرا چین سے ہی اب مجھے درکار نہین

کیا جواب اسکا اونھین دیجیے وہ پوچھتے ہین
کیا غم ہجر مین تم جان سے بیزار نہین

دل بیدرد نہ کھیئے تو ادسے کیا کھیئے
قیس جس چھالے کے اندر خلش خار نہین

لاکھون برباد ہوئے سیکڑون پامال ہوئے
اور وہ شوخ ابھی مائل رفتار نہین

کیون پریشان ہین اگر قتل کی تدبیر ہی آپ
سنکے حسرت مری کہدیجیے اکبار نہین

مجھسے کرتے ہین وہ تعریف وفائے دشمن
وہ بھی اس طور سے گویا مین وفادار نہین

خود معالجے کی ضرورت ہی معالج کو مرے
میرے نسخے مین کہین شربت دیدار نہین

اونکو بیمار سے پرہیز ہی اغیار سے ربط
ہوتی ہی اونکی دوا جنکو کچھ آزار نہین

دل کا آنا تو بہت سہل ہی پر اے ناصح
وہی مشکل ہی جسے کہتے ہو دشوار نہین

پھر یہ کیا ہی کہ ہوئے جاتے ہین دل کی ٹکڑے
شب فرقت ہی الٰہی کوئی تلوار نہین

داد شوریدہ سری کس سے ملیگی یارب
جسجگہ مین ہون وہان در نہین دیوار نہین

مین فدا او مرے پہلو مین تڑپنے والے
قصر جانان کی بلند اتنی تو دیوار نہین

خانۂ غیر مین تم پاؤن نہ رکھنا للہ
آج قابو کی مرے آہ شرربار نہین

شان بیرنگ مین نیرنگ بھرے ہین کیا کیا
کب تری دید سے حاصل مجھے گلزار نہین

دشمن جان نظر آتے ہین مجھے سب غمخوار
جسکا تو یار نہین اوسکا کوئی یار نہین

جسقدر زلف سے چھٹنگر ہی مرا دل بیتاب
دام صیاد مین وہ حال گرفتار نہین

طالب دل مین دیا اوسنے جواب مسکت
کیون جی کیا آپ کے نزدیک مین دلدار نہین

ارمغان بھیجتے مجنون کے لیے ہم بھی کچھ
پر حسن جیب و گریبان مین یہان تار نہین

یہ ہدایت مجھے نقش کف پا کرتے ہین
راہ محبوب مین اسطرح مٹا کرتے ہین

پوچھتا کیا ہی غم ہجر مین کیا کرتے ہین
دل کو ہم کوستے ہین تیری دعا کرتے ہین

اونکے در پر یہ فقیرانہ صدا کرتے ہین
خوش رہین وہ جو ہمین رنج دیا کرتے ہین

چارہ گر میرے عبث فکر دوا کرتے ہین
کہین بیمار محبت بھی بچا کرتے ہین

عاشقی گردش قسمت کو کہا کرتے ہین
دن کہین چاہنے والونکے پھرا کرتے ہین

سب حسین ایک ہی عادت کے ہوا کرتے ہین
پھول بھی نالۂ بلبل پہ ہنسا کرتے ہین

کوئے اغیار کے رستے مین کب واقف تھا
رہبری آپکے نقش کف پا کرتے ہین

کس سے پوچھین کہ ترے جلوے مین کیا عالم ہے
دیکھنے والے تو غش کھاکے گرا کرتے ہین

اب تو راضی ہو کہ ہم جینے سے بیٹھے ہین خفا
اب تو خوش ہو کہ تمھارا ہی کہا کرتے ہین

تیرے ارمان بھی ہین تیری طرح ہرجائی
کبھی آنکھون مین کبھی دل مین رہا کرتے ہین

بدگمانون کو گزرتے ہین گمان کیا کیا کچھ
مجھے پامال جفا دست دعا کرتے ہین

بزم دشمن مین جو وہ پوچھتے ہین ہنسکے مزاج
ہم بھی جھنجلا کے یہ کہتے ہین دعا کرتے ہین

ایک بوسہ پہ یہ رنجش ہی الٰہی توبہ
پہلی تقصیر تو سب بخش دیا کرتے ہین

ایک وہ آنکھین میسر ہی جنھین تیری دید
ایک وہ دل ہین جو مشتاق رہا کرتے ہین

بیخبر کچھ تجھے اونکی بھی خبر ہی کہ نہین
تیرے کوچے مین جو دل تھامے پھرا کرتے ہین

تم حسین ہو تمھین زیبا نہین چہرے پہ نقاب
خوبصورت کہین پردہ مین رہا کرتے ہین

ہین محبت کے خریدار عجب سودائی
دل دیا کرتے ہین دکھ مول لیا کرتے ہین

ہجر بت ہی سبب ذکر خدا اے واعظ
رات دن ہائے خدا ہائے خدا کرتے ہین

ایک ہم ہین جو خوشی اونکی وہ اپنی مرضی
ایک وہ ہین جو ہمین رنج دیا کرتے ہین

جنھین نظارۂ دلبر ہو نہ امید وصال
کس سہارے پہ وہ کمبخت جیا کرتے ہین

قہر ہوتی ہی محبت کی نظر پیار کی آنکھ
وہ اسی واسطے عاشق سے چھپا کرتے ہین

چٹکیان ناز سے لیجے کہ چسک لطف دکھائے
آپ بیٹھے ہوئے دلمین مرے کیا کرتے ہین

ہی جو محشر ہی پہ موقوف تمھارا دیدار
تو ابھی نالون سے ہم حشر بپا کرتے ہین

اعتبار اونکو تمھارا نہین یہ مطلب ہی
میرے دشمن جو تمھین جان کہا کرتے ہین

حضرت دل کے فریبون مین نہ آئین عاشق
سخت عیار ہین ملکر یہ دغا کرتے ہین

اپنے دشمن کو برا کون نہین کہتا ہی
آپ ہر بات مین کیون بول اوٹھا کرتے ہین

جلنے مین لطف وہی ظلم و ستم سہلین گے
آپ اب کیون مرے جینے کی دعا کرتے ہین

شب فرقت بھی بسر کرتے ہین اک لطف سے ہم
تری تصویر سے ہنس بول لیا کرتے ہین

ستم و جور کی تو ہم نے کیا اور ستم
وہ مرے سامنے آنے سے حیا کرتے ہین

خیر ہم حسرت دیدار کو سمجھا لین گے
دلمین آئین جو وہ آنکھون سے حیا کرتے ہین

واہ اوس انجمن ناز کی کیا بات حسن
بیٹھنے والے جگر تھامے اوٹھا کرتے ہین

یہان آئین کیا اونکو فرصت نہین
نہین بلکہ حکم و اجازت نہین

کہا کرتے ہین غیر حور و پری
غرض آپ مین آدمیت نہین

جو پہلو مین دل ہو تو الفت بھی ہو
مجھے اب تمھاری محبت نہین

دم نزع بے لطف ہین یہ کرم
مرے دلمین اب کوئی حسرت نہین

خدا جانے کب ہوگا دیدار یار
یہان کونسے دن قیامت نہین

بچے کس تمنا پہ بیمار غم
حسینون مین رسم عیادت نہین

عنایت یہ سب حضرت دل کی ہی
ہمین آپ سے کچھ شکایت نہین

نہ دیجے مجھے بوسہ دل لیجیے
کہ مین آپ سا بیمروت نہین

جو ہو دوست ہی دشمن آبرو
تو دشمن کی پھر کچھ شکایت نہین

ستم پر ستم جور پر جور سہے
مرے حال پر کب عنایت نہین

وہ کہتے ہین آئینہ مین دیکھکر
تمھاری ہماریسی صورت نہین

مرا حال قاصد سے سُنکر کہا
مری اونسے صاحب سلامت نہین

پھنکے صور پر نقش پا سے ترے
ہمین سر اوٹھانیکی فرصت نہین

ہم آئے تھے کہنے کچھ احوال دل
یہان بوسنے کی اجازت نہین

وہ لین چٹکیان ٹھلیان وسپر یہ قید
جو اُف کی تو پاس محبت نہین

جو دل دیکے بوسہ کو مین نے کہا
تو ہنسکر کہا اپنی عادت نہین

جہان حال کہنے کو کہتا ہے دل
وہان بات کرنیکی جرأت نہین

حسن کسطرح جائین اجمیر کو
کہ دم لینے کی ہمکو مہلت نہین

مرگ عاشق کا وہ ماتم کیا کرین
یہ خوشی کی بات ہو غم کیا کرین

بیخودی مین سیر عالم کیا کرین
ساقیا ہم ساغر جم کیا کرین

اب بھی ظالم تجھکو رحم آتا نہین
غیر سے کہتا ہون اب ہم کیا کرین

مرگ عاشق کی جو مانین منتین
وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کرین

تمکو شوخی ہمکو بیتابی کی خو
سچ تو ہی تم کیا کرو ہم کیا کرین

بن سنور کر نعش پر آئے تو ہین
اس سے بڑھکر وہ مرا غم کیا کرین

اونکو اے دل تجھپہ رحم آتا نہین
اب تری تقدیر کو ہم کیا کرین

دل ہوا اے ناصح اگر بے اختیار
آپ ہی فرمائیے ہم کیا کرین

زاہدو اب ایک غم پر ہے گزر
اس سے بڑھکر اہد ہی کم کیا کرین

دیدیا ہے سب اطبا نے جواب
تم نہ کہدینا کہین ہم کیا کرین

جو ہین پیاسے شربت دیدار کے
کوثر و تسنیم و زمزم کیا کرین

جنکو آتا ہو ستانے مین مزہ
وہ کسی کو شاد و خورم کیا کرین

ہین پریشان عشق کے جنجال سے
شکوۂ گیسوئے برہم کیا کرین

یہ نہ دھیان آیا تمھین وقتِ خرام
پائمالی دو عالم کیا کرین

جانتے ہون جو ترے اقرار کو
کھا نہ لین گر سنا ہم سے سم کیا کرین

زلف سنتے تو دل کی مشکین باندھ لین
دیکھیے ابروئے پُر خم کیا کرین

جب کہا فرقت مین مرتا ہی حسن
بولے وہ مونھ پھیر کر ہم کیا کرین

جو معشوقون کو مہر و ماہ سے اچھا سمجھتے ہین
اونھین جلوہ دکھا دو دیکھین تمکو کیا سمجھتے ہین

سمجھ والے تو بیگانون کو بیگانہ سمجھتے ہین
وہ کیا سمجھے ہین جو اغیار کو اپنا سمجھتے ہین

تحیر ہین جنھین آئینہ سان کے جھلک تیری
وہ تیرے سامنے آئینہ کو بھی پردہ سمجھتے ہین

مرے لاشہ پہ وہ کس واسطے بیٹھے ہین مونھ ڈھانکے
کوئی پوچھے تو اب بھی کیا مجھے زندہ سمجھتے ہین

اونھین معلوم ہی اک چپ ہرا دیتی ہی لاکھونکو
لبِ خاموش کی باتون کو ہم اچھا سمجھتے ہین

قیامت تک دلِ مضطر کو اپنے کل نہ آئیگی
اسے بھی ہم تمھارا وعدۂ فردا سمجھتے ہین

شبِ وصل اونکی قسمت مین اگر ہو بھی تو کیا حاصل
جو عاشق تیرے مونھ کو نور کا ترکا سمجھتے ہین

ہمین تو قتل ہی ہونا ہی ہان وہ دم جو دکھا جائین
ترے خنجر کو جو چلتا ہوا فقرہ سمجھتے ہین

غمِ الفت کا کس ترکیب سے اونکو یقین آئے
کہ میرے خط کے ہر جملہ کو وہ فقرہ سمجھتے ہین

ہزارون حسرتین کشتہ ہوئین فرقت مین جینے سے
ہم اس تارِ نفس کو تیغ کا ڈورا سمجھتے ہین

لگایا پار تیرا سیکڑون کشتون کا دم بھر مین
تمھاری تیغ کو ہم فیض کا دریا سمجھتے ہین

کیا پردہ جو چشمِ شوق مین حسرت نظر آئی
زبانِ حال کی باتون کو وہ گویا سمجھتے ہین

بلا کے پیچ مین لائی ہی قسمت کی کجی انکو
ابھی تک حضرتِ دل زلف کو سیدھا سمجھتے ہین

لیا تو بوسہ لڑ بھڑ کر بلا سے جان دی ہی دل نے
ہم اس کام آنیکو بھی کام آجانا سمجھتے ہین

نہ ہوتے وہ اگر آگاہ تو کیون جاتے پہلو سے
ٹھہر تو بیقراری ہم تجھے کیسا سمجھتے ہین

نظر آتا نہین ہمکو کسی محفل مین حُسن ایسا
جمال عالم آرا کو ترا حصہ سمجھتے ہین

جدا ہون تجھسے تو اسباب حسرت سے بھی نفرت ہو
نہ ہو جب تو تو ہم گلشن کو بھی صحرا سمجھتے ہین

نگاہ ناز کو پھرتے ہی بس پھر جائینگی آنکھین
ترے تار نگہ کو سانس کا ڈورا سمجھتے ہین

ہزارون باتین سننے پر نکلی آدھی بات اس سے
لب خاموش کو ہم بات کا پورا سمجھتے ہین

نظر پڑتے ہی لہراتی ہوئی آتی ہے بیہوشی
تمہارے شربت دیدار کو صہبا سمجھتے ہین

جنھین مطلب نہین اونکو ستانے سے غرض کیا ہے
بڑے نافہم ہین جو تمکو بے پروا سمجھتے ہین

مرینگے مرنیوالے رشتۂ الفت نہ توڑو تم
مریجان اسکو عاشق سانس کا ڈورا سمجھتے ہین

الٰہی اب کرون مین دلکو خوش یا جان کا ماتم
وہ کہتے ہین تجھے ہم دیکھ تو کیسا سمجھتے ہین

کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگا سبزہ رنگونکی صحبت مین
کہ حُسن سبز کو ہم زہر کی پڑیا سمجھتے ہین

نہ کیونکر اپنا دشمن جانین ہم عشاق بیخود کو
کہ ہر کھوئے ہوئے کو آپکا جویا سمجھتے ہین

شب فرقت دکھائیگی برے دن ہمکو روشن ہے
سواد شام غم کو صبح آئینہ سمجھتے ہین

ہنسی مین ٹالدیتے ہین وہ حال گریۂ وحشت
بڑے ہشیار ہین جو مجھکو دیوانہ سمجھتے ہین

حسن ویسے کسی صورت صفائی ہو نہین سکتی
کہ اب وہ صلح کی باتونکو بھی جھگڑا سمجھتے ہین

تمنائین مرے پر ہین ارانے گدگداتے ہین
خدا کا نام لیکر پھر بتون سے دل لگاتے ہین

فقیرانہ صدائین اونکے کوچہ مین لگاتے ہین
الٰہی خوش رہین جو ہم غریبونکو ستاتے ہین

مرا سر اونکے قدمون پر ہے وہ دامن چھڑاتے ہین
الٰہی کس طرح دنیا مین روٹھونکو مناتے ہین

ہزارون جور سہکر آج نالہ لب پہ لاتے ہین
وہ ہمکو اور ہم اے چرخ تجھکو آزماتے ہین

یہ کس آنے مین آنا ہے یہ کس جانے مین جانا ہے
قیامت ہوکر آتے ہین جان مضطر بنکے جاتے ہین

مثال نقش پا بستر جما بیٹھے ہین اوس در پر
ہمین بھی دیکھنا ہے آج وہ کیونکر اوٹھاتے ہین

لب خاموش پر لائے ہین نالہ گالیان کھاکر
ہزارون سن چکے اونکی اب اپنی سناتے ہین

بہار دلربا ہین عارض گلرنگ کے جلوے
وہ اپنے عکس سے آئینہ کو گلشن بناتے ہین

ہمارا زور کیا ہی کیون بگڑتا ہی فقیرون سے
بھلا ہوا ہی سنگرلے تری محفل سے جاتے ہین

مرا دل لیچکے ہوا بتو مجھکو چین پر چھوڑو
مریجان بیکسون کے حال پر سب رحم کھاتے ہین

برابر کی بھی سنکر آئنہ سے کچھ نہین کہتے
لب خاموش ہی کو سیکڑون باتین سناتے ہین

شباب اونڈا ہوا ہی مستیان چھائی ہین آنکھون پر
مزے سے ہین جوش پر وہ آئنہ سی لپٹے جاتے ہین

مسافر سے دم رخصت کوئی روٹھا نہین کرتا
خدارا ابتو من جاو کہ ہم دنیا سے جاتے ہین

اوٹھی ہی ہوک لینے ونکے جانیکی گھڑی آئی
سحر چمکی ستارے آسمان پر جھلملاتے ہین

الٰہی خیر ہو افتادگان خاک کے دم کی
جنھین سیدھی طرح چلنا نہین آتا وہ آتے ہین

یہانسے اوٹھکے جانیکا تصور دل بٹھاتا ہی
کلیجہ دیکھیے اونکا جو اس محفل سے جاتے ہین

مرے رونیپہ رحم آیا اونھین جب بھی ستم ڈھایا
گلے مین باہین بھی ڈالی ہین وہ ہنستے بھی جاتے ہین

نہ رحم آئے حسن مجھکو اگر اونکی نزاکت پر
ابھی وہ ایک نالہ مین کلیجہ تھامے آتے ہین

نظارہ رخ جانان کی ہمکو تاب نہین
وہ بیحجاب ہوئے جب بھی بیحجاب نہین

نقاب مین بھی وہ جلوہ تہ نقاب نہین
سحاب سے جو چھپے یہ وہ آفتاب نہین

لب اونکے چہرۂ پرنور پر نقاب نہین
عیان نقاب سے کب لاکھ آفتاب نہین

چھکا دیا نگہ مست نے زمانے کو
تمھارے دور مین کچھ حاجت شراب نہین

وہ سنکے وصل کی خواہش کسطرح چپ ہو
سوال ہی یہ وہ ہی جسکا کچھ جواب نہین

غم زوال ہی خورشید کو قمر دائمی
وہ لاجواب ہین اونکا کوئی جواب نہین

ہماری آہ سے تمپر اثر نہ ہمکو ثمر
یہ مد وہ ہی جو کہین داخل حساب نہین

وہ سیر دیکھ رہے ہین قرار سے بیٹھے
یہ میرے دل کی تسلی ہی اضطراب نہین

سرور آنکھون مین گھر آئے مستیان چھائین
شراب حسن کی مستی ہی یہ شباب نہین

ہمارے دل پہ تو الزام بیقراری ہی
تری نگاہ کو کسو وقت اضطراب نہین

ہزارون حشر کی کیفیتین خیال مین ہیا
فروغ چشم تصور ترا شباب نہین

ہمین بھی اچھی جگہ شوق ہی رسائی کا
وہان تو پیک تصور بھی باریاب نہین

پہاڑ چیخ اوٹھے سنکے نالۂ عاشق
پران بتون ہی سے ملتا ہمین جواب نہین

تمھاری بزم مین کیا کیا مصیبتین سہین
سنا تھا ہمنے کہ جنت مین کچھ عذاب نہین

دل آتش غم فرقت مین جل گیا خاموش
جو تھوڑی آنچ مین رو دیتے وہ کباب نہین

نشیلی آنکھ رہے جانب دل بریان
کرے کباب سے کیفیت شراب نہین

برابری کرے آئینہ اوسسے یون سر بزم
مین مونھ پہ کہدون کہ تو قابل خطاب نہین

خدا ہی جانے اسے کیا اودھر نظر آیا
ازل کے دن سے ادھر روئے آفتاب نہین

نقاب اٹھ کے میدان حشر مین آؤ
کہ دید برق تجلی کی ہمکو تاب نہین

بہار حسن کو شان غضب نے چمکایا
رخ جمال کا غازہ ہی یہ عتاب نہین

چھپو ہزار۔ نظر باز دیکھ ہی لین گے
تمھین حجاب سہی ہمکو تو حجاب نہین

مقام حیف ہی بخت سیاہ آئینہ
ترے جمال سے ملکر بھی آفتاب نہین

نگاہین دوڑ پڑین حسن خودنمائی پر
نقاب سے جو چھپے وہ ترا شباب نہین

سنا ہی آنکھ کا لگنا ہی نیند کا آنا
یہ کیسی آنکھ لگی ایک دم کو خواب نہین

نگاہ شوخ نے بیچین کر دیا دل کو
ٹھہر ٹھہر کے مین تڑپون وہ اضطراب نہین

سنبھالنے سے جو سنبھلا نہین وہ میرا دل
جو روکنے سے رکے وہ ترا شباب نہین

تمھارے چہرے مین ہم دیکھتے ہین اپنی شکل
صفائے عارض پر نور کیا حجاب نہین

تڑپ جو برق مین ہی گر یہی رہی شوخی
تو مین یہ جانون مرے دلکو اضطراب نہین

جو ہجر مان محبت مین ہو چکے ہین شمار
وہ نیٹے بیٹھے ہین اونکو غم حساب نہین

نگاہ شوق سے کہدو کہ اپنی خیر منائے
جمال یار تجلی آفتاب نہین

حسن درازی شبہائے غم ہی برسون سے
ہمارے دور مین تحویل آفتاب نہین

لوگ کہتے ہین عدو سے دوستی اچھی نہین
کیا یہ عادت آپ کے نزدیک بھی اچھی نہین

دل بٹھائے ہین تمھارے اٹھتے جوبن نے بہت
اسکو سمجھا دو کہ ایسی سرکشی اچھی نہین

توبہ کر زاہد شراب عشق کی توہین سے
توبہ توبہ اب نہ کہنا میکشی اچھی نہین

یہ در دلدار ہی یہ آستان یار ہی
ای سر شوریدہ ایسی خودسری اچھی نہین

بیقراری ہجر مین بے اختیاری وصل مین
ہائے ظالم دل کی عادت کوئی بھی اچھی نہین

دیکھ ای دل پردہ اوٹھتا ہی جمال یار سے
ابتو آنکھین کھول غافل بیخودی اچھی نہین

وہ کہین کیون چپ لگی ہی تو نہ بولی موںھ سے کچھ
ای لب خاموش یہ باتین تری اچھی نہین

سو بری مجھکو سنائین وہ تو سو اچھی بتائین
مین جو سو اچھی کہون تو ایک بھی اچھی نہین

ہمسے چھپکر دشمنون سے دوستی کی آپنے
دوستی کے پردہ مین یہ دشمنی اچھی نہین

سو کی سو اچھی اگر سو خواہشین ہون غیر کی
میری لاکھون حسرتون مین ایک بھی اچھی نہین

موت اچھی ہی جو دم نکلے تمھارے سامنے
آنکھ سے اوجھل ہو تم تو زندگی اچھی نہین

پیش دشمن تو نہین مجبور گو مہجور ہون
بیکسی اچھی ہی ظالم بےبسی اچھی نہین

ای دل نالان کبھی ہنس بول بھی لے ہجر مین
روتی شکل آٹھون پہر چونسٹھ گھڑی اچھی نہین

دست نازک تیغ و سر کا فیصلہ ہی ناتمام
دست کش ہوتا ہی یہ نامنصفی اچھی نہین

کیون پھنساتے ہو بلا مین حضرت دل جان کو
گیسوئے دلدار سے دلبستگی اچھی نہین

ق

درد تھک کر بیٹھ جاتا ہی تو کہہ اوٹھتا ہی دل
اوٹھ مرے ہمدرد اتنی کاہلی اچھی نہین

بیکسونکی دل لگی ہی تیرے دم سے ہجر مین
بیکسی کے یار یہ پہلوتہی اچھی نہین

وصل مین جب ہاتھ گھونگھٹ کو لگایا ای حسن
شرم بولی موںھ چھپا کر یہ ہنسی اچھی نہین

عشق اچھا ہی دل اچھا دل لگی اچھی نہین
حُسن اچھا ہی حسین چھیے ہنسی اچھی نہین

تو مسیحا اور بیماران فرقت جان بلب
ای لب جان بخش یہ باتین کرنی اچھی نہین

جی بھر آتا ہی اب آغوش خالی دیکھکر
حضرت دل اسقدر بیلوتہی اچھی نہین

یہ مزے کا درد ہی ظالم مزے کا درد ہی
چارہ گر درد محبت مین کمی اچھی نہین

آج دلہن ہین تو کل وہ محفل اغیار مین
حالت عاشق کبھی اچھی کبھی اچھی نہین

وہ بگڑکر چلدیے اب ضبط نالہ کس لیے
بنگئی دم پر تو پھر ایدل گئی اچھی نہین

زلف ٹیڑھی ہو مگر عاشق سے تم ٹیڑھے نہ ہو
زلف مین اچھی طبیعت مین کجی اچھی نہین

اونکے دلمین گدگدی کی جب شباب حسن نے
جھینپ کر بولی حیا ایسی ہنسی اچھی نہین

کیا مزے کی بات ہی دل چھین لو بوسہ نہ دو
دل تو اچھا ہی مگر دلکی خوشی اچھی نہین

دیکھ ظالم کشمکش مین دم ہی تیغ ناز کا
سخت جانی اسقدر گردنکشی اچھی نہین

غیر اپنے پیارے اپنے دوست ہین دوست غیر
ایسے بھولے جانتے ہی کچھ بری اچھی نہین

ابتو آنکھین کھولنے دے دیکھنے آئی ہین وہ
ہوش مین آبیخودی ایسی خودی اچھی نہین

ہنستے ہنستے زخم دل آخر لہو رونے لگے
خنجر چلا دا اتنی گدگدی اچھی نہین

منع کر اشکونکو وقت جلوۂ مہر جمال
دیدۂ تر دیکھ بیموقع ہنسی اچھی نہین

ہاتھ قاتل کا پڑا اوچھا چھری کا کیا قصور
زخم دل مونھ بند کر ایسی ہنسی اچھی نہین

کوئی کبتک انتظار قتل مین بیٹھا رہے
لو اوٹھاؤ تیغ ایسی نازکی اچھی نہین

ای وفا دشمن عدو کی دوستی سے فائدہ
ای جفا جو دوستون سے دشمنی اچھی نہین

ق

آمد عمر جوانی سے ہین اولجھن مین حسین
بھولے بالے جان سکتی کچھ بری اچھی نہین

خودنمائی کا تقاضہ ہی کھلے بند دن پھرو
شرم کہتی ہی چھپو بے پردگی اچھی نہین

تا ز پردہ ضد پر آئینہ سے بھی مونھ پھیر لو
حسن جلوہ ہٹ پر ایسی بیرخی اچھی نہین

اوسکے جوبن نے کہا دوہری تھین بیکار ہین
جھکتی گردن بولی اتنی سرکشی اچھی نہین

چشم تر پر مسکرائے لب تو کہہ اوٹھی حیا — رونیوالون سے تمہاری ہنسی اچھی نہین

آہ اوس عیار کا انجان بنکر پوچھنا
ای حسن کب سے طبیعت آپکی اچھی نہین

کیا کرین ضبط ہمین ضبط کا یارا ہی نہین — کیا کہین حال ہمارا کوئی سنتا ہی نہین
غیر اپنے ہین کہ بے پردہ وہ ہوتا ہی نہین — غیر اپنے ہین کسی بات کا پردا ہی نہین
دل بھی مشتاق ہی یارب کہ بنادیئے ہم کو — دم بھی ارمان ہی دل کا کہ نکلتا ہی نہین
دو شہر پر دن کو وہ قابو مین کرینگے کیونکر — خیر سے ایک دوپٹہ تو سنبھلتا ہی نہین
چشم عشاق کو مشتاق بنانا کیا تھا — جب تمھین جلوۂ دیدار دکھانا ہی نہین
بیکسی آکے گلے ملکے تجھی سے رولین — عید کا روز ہی ہمسے کوئی ملتا ہی نہین
شب وعدہ ہی پہ موقوف نہین ای ظالم — تیرے آنیکا تصور کبھی جاتا ہی نہین
کس مصیبت مین ہین اللہ مریضان فراق — دم نکلتا ہی نہین حال سنبھلتا ہی نہین
چارہ گر پوچھتے ہین چارہ گرون سے کیا کام — حال کہنا ہی ہمین جس سے وہ سنتا ہی نہین
درد و غم ضبط کرین ہم تو جگر پھٹتا ہی — اور کہین بھی تو کہین کس سے وہ سنتا ہی نہین
آہ اچھی جو کبھی دل سے نکل جاتی ہی — درد ظالم تو کلیجہ سے نکلتا ہی نہین
الفت غیر کا مذکور ہی میرے آگے — وہ بھی اس ڈھب سے کہ مین جلنیوالا ہی نہین
جان قربان اس انداز مسیحائی پر — دم نکلتا ہی مرا آپ کو پروا ہی نہین
کوئی آجائے تو للہ خبر کردینا — بیخودی آپ مین آنا ہمین آتا ہی نہین
وصل کیسا نہ رہی قتل کی امید ہمین — کہ نزاکت سے انھین تیغ پہ قبضہ ہی نہین
مانع دید نہ ہو چشم تصور کو حجاب — دیکھنے والون کو تم نے ابھی دیکھا ہی نہین
التجاؤن سے مرا عرض تمنا کرنا — اونکا جھنجلاکے یہ کہنا کہ مین سنتا ہی نہین
چشم بسمل کو خدا جانے تمنا کیا تھی — آہ جلاد نے مونھ پھیر کے دیکھا ہی نہین

غیر بڑھ بڑھ کے مرے سامنے باتین کرے
ایسی باتونکی تو سرکار کو پروا ہی نہین

شکوۂ رسم وره غیر پہ ملنا چھوڑا
سچ کہا تم نے کہ مین غیر سے ملتا ہی نہین

ہم ترا حال کہین کس سے خدا رحم کرے
دل بیمار ہماری کوئی سنتا ہی نہین

دل گیا جان بھی رخصت ہے غم فرقت مین
ساتھ بگڑی ہین کسی کا کوئی ہوتا ہی نہین

جان گھٹ گھٹ کے غم ہجر مین ہجاتی ہے
کیا اجل وقت پر آنا تجھے آتا ہی نہین

اونکی الفت نے عجب تفرقہ پردازی کی
دل کو ہمسے تو ہمین دل سی علاقہ ہی نہین

یہ گھٹا کیون نہ بڑھائے مرے دل کی الجھن
جب مرے پاس مرا گیسوون والا ہی نہین

لیے چلتا ہون مین پیچھلے کو سر حضرت دل
بزم مین غیر نہ ہون یہ کبھی ہوتا ہی نہین

دل نکلتے ہوئے سینہ سے تو اکثر دیکھا
دل سے ارمان نکلتے کبھی دیکھا ہی نہین

مست دیدار ہے بیہوش پڑا رہتا ہے
رخ دلدار کا پردہ کبھی اوٹھتا ہی نہین

برق دیدار دکھایا یہ تماشا کیسا
اوس نے دیکھا ہے مجھے مین نے اوسے دیکھا ہی نہین

فرقت و یاس مین کیا لطف محبت ظالم
سینہ مین دل ہی نہین دل مین تمنا ہی نہین

شہرت حسن کیے دیکھے ہوئے کہتے ہین
دیکھنے والے کہ ایسا کوئی دیکھا ہی نہین

لاکھ تم باندھ کے رکھو مگر اوٹھتا جوبن
کھل ہی کھیلے گا کہ چھپنا اسے آتا ہی نہین

حسرت دید پہ پھر کیون نہ قیامت ٹوٹے
دل نہ کیون حشر کرے حشر تو ہوتا ہی نہین

ابتو بے پردہ رہو تم کہ ہوئے ہم بیخود
تم نے دیکھا کہ ہمین دیکھنا آتا ہی نہین

دیکھے دم موت کو خوش خوش مین عدم سی پہنچا
نام لے لیکے مرے غم مین وہ رویا ہی نہین

خاک مین مل گئی افسوس یہ حسرت بھی حسن
قبر عشاق پر آنا اونھین آتا ہی نہین

عکس افگن ہو جو اونکا رخ روشن آب مین
جلوہ آرا ہو جمال دشت ایمن آب مین

جب ہوا وہ حسن رنگین عکس افگن آب مین
دامن گلچین بنے موجون کے دامن آب مین

جب پڑی وحشت دو نکی خاک مدفن آب مین
سیر رونے سے یہ حالت ہی فلک کی جسطرح
اب بھی اے قاتل ہمارے دل کی لگی بجھتی نہین
بعد مردن گر یہی ہی گریۂ فرقت کا جوش
سیر دریا کو وہ گل جائے تو بلبل کی طرح
آپ ہی بیڑے ڈبوئین آپ ہی پھر حکم دین
جب وہ آئے گوہر دندان کا صدقہ باسنے
ہو اگر تر دامنون پر مہر اسے مہر کرم
دل سُلگ اوٹھا جو یاد آئی تری چین جبین
موج کے دامن کی کلیان کھل گئین آئی بہار
ہو حبابون مین جو عکس اوس شمع رخ کا دستیاب
سوز غم سے پانی پانی دل ہی دلمین سوز غم
باغ مین وہ گل لب جو رنگ عکس حسن سے
غیر سے بھین ملا کبھی یون شیر و شکر ہاتے نہین
اس گھٹا مین کیون گھٹاتے ہو مزا لطف صحبت
چشم گریان مین وہی ہی آب و تاب حسن دوست
ہجر مین رو رہا تو بھڑکی اور بھی دل کی لگی
بلبلونکا لطف نہر دن نے دو بالا کر دیا
راتدن ڈوبا ہی رہتا ہی غم فرقت مین دل
چشم گریان مین لیسی ہی اوسکی مہندی کی بہار
صحبت اہل صفا سے ہون مکدر تیرہ دل

ٹکڑے ٹکڑے کر دیے موجون نے دامن آب مین
نیلوفر ڈوبا ہوا ہوتا بگر دن آب مین
گو ہون آب تیغ سے مین تا بگردن آب مین
آب و فن مین ہی اب پھر ہو گا مدفن آب مین
بلبلے ہون موج عارض مین نوازن آب مین
ڈوبتو ہشیار ہان تر ہو نہ دامن آب مین
دوڑ کر پھیلا دیے موجون نے دامن آب مین
خشک ہوتے ہین ابھی موجون کے دامن آب مین
آگ بھڑکانے لگے موجونکے دامن آب مین
ہی یہ کس کا حسن رنگین عکس افگن آب مین
آئنہ خانے چراغان سے ہون روشن آب مین
آب آتش مین ہی پیدا آگ روشن آب مین
آب گلشن مین دکھاتا ہی تو گلشن آب مین
دیکھلو تم ڈالکر تھوڑا سا روغن آب مین
ابر کھلنے کے لیے ڈالو نہ روغن آب مین
کوئی رہ سکتا ہی قائم رنگ روغن آب مین
وائے قسمت آ گئی تاثیر روغن آب مین
عکس گلشن آب مین عکس نشیمن آب مین
یہ وہ طائر ہی کہ ہی اس کا نشیمن آب مین
طائر رنگ حنا کا ہی نشیمن آب مین
اور میلا ہو اگر رہ جائے آہن آب مین

صاف باطن سے منافق ہو کے ملنا قہر ہے
آبداری اپنی کھو دیتا ہے آہن آب مین

تاب دندان کے مقابل پانی پانی ہین گہر
چنپئی رنگت کے آگے ماند کندن آب مین

حسن رنگین سے لب دریا او لٹ تو دو نقاب
مین دکھادونگا تمھین لو کی خبر مین آب مین

قطرہ قطرہ مین حیات جاودان کا جوش ہو
گر لب جان بخش کا پڑجائے دھوون آب مین

دیکھین وہ مژگان تر رحم آئے ٹھنڈا ہو جگر
خس کی ٹٹی ہو اگر بھیگے پلین آب مین

ہے مشبک دل مین سوز گریۂ فرقت کا گھر
کوئی روزن آگ مین ہے کوئی روزن آب مین

انقلاب دہر ہی ساوہ سماوہ سے عیان
آب بن مین ہو گیا جاری بنا بن آب مین

اشک کہتے ہین کہ دیکھین کتنی پانی مین ہے سچ
بحث کر لے باندھ کر دامن سے دامن آب مین

گر ہو لئے یار مین بھڑکے دل وحشی کی آگ
خاک مجنون کے بگولے ڈھونڈین مسکن آب مین

بار گل سے جھک چلین شاخین لب جو کیا عجب
بلبلے ہین ڈال پر بلبل کا مسکن آب مین

میرے اشکون سے ملے دریا تو ڈوبے شرم سے
کیا ہو قطرہ کی حقیقت سیکڑون من آب مین

یاد رخ مین گر لب جو سوز دل ظاہر کرون
ہو حبابون کے کنول مین شمع روشن آب مین

ق

کون دریا سے گیا ہے کسکے جانیکا ہے غم
رنج فرقت مین تلاطم سے ہے شیون آب مین

دیدۂ گرداب مین حلقے پڑے ہین ضعف سے
صورت بسمل ہین موجین دست و پازن آب مین

شاخ خامہ سے ہوئی بحر غزل رشک چمن
طبع رنگین نے جمایا رنگ گلشن آب مین

ذوق کے شاگرد کا دیکھین کلام
باحیا ہین اب بھی گر ڈوبین دشمن آب مین

ماہی بے آب جیسے خاک پر تڑپے حسن
اشکبار ہجر ہین یون دست و پازن آب مین

ہمین غرض جو کسی کا ہم اعتبار کرین
جناب دل ہی شب وعدہ انتظار کرین

خفا ہین آپ تو ہون منہ کی بات نہین
کہ ایسی موہنی صورت کو ہم نہ پیار کرین

ابھی سزا نہین پائی ہے جرم الفت کی
ابھی وہ اور مرے دل کو بیقرار کرین

ہمین تو اپنی کہانی اونھین سُنانی تھی | وہ اعتبار کرین یا نہ اعتبار کرین
سوال بوسہ پہ مونھ پھیر کر جواب دیا | کہ ایسے ویسے مرے دشمنون کو پیار کرین
سنا یہ چپکے لگے دشمنون کو مونھ سپید ہوئے | جناب دل کہو کچھ اور انتظار کرین
ہنسی کی بات تھی وہ ایک دل بھی کچھ شی ہے | ہزار دل ہون تو ہم آپ پر نثار کرین
کوئی مرے دل مایوس کی دعا تو سنے | خدا نخواستہ وہ پھر امیدوار کرین
جناب دل ہمین کیا کام ان بکھیڑون سے | وہ جھوٹے وعدے کرین آپ اعتبار کرین
جو تیغ ناز کشیدہ نہ ہو تو اے قاتل | گلے لگا کے اسے آج خوب پیار کرین
مین توبہ کرتا ہون زاہد یہ آپ کا ذمہ | کہ فصل گل کے مزے پھر نہ بادہ خوار کرین
ہمارے نالہ و فریاد پر یہ شکوے ہین | وہ اپنے ظلم و ستم تو ذرا شمار کرین
ہزارون آنکھین ہین مشتاق دید سیکڑون دل | کہین وہ اپنی تجلی تو آشکار کرین
یہ کیا کہ بوسہ پہ مونھ پھیر کر وہ بیٹھ گئے | جو پیار مین ہے برائی تو مجھکو پیار کرین
خرام ناز سے محشر ہوا تو کچھ نہ ہوا | ابھی وہ چال کو آشوب روزگار کرین
رقیب دوست ہے اونکا کہے وفا دشمن | ہمین وہ چاہنے والون مین کیون شمار کرین
اگر سُنے کوئی بیرحم بیوفا جلاد | ہمارے نالہ و فریاد کیون پکار کرین
بُرا کہا ہے مُنے عشق کو برا سُنکر | جناب شیخ ہمین کیون گناہگار کرین
وہی فغان وہی نالے ہین کوئی غیر مین کچ | جناب دل مری مٹی نہ آپ خوار کرین
اگر ہزار کہے دو ہزار جھوٹے ہون | عدو کی بات کا سرکار اعتبار کرین
جو کچھ بھی چاہنے والونکی قدر ہو اونکو | وہ میرے دلکو جگر سے لگا کے پیار کرین
جو آنکھین ہین ہے نور دل ہے تو ویران | کہین تو اپنی تجلی وہ آشکار کرین
جگر سے آہ تو دل سے نکل گئے نالے | کوئی بتائے کہ اب کسکو رازدار کرین
حسن جو دل ہی نے بچپن کا ساتھ چھوڑ دیا | کہو زمانہ ہین پھر کس کا اعتبار کرین

ہم جان بلب ہوئے ہین جب بھی رہین وہ حجاب مین
کھل جائے حال دل نہ کہین اضطراب مین
حسرت کا کام کیا دل ناکامیاب مین
ہین خود نمائیون پر امنگین شباب مین
تنگ آکر آہ کرتے ہین اب اضطراب مین
یہ ابر یہ گھٹا یہ چمن اور ایک جام
تدبیر وصل یہ ہی عدو کو برا لکھون
اقرار کرکے رکھتے ہین ہر رات منتظر
بوسے ہمارے کم ہین زیادہ ہین گالیان
پارہ کو آگ بجلیون کو ابر چاہیے
تم چھپ گئے تو وجہ ندامت ہوئی جلا
چل باد پائے ناز کی باگین لیے ہوئے
اے شیخ ہمسے پوچھ مے عشق کے مزے
ظالم نے دل پہ ہاتھ تسلی کو رکھدیا
کیا دل کے ساتھ سارے مزے بھی وہ لیگئے
یاد حبیب ہمکو جگاتی ہے رات بھر
سب طالبان دید ہین بیخود پڑے ہوئے
اک آہ بھی تو کرنے نہ پائے تھے دل جلے
تمنے عتاب مین جو نہ کہنا تھا کہہ لیا
مین نے سوال بوسہ کیا بلکہ لیلیا
اس ناز کی پہ غیر کے گھر سے نکل چلے

اے برق آہ آگ لگا دے نقاب مین
ہمکو بھی اپنے ساتھ چھپا لو حجاب مین
اے عشق تو نے ڈالدیا کس عذاب مین
اب دیکھنا ہے چھپتے ہو کیونکر حجاب مین
تمکو قسم ہے بیٹھے ہی رہنا حجاب مین
ہمکو ڈبو دے آج تو ساقی شراب مین
جھنجلا کر آپ آئین گے خط کے جواب مین
مطلب یہ ہے کہ دیکھ نہ لے مجھکو خواب مین
پھر جانچ لو اگر غلطی ہے حساب مین
دل منتظر مدد کا نہین اضطراب مین
ڈوبے ہین سر سے پانون تک آئینے آب مین
مجھ ناتوان کی خاک ہے تیری رکاب مین
تیرے لیے تو زہر گھلا ہے شراب مین
جب ہمکو لطف ملنے لگا اضطراب مین
کیف و سرور مے مین ہے لذت کباب مین
یہ تجلے نہ دیکھے ہون دشمن نے خواب مین
اب کیون چھپے تمھاری تجلی نقاب مین
ہے داغ ماہ مین تو جلن آفتاب مین
رہ جائے کتنی گرمی کہون کچھ جواب مین
اب کو سنے سناتے رہین وہ جواب مین
دکھ جائین اونکے پاؤن جو آئین وہ خواب مین

ایدل تجھے قرار نہین اونپہ بس نہین
کمبخت تونے ڈالدیا کس عذاب مین

اونکے کرم کو خاص توجہ ہی اس طرف
خوبی ہی کوئی تو مرے حال خراب مین

یہ چاہتی ہین عفو و شفاعت کی لذتین
سب کے گناہ کاش ہون میرے حساب مین

ساقی شراب عشق کر زاہد نہین حسن
اوبھار ہے جو فکر ثواب و عذاب مین

ردیف واو

ہمدمو کیا پوچھتے ہو عشق کے آزار کو
کوسنے دیتا ہون رو رو کر دل بیمار کو

سچ کہو تسکین دو نہین اپنی جان زار کو
سچ کہو سچا ہی سمجھون وعدۂ دیدار کو

چشم تر پر ہیکے عکس عارض دلدار کو
دیکھیے جنات تجری تحتہا الانہار کو

عاشقون کے ہوش کھوتا ہی یہ انداز خرام
دور ساغر جانتا ہون مین تری رفتار کو

حال شوریدہ سری مین کیا کہون او سنگدل
کچھ ہی در کو آگہی کچھ علم ہے دیوار کو

بے ترے دیکھے جو دم بھر چین آیا ہو کبھی
عمر بھر آنکھین مری ترسین ترے دیدار کو

تو چلا کیا پاس سے اوٹھکر خدائی پھر گئی
گردش قسمت کہونگا مین تری رفتار کو

گر ترے وحشی ثنائے عارض رنگین کرین
دامن گلچین بنا دین دامن کہسار کو

ہان اوٹھادے پردۂ رخ ہان دکھادے حسن گرم
سرد کردے آفتاب حشر کے بازار کو

کیا کہون کیسی قیامت کے مزے ہین چال مین
بس چلے تو دلمین ٹھہرالون تری رفتار کو

ہمکو دنیا سے گیا گر آپ نے کچھ پا لیا
سر ہمارا کاٹ کر کچھ پھل ملا تلوار کو

صبح ہونے آئی چین اسکو کسی پہلو نہین
کروٹین کب تک بدلواؤن دل بیمار کو

ہائے رو رو کر کف افسوس ملیے تا بکے
ہائے کیون چھوڑا تھا ہمنے دامن دلدار کو

دیکھنا ہو گر نگاہ مست ساقی کا کمال
شیخ سے لے آئین کسی ہشیار کو

پیاس سے دم بھی نکلتا ہو تو وہ موںھ پھیر لے
حور دے گر جام کوثر تشنۂ دیدار کو

آنکھ جب لگجائے تو پھر آنکھ لگنا ہی محال
دیکھون کیونکر خواب مین اوس دولت بیدار کو

ہجر کی راتین ہین مین ہون اور میری بیکسی
دے خدا توفیق خیر اوس بے سبب آزار کو

وہ چلے ہم پس گئے کیسا جنازہ کسکی گور
ان بکھیڑون سے غرض کیا پائمال یار کو

دونون ہاتونسے کلیجہ تھامے بیٹھا ہی حسن
یا خدا اب کون پکڑے دامن دلدار کو

جو دم بھر دیکھلون مین عارض رنگین کے جوبن کو
تو دامان نظر پر رشک ہو گلچین کے دامن کو

دم گلگشت رنگ تازہ بخشا تو نے گلشن کو
ترے جلوہ نے پھولون سے بھرا پھولون کے دامن کو

ترے وحشی نے چھوڑین یادگارین دشت مین کیا کیا
کہین ڈالا گریبان کو کہین پھینکا ہی دامن کو

عداوت سے محبت ہی محبت سے عداوت ہی
وہ دشمن دوست کو سمجھے ہوئے ہین دوست دشمن کو

کرینگے شوق پیدا دل مین تجھسے قتل ہونیکا
لگائینگے نئی تلوار کے ڈوری پہ گردن کو

وہ میرا وقت رخصت اونسے رو رو کر لپٹ لینا
وہ اونکا منتین کر کے چھڑانا اپنے دامن کو

بہار آئی اوڑائے پھرتی ہی عشاق کو وحشت
کبھی گلشن سے صحرا کو کبھی صحرا سے گلشن کو

کسیکی یاد عارض کام دیجائیگی دونون کا
نہین کچھ احتیاج شمع و گل عاشق کو مدفن کو

بہار آیا کرے اونکی گلی سے ہم نہ اوٹھینگے
کسے ہی اتنی فرصت کون جائے سیر گلشن کو

لگی ہی خاک اسمین خاکساران محبت کی
نہ ٹھکراتے چلو دیکھو سنبھالو اپنے دامن کو

جو عاشق ہی وہی اس عمر کو مطلب کو پہنچیگا
کہ دل سے کیون زیادہ چاہتا ہو اپنی گردن کو

تبسم لب پہ خنجر کند ڈھیلا ہاتھ موںھ پھیرے
بڑی بیدردیون سے کاٹتے ہو میری گردن کو

نہ ٹھہرا وہ شہ خوبان کہا کی خاک عاشق کی
ذرا او جانیوالے روک لینا اپنے توسن کو

رقیبونکی نہ سنتے ایک بھی وہ اے حسن ہرگز
جو سن لیتے کسی دن دل لگا کر میرے شیون کو

حال مرگ بیکسی سنکر اثر کوئی نہ ہو
سچ تو یہ ہی آپسا بھی بیخبر کوئی نہ ہو

جلوہ کر تو دیکھیے بے پردگی کیسی حضور
لطف یہ ہی بزم مین سب ہون مگر کوئی نہ ہو

پردۂ دلدار ہی تک ہین یہ ساری تابشین
جب نقاب اوٹھ جائے تو شمس و قمر کوئی نہ ہو

واہ ری قسمت ادھر وہ ہون عدو ہو بزم ہو
مین ہون میری بیکسی ہو اور ادھر کوئی نہ ہو

کب تحمل ہو سکے محرومی دیدار کا
کیون کہو نہین کشتۂ تیغ نظر کوئی نہ ہو

ہان مصیبت ہی سے کھلتے ہین محبت کے مزے
لطف الفت کیا اگر بیدادگر کوئی نہ ہو

یا وہی آجائینگے یا جان سے جاؤنگا مین
وہ مرا نالہ نہین جس مین اثر کوئی نہ ہو

کیون ہون یہ رسوائیان گر آپ ہرجائی نہ ہو
خاک بر سر آہ برلب در بدر کوئی نہ ہو

وہ اگر جائین مشتاق لقا کے سامنے
جسمین سوا کچھ نہ ہون ایسی نظر کوئی نہ ہو

دیکھکر جلوہ کسی کا عالم رویا مین آہ
جب اوٹھون خوش ہو کے تو پیش نظر کوئی نہ ہو

ہائے دشمن دیکھین اونکے اوٹھتے جوبنکی بہار
ہائے مین کوئی نہ ہون میری نظر کوئی نہ ہو

کیا مزے کی آرزو ہی کیا مزے کی جستجو
یار کے گم کردہ رہ کا رہبر کوئی نہ ہو

سرگذشت عاشقان کا حال کچھ کھلتا نہین
عشق ہو وہ مبتدا جسکی خبر کوئی نہ ہو

رشک کہتا ہی کہ خود ہی جاؤن لیکر خط شوق
نامہ بر کوئی نہ ہو پیغامبر کوئی نہ ہو

کیون کوئی واقف ہو راہ منزل محبوب سے
میری ہمراہی مین ہی گرد سفر کوئی نہ ہو

وہ اگر بے پردہ ہو جائین تو عالم ہو تباہ
اوس گلی مین ہو زمانہ اپنے گھر کوئی نہ ہو

زلف کے سودے مین دل دیکر نہ پچھتائے کوئی
نفع کی کیا قدر ہو جبتک ضرر کوئی نہ ہو

دلئے قسمت توڑ لے سب کو ترا تیر نظر
اسمین دل ہو یا جگر اپنا جگر کوئی نہ ہو

اب تو سودائے محبت کا ضرر ہی نفع سے
اب کہان وہ دن کہ ڈرتے تھے ضرر کوئی نہ ہو

اس تمنا پر کٹے مرتے ہین مشتاقان قتل
یار پر قربان ہمسے پیشتر کوئی نہ ہو

کیون کرون سوا کسی کو کیون کہو نہین جان و دل
جان جائے یار ہے پر چارہ گر کوئی نہ ہو

عاشقِ مہجور کی صورت پہ ہی کیا بیکسی
مہربان جیسے کسی کی حال پر کوئی نہ ہو

عاشقوں سے حال ملتا ہی کچھ اوس کمبخت کا
دل مین جسکے درد ہو اور چارہ گر کوئی نہ ہو

وہ قیامت کی گھڑی ہی طالبِ دیدار پر
جب اوٹھے پردہ تو پردے کے اودھر کوئی نہ ہو

وہ نہ آئین میرے گھر وہ جائین میرے پاس سے
جذبۂ دل ایسی شام ایسی سحر کوئی نہ ہو

عشق مین بیتابیان ہوتی ہین لیکن ای حسن
جسقدر بیچین تم ہو اسقدر کوئی نہ ہو

تو نے مونھ پھیر لیا چھوڑ کے بسمل مجھکو
یہ تو امید نہ تھی خنجرِ قاتل مجھکو

یادِ جانان مین عجب لطف ہی حاصل مجھکو
ای خدا اور اک ارمان بھرا دل مجھکو

آج برسون مین نظر آئی ہی اوسکی صورت
دم تو لینے دے ذرا خنجرِ قاتل مجھکو

اس عنایت کا مین کیا شکر کرون ای ظالم
تو نے سمجھا تو سہی جور کے قابل مجھکو

کسنے دزدیدہ نگاہی سے مجھے دیکھ لیا
نظر آتا نہین پہلو مین مرا دل مجھکو

رنگ پر شوقِ شہادت کی بہارین آئین
کہ ہی پہلو کی چھری خنجرِ قاتل مجھکو

جلوۂ شاہدِ تنزیہ نظر آ جائے
میری ہستی نہ ہو گر پردۂ حائل مجھکو

پیار کرتا ہی مرا دل تو تجھے ای ظالم
لطف تو جب ہی کرے پیار ترا دل مجھکو

دیکھلے میرے تڑپنے کا تماشا لیکن
اسطرح چھوڑ نہ جانا مرے قاتل مجھکو

لیے جاتا ہی غبارِ پسِ محمل ای قیس
آسرے آسرے مین سیکڑون منزل مجھکو

یاالٰہی یہ امانت مین خیانت کیسی
کیا غضب ہی نہین دیتے وہ مرا دل مجھکو

ہائے ای حسرتِ دیدار تری مایوسی
ذبح مونھ پھیر کے کرتا ہی وہ قاتل مجھکو

ایک پتی بھی ہو گل کی جو قفس مین صیاد
یون نہ بیچین رکھے شورِ عنادل مجھکو

میرے نالون سے وہ اور اوسکی تپش سے مین تنگ
کوستا ہون مین کبھی دلکو کبھی دل مجھکو

دل کے بدلے مین جو دو بوسۂ رخ بھیک مین دو
نہین عاشق نہ سہی جان لو سائل مجھکو

ہائے مجبوری الفت کہ مرے دشمن نے
پاؤن پڑتے ہوئے دیکھا سر محفل مجھکو

کاہے کو سون حسن دس لف کا سودا ہی بچا
پاؤن پڑ پڑ کے نہ روکے جو سلاسل مجھکو

حسین و نازنین ہو خوش ادا و دلربا تم ہو
ہزارون مین تمھین تم ہو جو کچھ بھی باوفا تم ہو

کہونگا تو یہی اب مجھسے خوش ہو یا خفا تم ہو
مرے بس مین ہی جبتک دل جبھی تک آشنا تم ہو

مرے اغیار سے تمکو محبت سی محبت ہی
مرے نزدیک مجھسے بھی زیادہ مبتلا تم ہو

جگر کا درد وہ کچھ بیقراری دلکی ایسی کچھ
اگر اب بھی نہ پوچھا کس مرض کی پھر دوا تم ہو

نہ دیتا دل کبھی خوش ہوتے مجھسے یا خفا ہوتے
اگر معلوم ہو جاتا کہ ایسے بیوفا تم ہو

ابھی کا ماجرا ہی دل مرا میری بغل مین تھا
کوئی آیا ہو تو مین نام لون یا مین ہون یا تم ہو

یہ درد عشق ہی یہ ان طبیبون سے نہ جائیگا
مجھے آرام کیا ہو میرے دکھ کی تو دوا تم ہو

نرالی خود نمائی ہی کہ اک عالم سے پردہ ہی
نئی پردہ نشینی ہی کہ عالم آشنا تم ہو

تمھارے حسن رنگین کی بہارین ہین بہار نیر
وہی فردوس ہی جس بزم مین رونق فزا تم ہو

محبت حضرت دل ایکدن دم پر بنا دیگی
قضا آئی ہی جو یون مائل حسن ادا تم ہو

مرا دل لیچکے ہو بوسہ دینے مین تامل ہی
کہو اب خود غرض مین ہون کہ مطلب آشنا تم ہو

شراب عشق سے پرہیز کیسا حضرت ناصح
مبارک ہو یہ تقوے تمکو ایسے پارسا تم ہو

حسن کیون ہم نہ کہتے تھے محبت سخت آفت ہی
پشیمان دل لگانے سے کہو اب ہم ہین یا تم ہو

شکیب جان ہو قرار دل حزین تم ہو
ہمارے درد کی دارو تو بس تمھین تم ہو

عدو کے رونق محفل ہو یا کہین تم ہو
بس ایک آہ مین اے مہربان یہین تم ہو

نہ مہر کی یہ تجلی نہ ماہ کا یہ فروغ
ہمارے دل سے جو پوچھو تو بس تمھین تم ہو

نشانہ تیر نظر کا بناؤ دل کو مگر
اوٹھا کے پردہ ذرا دیکھلو یہین تم ہو

مزے چکھاؤن تمھین بھی نگاہ حسرت کے
خدا کرے کہ یہان وقت واپسین تم ہو

عدو کی بزم ہی اور راتدن کے جلسے ہین
مجھے گمان تھا کہ میرے ہی دلنشین تم ہو

یہ بار تیغ یہ مجھ سخت جان کو کرنا قتل
یہ کیا غضب ہی کہ اسپر بھی نازنین تم ہو

یہ میرے سامنے اغیار سے ہنسی کیسی
پھر اوسپہ کہتے ہو بیباک مین نہین تم ہو

اونھون نے خواب مین آئینہ بھی اوٹھایا ہاتھ
برا کیا جو کہا مین نے نازنین تم ہو

خدا خودی کو مٹائے دوئی اسی کی ہی
جو یہ نہ ہو تو تمھین ہم ہین اور ہمین تم ہو

حسن کے عشق کا تمکو نہ اعتبار ہوا
کسے خبر تھی کہ اس درجہ بے یقین تم ہو

پردے سے گر تجلی یار آشکار ہو
پروانہ بزم مین تو چمن مین ہزار ہو

کب تھا ہمین نصیب کہ پہلو مین یار ہو
دنیا ہو اور جذب دل بیقرار ہو

کچھ سوز عشق دل سے اگر آشکار ہو
باد بہار تک نفس شعلہ بار ہو

بیداد چرخ اوسکے لیے مشغلہ بنے
جلاد جسکے دلپہ تجھے اختیار ہو

کہتے نہ تھے کہ کوئی برا مان جائیگا
لے اور بیقرار دل بیقرار ہو

جب اپنی جان آپ کو سارا جہان کہے
کہیے پھر آپکا ہمین کیا اعتبار ہو

اللہ اتو داد کو پہنچین یہ حسرتین
وہ پوچھتے ہین کس کے لیے بیقرار ہو

پہلو مین ایکدم نہین رہتے قرار سے
میرے لیے تو تم بھی دل بیقرار ہو

جو کچھ عدو نے مجھکو کہا مین اگر کہون
تم کیون خفا ہو شکوہ وہ کیون ناگوار ہو

جب اپنی ضد پر آتے ہو پھر مانتے نہین
تم آدمی ہو یا دل بے اختیار ہو

دشمن مجھے برا نہ کہین گر تو کیا کہین
شکوہ یہ ہی کہ دوست کو کیون اعتبار ہو

اظہار حال ہجر سے امید وصل ہی
یہ کون چاہتا ہی کہ تم شرمسار ہو

تم دلمین آگئے تو بنے دردجا نگزا
جب چل کھڑے ہوئے تو شکیب و قرار ہو

دل اختر عدو کے چمکنے سے جل گیا — ہان اب شرر یک آہ و دم شعلہ بار ہو
زحمت کش فراق مین وہم و خیال تھی — اب کس امید پر کوئی امیدوار ہو

اچھا کیا جو تمنے حسن چھوڑ دی شراب
یہ ذکر میرے سامنے کیون بار بار ہو

ہین شوخیان وہان تو یہان اضطراب ہو — اب اونکی بات بات کا ایدل جواب ہو
تم ہو چمن ہو مین ہون شب ماہتاب ہو — باہین گلے مین دور مین جام شراب ہو
چھپکر ہزار پردون مین جو آفتاب ہو — کیسی قیامت آئے اگر بیحجاب ہو
گو سیکڑون حجاب ہین پر بیحجاب ہو — ذرّے بتا رہے ہین کہ تم آفتاب ہو
جسکی نقاب روکش صد آفتاب ہو — کیا ہو جو دفعتہً وہ صنم بے حجاب ہو
ہو کر غبار اونکی گلی مین اوڑا کر دن — مٹی مین مل کے کیون مری مٹی خراب ہو
قابو سے نکلے جاتے ہو کن شوخیون کے ساتھ — میری بغل مین تم دل پر اضطراب ہو
در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست — ساقی بہار آئی ہے دور شراب ہو
عاشق کے قلب و چشم مین رہتی ہین حسرتین — تم کسکے دل کے چین کن آنکھونکی خواب ہو
فرقت مین کچھ تو لطف دکھائین مصیبتین — دم کھینچکے مے ہو چلکے مرا دل کباب ہو
ہنگامہ گرم کن ہون جو محشر مین حسن و عشق — تیرا جواب ہو نہ ہمارا جواب ہو
دو دن مزے دکھا کے بلا مین پھنسا گئے — تم موسم بہار ہو عہد شباب ہو
اونکی گلی سے دشت مصیبت مین لا دھرا — اے وحشت جنون ترا خانہ خراب ہو
اے برق دم مین مونھ سے کلیجہ نکل پڑے — تجھ مین ہمارے دل کا اگر اضطراب ہو
غرض گنہ کو طول قیامت تو بس نہین — شاید شب فراق مین میرا حساب ہو
دور جہان اشارے پہ چلتا ہے رات دن — پھیرین نہ آپ آنکھ نہ یہ انقلاب ہو
بیہوش ہو زمانہ یہ رفتار دیکھکر — تم اس خرام مست سے دور شراب ہو

کہتے ہین ذرّے خاک نشینونکی خاک کے
پھیرو ہمارے دن بھی اگر آفتاب ہو

محشر مین دادخواہ ہین بیخود پڑے ہوئے
کس نے کہا تھا سے کہ تم بیحجاب ہو

روشن اگر کرو نہ مرا گھر تو مجھکو کیا
تم چودھوین کے چاند ہو یا آفتاب ہو

ہم خاک ہو گئے ہین فقط اس امید پر
شاید کبھی وہ نقش قدم دستیاب ہو

غفلت نے کر دیا دل مشتاق کا یہ حال
اب وہ ستم بھی ڈھائین تو اونکو ثواب ہو

بے مہریون سے تمنے تو اندھیر کر دیا
ہمنے سنا تھا مہر مین تم آفتاب ہو

دیکھے تو کوئی چرخ بد اختر کا انقلاب
آنکھون مین تو نہ ہوئے مرے طالع مین خواب ہو

حیرت ہو چشم شوق کو جسکے جمال سے
پردے سے باہر آکے وہ کیا بیحجاب ہو

بیچین ہین وہ میری شب وصل بیطرح
مر جاؤن مین جو ہجر مین یہ اضطراب ہو

افسوس ہے کہ آپ کے دامن کے دور مین
یون خاک پائمال کی مٹی خراب ہو

محرم بنائے جلوۂ رنگین ترا جسے
وہ آئینہ بہشت برین کا جواب ہو

ہم جاگ جاگ کر شب فرقت سحر کرین
سوئے ہوئے نصیب کی آنکھون مین خواب ہو

کیونکر نہ چشم شوق کی حسرت پہ جی بجھے
جب وہ ہون بیحجاب تو دلکو نہ تاب ہو

عاشق کے دل سے لطف و کرم کو غرض نہین
کچھ مہربان ہو تو نگاہ عتاب ہو

ہم بھی سنائین دلکو ہمین بھی بتائیے
بیکس پہ ظلم کرنے مین گر کچھ ثواب ہو

پردے اوٹھائے محفل طور و کلیم کے
او مونھ چھپانیوالے ذرا بیحجاب ہو

جب پیش حسن تنگ ہو وسعت جہان کی
پھر آئینہ کے گھر مین ترا کیا جواب ہو

دشمن پہ لطف کیجیے مجھکو ستائیے
جسپر عنایتین ہون وہی پر عتاب ہو

شوق لقا مین آپ سے باہر ہو اک جہان
او چھپنے والے ذوق سے اب بیحجاب ہو

تم جسکے دل کے چین ہو وہ مضطرب رہے
تم جسکی جان ہو اوسے جینا عذاب ہو

کچھ بھی نہ ہو تو دل کی تسلی ہو کسطرح
خوئے کرم نہین نہ سہی کچھ عتاب ہو

سنکر سوال وصل نہ نکلا زبان سے کچھ
تمکو تو لوگ کہتے تھے حاضر جواب ہو

عاشق ہے کے ہوش کھوئی ہون جنکی تجلیان
وہ بیحجاب ہوکے بھی کیا بیحجاب ہو

ہر چشم کور چشمہ آب بصر بنے
اندھون مین جلوہ گر جو مرا آفتاب ہو

بیچینیون کا اونکو یقین اب نہ آئیگا
جب دل نہ ہو بغل مین تو کیون اضطراب ہو

اوسکے جمال کی کوئی کیا تاب لا سکے
جسکی نقاب رخ کا لقب آفتاب ہو

خواہش ہی آبرو کی تجھے گر تو ای حسن
جاکر نجف مین خاک در بوتراب ہو

جور تازہ سے خفا ای دل ناشاد نہ ہو
وہ تو معشوق نہین جو ستم ایجاد نہ ہو

مجھسے تم کہتے ہو تو شاکی بیداد نہ ہو
دل جو دکھ جائے تو ممکن ہی کہ فریاد نہ ہو

مین تمھین یاد کرون تمکو مری یاد نہ ہو
اور پھر کہتے ہو مضطر نہ ہو ناشاد نہ ہو

دل خفا یار خفا دوست عدو چرخ خلاف
مجھسا بدبخت کوئی عاشق ناشاد نہ ہو

پھیر دو شوق سے دشمن کے گلے پر خنجر
کون کہتا ہی کہ تم بانی بیداد نہ ہو

چشمکیان ایکے مرا دل وہ دکھا دیتے ہین
اوسپہ یہ قید کہ بس نالہ و فریاد نہ ہو

پھوٹے وہ آنکھ نہین شوق نظارہ جسکو
خاک ہو جائے وہ دل جسمین تری یاد نہ ہو

اور کیا چاہیئے وہ آپ مناتے ہین مجھے
اب بھی گر چین نہین تو دل ناشاد نہ ہو

ایکدم چین سے ٹھہرا ہو جو دل ہجر کی شب
آپ کے وصل سے کمبخت کبھی شاد نہ ہو

لطف ان سست مضامین مین کیا آئے
ای حسن گر کرم حضرت استاد نہ ہو

خدائی میکدہ کو بھی عنایت اک پیالا ہو
مرے ساقی ترا دونون جہانمین بول بالا ہو

نقاب اولٹے ہوئے تشریف لے آئین وہ پہلو مین
مرے ظلمتکدے مین بھی کبھی یارب اوجالا ہو

ٹھکانا دونون عالم مین نہین اوس خانہ ویرانکا
جسے ای دوست تو نے اپنے کوچہ سے نکالا ہو

نہ اوچھے سخت جانی نازکی کی شرم رہجائے
الٰہی مرتے دم قاتل سے میرا مونھ اوجلا ہو

جہان غش دل پھڑکتے سے جھکے آنکھین جھپکتی ہین
کہین ایسا نہ ہو پردے سے اوس نے مونھ نکالا ہو

خبر سنکر وہ میری نزع کی ہنستے ہوئے آئین
مبارک یا الٰہی مجھسے بگڑے کا سنبھالا ہو

فقیرونکو بھی اک بوسہ خدارا اپنے صدقے مین
فروغ حسن تیرا روز دونا ہو دو بالا ہو

نہ کیونکر اشک بھر آئین دل مجروح کی دکھ پر
اوسے یون چاک کر خونین دیکھین جو نازونکا پالا ہو

حسن تقدیر پر اوسکے ہزارون بار صدقے ہون
جسے چھکتے ہوئے گرنے مین ساقی نے سنبھالا ہو

یہ اپنے چاہنے والونکا حال کرتے ہو
کمال کرتے ہو صاحب کمال کرتے ہو

تمھاری چال مین انداز ہے قیامت کا
قدم قدم پہ مجھے پائمال کرتے ہو

اونھون نے دیکھیے کیا کیا جواب سوچے ہین
وہ مجھسے پوچھتے ہین کیا سوال کرتے ہو

ذراسے حرف تمنا پر اسقدر غصہ
ذراسی بات کا اتنا ملال کرتے ہو

جو مین نے بوسہ لبون کا لیا بگڑ بیٹھے
اسی زبان سے عہد وصال کرتے ہو

تمھارے ہجر کے بیمار روز مرتے ہین
کسی مریض کی بھی دیکھ بھال کرتے ہو

مین اور چاہون کسی اور کو نہین ممکن
خدا کے واسطے کیا احتمال کرتے ہو

غضب ہے قہر خدا سے بھی تم نہین ڈرتے
خدا کے بندون کو یون پائمال کرتے ہو

تم اور وصل کی خواہش پھر ایسے ظالم سے
حسن خدا کے لیے کیا سوال کرتے ہو

کون کہتا ہے کہ آکر دیکھلو
حال عاشق کا بلا کر دیکھلو

دم ہے آنکھون مین مریض ہجر کا
جھوٹ کہتا ہون تو جاکر دیکھلو

مرنا جینا ہے تمھارے ہاتھ مین
دل سے جاکر دل مین آکر دیکھلو

جھوٹ سچ کا حال ابھی کھلجائیگا
دشمنون کو آزما کر دیکھلو

پوچھتے کیا ہو کہ دلہن کون ہے — تو یہ آئینہ اوٹھا کر دیکھلو
کسطرح غش کھاکے گرتا ہے کوئی — یہ تماشا مونہ دکھا کر دیکھلو
ایک آئینہ مین تجلی بند ہے — وقت شوخی دلہن آکر دیکھلو
اس نزاکت پر یہ دعوے قتل کے — پہلے خنجر تو اوٹھا کر دیکھلو
کیون بتائین یادگار وصل غیر — آپ آئینہ منگا کر دیکھلو
پوچھنا یہ ہے کہ پوچھو مجھسے حال — دیکھنا یہ ہے کہ آکر دیکھلو
ہے سیہ بختون سے زینت حسن کی — سرمہ آنکھون مین لگا کر دیکھلو
غیر سے بے سوچے سمجھے میل جول — پہلے کچھ دن آزما کر دیکھلو
ہاتھ سے جاتا رہیگا دل ابھی — میرے دل سے ہاتھ اوٹھا کر دیکھلو
امتحان غیر پر رنجش عبث — خیر جی تم مونہ لگا کر دیکھلو
دیکھنے والے کی آنکھین پھوٹ جائین — ابتو تم پردہ اوٹھا کر دیکھلو
حضرت دل پھر چلے دشمن کے گھر — آپ سکے وہ مونہ چھپا کر دیکھلو

وہ اگر دیکھے تو آنکھین پھوٹ جائین
تم حسن کو چھپ چھپا کر دیکھلو

وقت جلوہ بیخود و مدہوش شیدا کیون نہ ہو — یہ تماشا ہو تو پھر ایسا تماشا کیون نہ ہو
جنسے جلوہ کو طرز خود نمائی ہے پسند — سیکڑون پردون مین چھپکر عالم آرا کیون نہ ہو
ایک ہی جلوہ نے روشن کر دیے دونون جہان — کیون نہ ہوا یہ آفتاب عالم آرا ایسا کیون نہ ہو
آنکھین اپنی فدا کر دے رضا دوست پر — پھر مین دیکھون چاہنے والیکا چالا کیون نہ ہو
جسگھڑی تک رہین وہ کسطرح دیکھون اونھین — جسگھڑی تک مین ہون مین مجھسے پردا کیون نہ ہو
بیٹھے بیٹھے مین جب تک گم ہون اونکو پا سکتا نہین — ڈھونڈھ لون مجھکو اگر مین اونسے ملنا کیون نہ ہو
بیخودی کا قول ہے گمنے مین ملنا ہے نہان — ہوش کہتے ہین کہ ملنا ہو تو گمنا کیون نہ ہو

آپکے نقش قدم کو خاک سے کیون ربط ہے
دل کا ٹکڑا کیون نہ ہو آنکھون کا تارا کیون نہ ہو

دیکھنے والیکی آنکھین بند ہونی چاہیین
پھر مین دیکھون پردہ والونکا نظارا کیون نہ ہو

گرنیوالی بجلیان نکھر اوٹھنے دین ممکن نہین
بیحجابی جلوۂ جانان کا پردا کیون نہ ہو

جان اگر ہو جان تو کیونکر نہ ہو تجھپر نثار
دل اگر ہو دل تری صورت پہ شیدا کیون نہ ہو

تیرے جلوے ہین زمانہ سے نرالے ای حسین
تیرے جلوون پر فدا سارا زمانہ کیون نہ ہو

ناصیہ سا ہین در دلبر پر ایدر سے نصیب
ابتو سر اوٹھتا نہین محشر ہی برپا کیون نہ ہو

موت آ ورا اونچی گلی کی صدقے ایسی موت پر
زندگی کا لطف اس مرنے سے پیدا کیون نہ ہو

اپنی ہستی سد راہ وصل جانان ہے حسن
ہم اگر گم جائین تو پھر اونسے ملنا کیون نہ ہو

بیخود دیدار کی تربت پہ میلا کیون نہ ہو
اونکے جلوہ کا تماشائی تماشا کیون نہ ہو

چوٹ جب لپر سے لگے فریاد پیدا کیون نہ ہو
ای ستم آرا جو ایسا ہو تو ایسا کیون نہ ہو

دلبر آنکھین ہون تو پھر دل کیون ٹھکانے سے رہے
دلنشین صورت ہو تو دلمین ٹھکانا کیون نہ ہو

آپ ہی فرمائیے دل مفت دیتا ہے کوئی
آپ ہی انصاف کیجے پھر تقاضا کیون نہ ہو

جائے حیرت ہے عدو غیر سے ہم خوش نہین
جو برے کا ہو برا اچھے کا اچھا کیون نہ ہو

جو وہ چاہینگے وہ ہوگا اب وہ جو چاہین کرین
دل ہی جب ہے اونھین کا اونکا چاہا کیون نہ ہو

حسرت پابوس جانان مین ہوئے ہین خاک ہم
ذرہ ذرہ محشرستان تمنا کیون نہ ہو

تم سوال وصل سنکر ٹالدو ممکن نہین
چھوڑ دون پاس نزاکت مین تو پھر کیا کیون نہ ہو

جب کرم ہو حسن کا جب مہربانی عشق کی
پھر وہ میری کیون سنین پھر اونکا کہنا کیون نہ ہو

دل کا تنگ آ کر دعا کرنا ہوا ایسون سے مین
اوس ستم آرا کا جھنجھلا کر یہ کہنا کیون نہ ہو

حسن کی سرکار کا انصاف تو دیکھے کوئی
ضبط کر لینے سے مطلب دل کسیکا کیون نہ ہو

جب پسند ہو جلوۂ جانان قتیل عشق کی
زندہ جاوید اونکا مرنیوالا کیون نہ ہو

اونکے دل کو کچھ بھی گرمائے جو آہ آتشین
سوز فرقت سے کلیجہ دل کا ٹھنڈا کیون نہ ہو

جب چھکا کر مست کر دے گردش چشم حبیب
رند مے آشام کا پھر دور دورا کیون نہ ہو

چارۂ آزار الفت سے ہے پرہیز ای حسن
چارہ گر اپنے زمانہ کا مسیحا کیون نہ ہو

ردیف ہائے ہوز

جو جگر تھامے چلے آتے تھے فریاد کیساتھ
رنگ لائے ہین وہی بے دل ناشاد کیساتھ

آگ سینہ مین بھڑک اوٹھتی ہے فریاد کیساتھ
کیا گزرتی ہے مرے ہین دل ناشاد کیساتھ

کچھ بھی تاثیر جو آجائے تو انشاء اللہ
دوڑتے آپ چلے آئینگے فریاد کیساتھ

آنکھ وہ آنکھ جسے ہجر مین روتے گزرے
دل ہے وہ دل جو گزر جائے تری یاد کیساتھ

عندلیبان چمن بندۂ بیدام بنے
ہو لیے چھوڑ کے گلشن مرے صیاد کیساتھ

جانکنی سینہ دری ہو تو قرار آجائے
فتنہ گر لاکھ بکھیڑے ہین تری یاد کیساتھ

کیون چلے آتے ہو بیتاب کلیجہ تھامے
تمکو کچھ ضد ہے مرے نالہ و فریاد کیساتھ

سینہ مین خاک جگہ دون ترے ارمانون کو
چین سے کوئی رہا ہے دل ناشاد کیساتھ

اونکا پردہ سے نکلنا کہ فدائی تھا جہان
رابطہ عشق کو ہے حسن خداداد کیساتھ

کس سے ملتے ہو حسن خیر ہے کیا کرتے ہو
کچھ عداوت ہے تمھین کیا دل ناشاد کیساتھ

مجھسے مین نے کب کی توبہ
توبہ توبہ کیسی توبہ

شیخ نہ جنت مین بھی پیے مے
جب جا نہین ہے پکی توبہ

مین اور عشق بتون کا ناصح
تو اور جھوٹ الٰہی توبہ

زاہد کی کم فہمی دیکھو
مے تو نہ کھینچی کھینچی توبہ

کیون دل عشق نہ چھوڑا تو نے
ہمنے دیکھی تیری توبہ

دے اے ساقی جام لبالب
فصل گل مین کیسی توبہ

شیشہ اوٹھا کر طاق سے ہمنے
طاق پہ ساقی رکھدی توبہ

جو صہبائے ولا سے روکے
ایسے زہد سے اپنی توبہ

توبہ کروا اے حضرت واعظ
عہد شباب مین کیسی توبہ

پیر مغان کے ہاتھ پہ زاہد
آج حسن نے توڑی توبہ

ردیف یائے تحتانی

صدقے ہو کر یہ مرے شوخ پہ کیا آتی ہے
فتنہ کے عطر مین ڈوبی جو صبا آتی ہے

قلق و درد و غم و سوزش دل نالہ و آہ
شب غم آتی ہے یا کوئی بلا آتی ہے

ذبح کرنیکو جو بیٹھے تھے تو کچھ شرم نہ تھی
اب مری لاش پر آنے سے حیا آتی ہے

کسطرح قافلۂ اہل عدم کو ڈھونڈین
نقش پا ہی ہے نہ آواز درا آتی ہے

تیرا کوچہ ہے عجب گلشن دلچسپ اے بت
دور تک خلق خدا روبقفا آتی ہے

دل بیتاب سن امید کو بھی روکر وہان
داستان گو کو بلایا ہے حنا آتی ہے

دل اور اوس زلف مین پھنسے خدا کی قدرت
عقل کنجاتی ہے جب سر پہ بلا آتی ہے

یاد مین ساقی کوثر کی چڑھا خم مے
میکشو مژدہ کہ گھنگور گھٹا آتی ہے

سنیے تو آپ کو عشاق کا کچھ دھیان بھی ہے
کہیئے تو آپ کو یاد غربا آتی ہے

غیر کی چاہ نے ناراض کیا مجھسے انھین
اولٹی سیدھی یہی دو ر چار ملا آتی ہے

صرصر اوڑ جائے الٰہی کہ کسی کے در سے
جب نہ تب خاک غریبونکی اوڑا آتی ہے

ناصحا مجھسے اور اوس بت سے تعلق کیا خوب
کچھ تجھے شرم بھی اے مرد خدا آتی ہے

ہو نہ ہو آج حسن اونکی گلی مین پہنچا
سن لو وہ درد بھرے دلکی صدا آتی ہے

یا نگاہ منتظر کا آئینہ مین گھر بنے
یا مرا دل جلوہ گاہ عارض دلبر بنے

جانیوالے ہمکو بھی پامال کرتا جا ذرا
فتنہ جو اوٹھے تری رفتار سے محشر بنے

جو جفا کو دوستی سمجھے لڑائی کو ملاپ
ایسے ظالم سے کہو کیونکر نبھے کیونکر بنے

وہ چلے آئین پریشان حال دل تھا ہو مرے
اوسپہ بھی بنجائے کچھ ایسی کہ ہر دم پر بنے

تم رہو آباد ہمنے پالیا انعام عشق
خانمان برباد گھر سے لٹگئے بے گھر بنے

گر یہی جلوے ہین تو عالم ہوا ویران تمام
دیکھ لینا اونکے کوچہ مین ہزارون گھر بنے

شکوہ تیرا حال اپنا غیر کی بیباکیان
خط مین گر مین کم سے کم لکھون تو اک دفتر بنے

عکس رخ گردون پہ میرے چاند کا ٹھہرا قمر
خاک رہ سے ذرے جو اوڑکر اوٹھے اختر بنے

خشک ہوجائے وہ پانی جو بنے سیلاب اشک
خاک ہو جائے وہ مٹی جو دل مضطر بنے

چین سے وہ شوخ بیٹھا ہے کنار غیر مین
ہم پڑے پھرتے ہین دل تھامے ہوئے مضطر بنے

ایک مدت سے یونہین بنتے بگڑتے ہین حسن
غیر سے بگڑے پھر اونکی بزم مین جا کر بنے

اللہ ری بیکسی کہ نہ دل ہے نہ یار ہے
اک جان زار ہے بھی تو وہ جانثار ہے

یہ جان زار ہے یہ دل بیقرار ہے
آگے تری پسند تجھے اختیار ہے

کسدرجہ گلفشان دہن تنگ یار ہے
اس غنچہ مین ہزار چمن کی بہار ہے

بیباکیان ہین دل مین نظر شرمسار ہے
ایسونکی بات کا ہمین کیون اعتبار ہے

دل دیکر اوس سے بات کرے کوئی کیا بھلا
جبتک بغل مین دل ہے وہ یار ونکا یار ہے

وہ لکھتے ہین کہ یاد بھی آتے نہ ہونگے ہم
ہر لحظہ پاس پاس ہے غم غمگسار ہے

تمکو خیال چارہ گری چاہیے ضرور
دشمن کے دلمین میری طرف سے غبار ہے

پہلو تہی کرون جو نہ دل سے تو کیا کرون
دشمن ہی یہ مرا مرے دشمن کا یار ہی

ہر دم ہی مجھکو ابروئے جلاد کا خیال
ای دل مگر قضا ترے سر پر سوار ہی

وہ کہتے ہین کہ مکر تو عاشق کے دیکھیے
جب دل نہین بغل مین تو کیا بیقرار ہی

بھولے جو قبر غیر کو وہ وقت فاتحہ
غل ہر لحد مین تھا یہ وہی تو مزار ہی

جلاد اک نظر کی بھی مہلت نہین مجھے
بیٹھی جب سے تری چھری مرے دم پہ سوار ہی

جب سے بنے ہین آپ مسیحائے روزگار
کوئی ہی جان بلب تو کوئی دلفگار ہی

پہلے وہ میرے دلمین تھے اب ہم غیر مین
سچ کہتے ہین کہ جان کا کیا اعتبار ہی

کوئی تو بات دلمین ہی جو اونکو ہی پسند
کوئی تو ادا نہین آن ہی جو دل نثار ہی

اقرار یار بھی ہی عجب چیز ہمنشین
سب جھوٹ جانتے ہین مگر اعتبار ہی

بس مین کسی کے رہ نہین سکتا کسیطرح
معشوق دوسرا دل بے اختیار ہی

اک اک کی موںھ کو تکتا ہی کیون نزع مین حسن
کیا جانے کسکی دید کا امیدوار ہی

کہتے ہو ہمین ملنے کی فرصت نہین ملتی
فرصت نہین ملتی کہ اجازت نہین ملتی

کوچہ مین ترے کونسی نعمت نہین ملتی
صدمہ نہین پاتے کہ اذیت نہین ملتی

کب محفل دشمن سے اوٹھایا نہین جاتا
کب آپ کے گھر سے مجھے عزت نہین ملتی

کس موںھ سے وہ اب جان طلب کرتے ہین مجھسے
اونسے ابھی اک دل ہی کی قیمت نہین ملتی

کیون زندۂ جاوید نہ ہون اہل محبت
اس کام مین مرنیکی بھی مہلت نہین ملتی

آخر کوئی پامالی عشاق کی حد بھی
خود ڈھونڈھ رہے ہو مری تربت نہین ملتی

مین تو دل و سر جان و جگر دیکے خریدون
بکتی ہوئی اچھی کوئی قسمت نہین ملتی

ایسا تری الفت نے مرے دلکو نچوڑا
کیا خون کہین خون کی رنگت نہین ملتی

مین وصل کی تدبیر مین وہ فکر ستم مین
الفت مین کسی شخص کو راحت نہین ملتی

دیکھون مرے سینہ مین کبھی دل ہو کہ نہین ہو
اون آنکھون نہین اب مجھکو مروت نہین ملتی

مجھکو تو ستایا ہی مین دنیا سے مٹا دون
پر وصل کے دن یہ شب فرقت نہین ملتی

کیا جانے عدو لطف جو ہی اونکے ستم مین
ایسون کو یہ تقدیر یہ قسمت نہین ملتی

یہ حسن نرالا ہی ادا اور ہی کچھ ہے
آج آپ کی تصویر سے صورت نہین ملتی

کیا بات کرون کشمکش نزع مین اونسے
افسوس کہ دم لینے کی مہلت نہین ملتی

وہ شکوۂ آزار پر بولے تو یہ بولے
ہمکو بھی ترے نالون سے فرصت نہین ملتی

دل بیچتے لین ہم تری آنکھونکے مول
دنیا مین کہین جنس مروت نہین ملتی

ہر ایک سے سائل نہین ہوتا ہی زمانہ
ہر ایک کو یہ حسن کی دولت نہین ملتی

دل کا کبھی رونا ہی کبھی جان کا ماتم
الفت کے بکھیڑون سے فراغت نہین ملتی

گر اوٹھاتے ہین مزے لطف و کرم کے
کیا ظلم و ستم مین ہمین لذت نہین ملتی

نشتر سے بھی کچھ تیز ہین قاتل کی نگاہین
رگ کو کوئی کلیجہ کی سلامت نہین ملتی

کیا یار کی صورت سے حسن چاند کو نسبت
ایسونکو یہ طلعت یہ نزاکت نہین ملتی

ابر بہار زور اوٹھا کوہ و راغ سے
پھر دل نے لو لگائی شراب ایاغ سے

اوس شمع انجمن کی تجلی کہان نہین
پروانے کیون لپٹتے ہین آ کر چراغ سے

کیا جانے کیا گزرتی ہی فرہاد و قیس پر
ماتم کی آرہی ہی صدا کوہ و راغ سے

بلبل تڑپ رہی ہین گریبان گل ہی چاک
فصل بہار آج بچھڑتی ہی باغ سے

ہی عاشقو نوید کہ سنتے ہین آج وہ
افسانہ دلجلون کا زبان چراغ سے

اے گل نہ جاؤنگا ترے کوچہ سے مین کبھی
بلبل وہ کیا ہی سیر ہو جو سبزہ باغ سے

بل کھا رہے ہین چہرہ پہ گیسوے پر شکن
مار سیاہ کھیل رہے ہین چراغ سے

ہو میرے گل کو زیور گل کو جو احتیاج
اوڑ کر ہوا مین پھول چلے اپنے باغ سے

چمکی ہی میری عشق سے تقدیر آپ کی
روشن چراغ حسن ہوا دل کے داغ سے

اوسکی تلاش عالم اسباب مین نہ کر
ملتا نہین کسی کو نشان و سراغ سے

یہ گلفشانیان تو نہ ہوتین کبھی حسن
تمنے چنے ہین پھول یہ گلزار داغ سے

باڑھ بنوائی ہی جلاد نے تلوارون کی
یا خدا خیر ہو الفت کے گرفتارون کی

فصل گل آئی ہی گلشن مین گھٹا چھائی ہی
سیر اب دیکھیے میخانہ مین میخوارون کی

زاہد و جوش عطا پر وہ کریم آیا ہی
شکل اب دیکھیے قایل ہی گنہگارون کی

بیوفا خواب مین بھی تو نے تو آنا چھوڑا
یونہی ہوتی ہی دوا ہجر کے بیمارون کی

صحن گلشن سے وہ صیاد کا باہر لانا
ہائے وہ درد سے فریاد گرفتارون کی

دم رفتار کٹے جاتے ہین خوبان جہان
چال اوڑائی ہی تری چال نے تلوارون کی

سخت جان ہو نہین وہ جلاد ہی آمادہ قتل
دیکھیے کیسی ہنسی اوڑتی ہی تلوارون کی

نہ رہا کبھیو پر کنج قفس تک آکر
کچھ تو سن لے مرے صیاد گرفتارون کی

شام نزدیک ہے و گھاٹ مین ہی منزل دور
مشکل آسان کرے اللہ تھکے ہارون کی

کیا سمائی ہی ترے دلمین بتا تو ظالم
نیم جانون پہ یہ بوچھار ہی تلوارون کی

کچھ تو چاٹا ہی مرا خون جگر ای جلاد
سرخ بیوجہ زبانین نہین سوفارون کی

جو کہا حال حسن اونسے وہ اولٹا ہی کہا
تجھے لینی ہی خبر اونکے خبر دارون کی

پلا دے آج جو ہون شیشہ و سبو باقی
رہے نہ ساقی میونوش آرزو باقی

خدا کے واسطے کچھ رحم جان بسمل پر
نہ چھوڑ خنجر قاتل رگ گلو باقی

دکھاؤ پھر بھی جھلک اپنے روئے روشن کی
ابھی ہی دل مین مرے جان آرزو باقی

زبان حال سے گویا ہے بے ثباتی دہر
فنا ہی سب کے لیے اک رہیگا تو باقی

کہو کلیم سے دیکھین جو دیکھنا چاہین
ابھی تجلی ایمن ہی چار سو باقی

دکھائے پردہ سے اکبار تو وہ جلوہ حسن
تری بلا سے جو پھر بھی ہو آرزو باقی

وہ ایکبار کا جلوہ بھی کیا قیامت تھا
ازل سے آنکھون کو ہی جسکی جستجو باقی

ٹھکانا کیا ہی پھر اوس نامراد کا یارب
جو دل کی دل ہی مین رہجائے آرزو باقی

نمک نہ چھڑکو مرے زخم پر لگاؤ ہاتھ
مزہ یہ ہی کہ نہ رہ جائے آرزو باقی

نہ چھیڑ ہول قیامت کا ذکر ای واعظ
ابھی ہی نشۂ صہبائے مشکبو باقی

دکھا دو آج تم اپنے خرام کا انداز
رہے نہ فتنۂ محشر مین گفتگو باقی

قفس مین کہتی تھی بلبل تڑپ تڑپ کے حسن
ابھی ہی دید گلستان کی آرزو باقی

وہ مجھسے بیخبر ہین اونکی عادت ہی کچھ ایسی ہی
مین اونکو یاد کرتا ہون محبت ہی کچھ ایسی ہی

ہم اوسکو دیکھکر ایمان و دل کیونکر نہ کھو بیٹھین
مسلمانو بت کافر کی صورت ہی کچھ ایسی ہی

مین دل کیونکر تمھین دون وصل کی کیونکر نہ خواہش ہو
یہ دولت ہی کچھ ایسی ہی وہ نعمت ہی کچھ ایسی ہی

جہان دیکھا اوسے دی سر جھکا دی پھر نہین اٹھتی
تمھارے نقش پا مین شان عزت ہی کچھ ایسی ہی

کسی پہلو نہین ہوتی دل بیتاب کو تسکین
تری الفت مین ای ظالم مصیبت ہی کچھ ایسی ہی

جسے دیکھا پھر اوسکا دل نہین رہتا ٹھکانے سے
تری ترچھی نگاہون مین شرارت ہی کچھ ایسی ہی

مین وقت صبح اونکے روکنے کو اوس سے کہتا ہون
کوئی جاتا نہین ہمین یہ ساعت ہی کچھ ایسی ہی

چمن کیسا بہار ہشت جنت اسپہ قربان ہو
تمھارے عارض رنگین کی رنگت ہی کچھ ایسی ہی

مین آؤن وعظ مین سو بار جب یہ دل بھی آنے دے
کرون کیا واعظو رندونکی صحبت ہی کچھ ایسی ہی

مین کس گنتی مین ہون اور اکبر ہی دلکی حقیقت کیا
ہزارو جان دیتے ہین وہ صورت ہی کچھ ایسی ہی

ہمارے زخم مونھ کھولے ہوے ہین زخم کھانے کو
تمھاری تیغ کی چرکو مین لذت ہی کچھ ایسی ہی

کوئی آئے یہ آتی ہی کوئی جائے یہ جاتا ہی
مرا دل ہی کچھ ایسا ہی طبیعت ہی کچھ ایسی ہی

ہمارا کیا بگڑ جاتا حسن تیری سفارش مین
ہماری اونکی اب صاحب سلامت ہی کچھ ایسی ہے

دل مین پھر درد اوٹھا پھر وہی ساعت آئی / پھر مرے سر پہ بلاے شب فرقت آئی
ہمتو آئے تھے اونھین حال سنانے اپنا / وہ خفا ہو گئے لو اور قیامت آئی
اونکی زلفون سے اوپجھنے کو کہا تھا کس نے / دیکھ اے دل کوئی دم مین تری شامت آئی
اور تو کوئی نہ تھا میرے جنازے پہ مگر / بیکسی روتی ہوئی تا سر تربت آئی
حضرت عشق سلامت رہین آباد رہین / ساری آفت انھین مرشد کی بدولت آئی
تیرے بیمار کو پوچھا نہ کسی نے غافل / آئی تو ایک غشی بہر عیادت آئی
مونھ بنائے ہوئے غصہ مین جبین پر سو بل / آپ کیا آئے مرے گھر کوئی آفت آئی
شکر ہے کشتۂ فرقت کے تڑپنے پر آج / اسقدر اونکو ہنسی آئی کہ رقت آئی
جی مین شرمندہ ہوا کاٹ کے سر عاشق کا / ہاے جلاد کو کس وقت ندامت آئی
اوسکو ہین شکل دکھانیمین بھی لاکھون انکار / ہائے کس شرم کے پتلے پہ طبیعت آئی
میرے رونے پہ تو اب ہنستے ہو لیکن تم بھی / جان جاؤگے کسی پر جو طبیعت آئی
چاہنے والون کو بھی بھول گئے یا اللہ / دشمنون پر تمھین اسدرجہ محبت آئی

ای حسن شکر کرو زندہ وہان سے آئے
دل کو جانا تھا گیا جان سلامت آئی

اوٹھاؤ پردہ دکھاؤ صورت کہو تو عذر وصال کیا ہے
تمھین فقیرون سے رنج کیون ہے بلاکشون سے ملال کیا ہے

جو چاہتا ہے کسی کو کوئی تو دل سے رکھتا ہے فکر اوسکی
مریض غم سے کبھی نہ پوچھا یہ تو نے ظالم کہ حال کیا ہے

اگر وہ مونھ سے نقاب اوٹھاوین تمام عالم کے ہوش اوڑاوین

رہین کسی سکے حواس قائم جناب موسے مجال کیا ہی

تجلیان ہین نثار او سپر خدا نما ہی ضیاے دلبر
یہ مہر کیا ہی یہ ماہ کیا ہی یہ آئنہ کا جمال کیا ہی

مریض غم کی نہ پوچھو حالت جو تمکو ملنا ہی جلد آؤ
پھری ہین آنکھین چھٹی ہین نبضین بتاؤن کیا تمکو حال کیا ہی

نہ ہٹ کرو آؤ دل بھی جاؤ نہ مرنیوالون سے موںھ چھپاؤ
یہ نیمجانون سے رنج کیون ہی مسافرون سے ملال کیا ہی

مریض فرقت پہ لیکے خنجر چڑھائین کیون تمنے آستینین
اجل نصیب آپ مر رہا ہی اب اوسمین دیکھو تو حال کیا ہی

ہم اپنے غفلت شعار کے گھر ابھی گئے تھے فقیر بنکر
وہان نہ پوچھا کسی نے اتنا کہ شاہ صاحب سوال کیا ہی

نہ باغ جنت کی آرزو کر نہ جام کوثر کی جستجو کر
شراب لعنت حرام ٹھہری پھر اور زاہد حلال کیا ہی

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن عجیب آفت مین مبتلا ہون
لگاتے تو دل لگا دیا پر نہ سمجھا اس کا مآل کیا ہی

خدا نے چاہا تو دیکھ لینا ترا بھی ایسا ہی حال ہوگا
رقیب اوسکی گلی سے مجھکو نکالکر تو نہال کیا ہی

لگا یہ تیر نگاہ کس کا یہ کس نے بسمل تجھے بنایا
نہین جو تجھکو قرار دم بھر بتا تو اے دل یہ حال کیا ہی

علاج بیمار عشق کیون ہو بتو اب اوسکو خدا پہ چھوڑو
ملا دیا جسکو خاک و خون مین پھر اوسکی اب دیکھ بھال کیا ہی

یہ ناز و انداز ہین قیامت اور اوسپہ یہ شوخیان بلا ہین
زمانہ پامال ہو رہا ہی غضب ہی آفت ہی چال کیا ہی

رقیب تسکین کو تمھاری سناتے ہین آکر اچھی خبرین
حسن کو ہم دیکھنے گئے تھے وہی ہی صورت بحال کیا ہی

کعبے کو کوئی گئے کوئی بیت الصنم چلے ۔ اونچی گلی مین خاک اوڑانیکو ہم چلے
منزل ہی دور پاؤن مین عشہ ہی دل ضعیف ۔ للہ کوئی ہاتھ پکڑنا کہ ہم چلے
وحشت نے بیٹھنے نہ دیا دل کو چھیڑ کر ۔ کیا جانے اوٹھ کے گھر سے کدھر آج ہم چلے
بزم عدو مین کھینچ کے دل لیچلا آہین ۔ بیٹھے بٹھائے رنج اوٹھانے کو ہم چلے
پایا اشارہ ابروئے سفاک کا جو کچھ ۔ آنکھون کے بل حرم سے غزال حرم چلے
اوس شعلہ خو سے قطع تعلق کرینگے آج ۔ دلکی لگی کو آگ لگانے کو ہم چلے
دعوے ہمارا کیا ہی بگڑتا ہی کس لیے ۔ لے دشمن وفا تری محفل سے ہم چلے
ساقی اشارہ کردے تو میخانہ کی طرف ۔ مستون کی شکل جھوم کر ابر کرم چلے
ہی اک جہان تجھپہ فدا شکل عندلیب ۔ ای گل نہال ہو کہ ترے رنگ جم چلے
وہ نامراد ہون جو کبھی زہر کھاؤن مین ۔ دم بنکے میرے سینہ مین تاثیر سم چلے
جلوہ نما ہو کعبۂ حاجات تو اگر ۔ تیرے طواف کے لیے بیت الحرم چلے
جیتی ہین سنے بازی میدان امتحان ۔ گھٹ گھٹ گئے رقیب جب بڑھ بڑھکے ہم چلے
وہ سنگدل کبھی تو ادھر کھنچکے آئیگا ۔ ہم آہ کھینچے جائینگے جبتک کہ دم چلے

فضل خدانے بارے حسن کو بچا لیا
کم ہو گیا وہ درد جگر اشک تھم چلے

جانتے تھے کہ ہمیشہ یہی سامان ہونگے ۔ کیا خبر تھی کہ اسیر غم ہجران ہونگے
جانتا یہ تو نہ کہتا مین کبھی حالت دل ۔ کہ وہ سنکر اسے جھینپینگے پشیمان ہونگے

جنکی فرقت مین یہان دم ہی لبون پر اپنا
دل ناشاد وہان اور ہی سامان ہونگے

ہائے وہ دن کہ تمنا تھی فدا ہونے کی
یہ سمجھتے ہی نہ تھے ہوکے پشیمان ہونگے

ہائے وہ آنکھ جو دیدار کی طالب ہوگی
ہائے وہ دل کہ جسے چاہ کے ارمان ہونگے

صدمۂ ہجر مین کیا خوب نبا ہی اس نے
آج اپنے دل بیتاب سے قربان ہونگے

عاشقون سے جو چھپے گا تو جنون اوچھلے گا
چاک کیا کیا ترے پردہ پہ گریبان ہونگے

ایک ہم ہین کہ ستم ہوتے ہین ہمپر کیا کیا
ایک وہ ہونگے کہ جنپر ترے احسان ہونگے

سنکے سودہ زدۂ زلف کا حال ابتر
کیا غرض اونکی بلا کو جو پریشان ہونگے

مژۂ یار کو کیا دیکھتے ہو حضرت دل
ایک دن پار جگر کے یہی پیکان ہونگے

چیر کر تم دل بسمل کو نہ دیکھو دیکھو
جنسے نفرت تھی تمھین اسمین وہ ارمان ہونگے

تھوڑی تکلیف اوٹھائی ہی حسن فرقتین
اب دل دینگے بتون کو جو مسلمان ہونگے

تم بھی ہو خنجر خوشاب بھی ہی
اور یہ خانمان خراب بھی ہی

وہ بھی ہین ساغر شراب بھی ہی
چاند کے پاس آفتاب بھی ہی

دیکھین اب اوٹھتی ہین کدھر آنکھین
آج تم بھی ہو ماہتاب بھی ہی

بولے وہ بوسہائے پیہم پر
ارے کمبخت کچھ حساب بھی ہی

پوچھتے جاتے ہین یہ ہم سب سے
مجلس وعظ مین شراب بھی ہی

دیکھ آؤ مریض فرقت کو
رسم دنیا بھی ہی ثواب بھی ہی

اک سوال وصال پر یہ جور
غور تو کیجے کچھ حجاب بھی ہی

ایسے جلسے کہان میکش
مدرسہ مین کہین شراب بھی ہی

رد نہ فرمائیے سوال وصال
نام کی بات ہی ثواب بھی ہی

برق دیدار دیدنی ہی کلیم
ہین وہ بے پردہ بھی حجاب بھی ہی

تم جو آؤ تو رنگ جم جائے
موسم گل بھی ہے شراب بھی ہے

تیرے ہی دم کی روشنی ہے سب
چاند بھی ہے تو آفتاب بھی ہے

کیون نہ تجھپر نظر پڑے سب کی
تو دو عالم کا انتخاب بھی ہے

تو پہ بھتی نظر نہین آتی
وہ بھی ہین باغ بھی شراب بھی ہے

اونکی باتونکی تہ نہین کھلتی
ملتے ہین اور اجتناب بھی ہے

وعدہ وصل بھی کیا جھوٹا
دل کے سینے مین اضطراب بھی ہے

کیون نہ اوس بزم کو کہون جنت
حور بھی ہے وہان شراب بھی ہے

اونکے وعدے سے کشمکش مین ہون
کچھ ہے تسکین کچھ اضطراب بھی ہے

اب کسی کی خبر وہ کیون لینا
نشہ مے بھی ہے شباب بھی ہے

آج گاڑھی چھنے گی رندونمین
مے بھی ہے ریزش سحاب بھی ہے

پوچھو اوس بزم مین حسن کو یون
وہ یہان خانمان خراب بھی ہے

شکایت کیا کرین ہم آسمان سے
کہ جی ڈرتا ہے یار بدگمان سے

اگر غفلت کرون اشک روان سے
اوٹھے طوفان نوح اس خاکدان سے

چھپاتا ہون جو غم ضبط فغان سے
برس جاتا ہے چشم خونفشان سے

تجھے نفرت ہے گر عشق بتان سے
تو حورین آچکین زاہد جہان سے

بلا سے چاک ہون جیب و گریبان
مگر پردہ تو اوٹھے درمیان سے

کہانتک ضبط کیجیے حضرت دل
لپٹکر روئین اونکے آستان سے

کہانتک پاس رسوائی کہان تک
کلیجہ پک گیا سوز نہان سے

جو پتھر کے جگر مین چٹکیان لے
اونھین نیند آتی ہے اوس داستان سے

جو ان سات آسمانون سے نہ سنبھلا
وہ اوٹھوایا ہے بوجھ اک ناتوان سے

وہان پھر پچھلی ہی بیقراری
جہان سُن آئے تھے اوٹھجا یہان سے

ترس کھانا کہ سب تمکو سنا دین
چھپائی تھین جو باتین رازدان سے

شب فرقت بھی جلسے مین کٹے گی
بلائین آ رہین گی آسمان سے

شب وصل اوسنے حال دل کہین گے
اوچیٹ جاتی ہی نیند اس داستان سے

بسسکنا کس لیے دم توڑنا کیون
کبھی پوچھو تو اپنے نیمجان سے

مزے جاتے رہے درد و الم کے
دل گم گشتہ کو لاؤن کہان سے

تمہین تم دونون عالم مین نظر آؤ
اگر اوٹھ جائے پردہ درمیان سے

مین کہہ آتا ہون اوسنے دلکی باتین
وہ ہو جاتے ہین بڑھکر رازدان سے

سر شوریدہ سکے ہین عزم بیڈھب
الگ بیٹھا ہون اونکے آستان سے

شب وعدہ حسن کی بیکسی آہ
وہ کیا کوئی نہین آتا وہان سے

خدا سمجھے غم ہجر بتان سے
کہ ٹکراتے ہین نالے آسمان سے

وہ دل یون لے گئے ہم سے کہ گویا
اوٹھا لائے تھے ہم اونکے یہان سے

اوسی کو بھید دیتے ہین وہ اپنا
جو فارغ ہو خیال این و آن سے

مٹا جھگڑا گیا سودا کٹا سر
ہوئے ہلکے ہم اس بار گران سے

رہ الفت مین برسون کھاکے چکر
وہین پہنچے چلے تھے ہم جہان سے

جو ہی کچھ پاس رسوائی تو آؤ
عیان ہی حال دل درد نہان سے

پریشان حال رنگ رو پریدہ
کہو تو کچھ تم آتے ہو کہان سے

شکایت کو گئے تھے شکر آئے
یہ کیا تھا کچھ کا کچھ نکلا زبان سے

سمجھا اوس نے عاشق آزما کر
ہم آگئے ہین مقام امتحان سے

جو دشمن نے کہا تمکو سر بزم
اوسے دہراؤن کیا اپنی زبان سے

نہ ٹھہرے مونھ بنا کر چل دیے وہ
یہ پوچھا تھا کہ آتے ہو کہان سے

شکایتہائے فرقت پر نہ ہنسیے
نکل جائے نہ کچھ میری زبان سے

غم فرقت کے صدمے سہنے والے
بہل جائینگے مرگ ناگہان سے

دل پرسوز تو مدت سے ہے گم
یہ شعلے اوٹھ رہے ہین اب کہان سے

دم آخر نہ دکھ پہنچاؤ مجھکو
وہین جاؤ تم آئے ہو جہان سے

گئے گزرے ہین کیا دربان سے ہم
اوٹھاتے ہو جو ہمکو آستان سے

ابھی مجھپر کیے جاؤ یونہین جور
مزا ملنے لگا ہے امتحان سے

نہین اچھا غریبون کا ستانا
کوئی کہدے مرے نامہربان سے

حسن چپ چپ پڑے ہین رستے ہین
کھلین گے بیعت پیر مغان سے

جو خاص جلوے تھے عشاق کی نظر کیلیے
وہ عام کر دیے تمنے جہان بھر کے لیے

ہمین تو دیکھیے دل دینے سے نہ مونھ پھیر
نگاہ پھیر گئے آپ اک نظر کے لیے

گما ہے کوچۂ دلدار مین دل گمراہ
گئے ہوئے ہین قرار و خرد خبر کے لیے

ہماری وصل کی رات اونکی ہجر کی شب ہے
وہ آج شام سے بیچین ہین سحر کے لیے

نہ مغز کھاتے جو ناصح کو یہ سمجھ ہوتی
معاملہ کوئی کرتا نہین ضرر کے لیے

مین چاہتا نہین فرق اونکی وضع مین آئے
وہ آج اور نہ آئین مری خبر کے لیے

درازی شب فرقت نہین قیامت ہے
ہماری رات بنی ہے نہ تھی سحر کے لیے

تمہارے تیر کی جانب سے کیون نہ دلمین ہو گھر
کہ زخم و درد یہ لایا مرے جگر کے لیے

مین اونکے سامنے کیون جاؤن گالیان کھانے
غم فراق بہت ہے مری گزر کے لیے

بلا سے اک دل مضطر اگر گیا تو گیا
مزے تو چھنے تری شوخی نظر کے لیے

اوبھارتی ہے اونھین یون نگاہ شوق مری
نقاب خوب نہین حسن پردہ در کے لیے

مریض عشق کے سایہ سے بھی خدا کی پناہ
دعائیں مانگ رہا ہوں میں چارہ گر کیلیے

دعائے وصل جو کی چرخ سے صدا آئی
یہ التجا تو بنی ہی نہیں اثر کے لیے

تمہارے جلوے میں ہرجائی ہے کیفیت
سرور دل کے لیے نور ہے نظر کے لیے

طریق منزل الفت میں ہیں کچھ ایسے پھیر
کہ رہنما کی ضرورت ہے راہبر کے لیے

شب فراق نہیں شور نالہ و فریاد
دعائیں ہیں یہ کسی شوخ فتنہ گر کے لیے

وہ مجھ بلاکش فرقت سے پھر بھی بہتر ہیں
جو لوگ دیکھتے رہ جائیں اک نظر کے لیے

کیا ہے طول شب ہجر نے عجب اندھیر
گرا ہے سجدہ میں خورشید بھی سحر کے لیے

ہمارے خون کا پیاسا تھا کب سے سوز فراق
کہ ایک بوند بھی چھوڑی نہ چشم تر کے لیے

دعائے وصل کی جلدی ہے کیا دل مضطر
دعائیں مانگ تو لیں پہلے کچھ اثر کے لیے

ترے مکان کو رستہ میں کیا تھی جنت خلد
مگر یہ روک بنا دی نظر گزر کے لیے

کہو تو ہمسے بھی خط کا جواب کب آیا
حسن جو آج قدم تمنے نامہ بر کے لیے

جسکو میں کہتا تھا میرے دل میں ہے
آج وہ اغیار کی محفل میں ہے

عاشق مہجور اب مشکل میں ہے
کچھ کہو تو کیا تمہارے دل میں ہے

ہائے کیا تاثیر جذب دل میں ہے
وہ بت خلوت نشین محفل میں ہے

خیر وہ رنج و عداوت ہی سہی
کچھ تو میرا دھیان تیرے دل میں ہے

کیوں سنائیں جو سنا ہے ہمنے آج
کیوں بتائیں جو ہمارے دل میں ہے

سیر کرتے پھرتے ہیں ارمان ترے
کوئی آنکھوں میں ہے کوئی دل میں ہے

عشق پر مخفی نہیں اسرار حسن
میرے لب پر ہے جو اونکے دل میں ہے

ایک ہی نالہ میں تم گھبرا گئے
دل ہلائیں جس سے ابھی وہ دل میں ہے

کیوں نہ آہوں سے قیامت ہو عیاں
فتنۂ محشر حجاب دل میں ہے

کیا خبر مجھکو تمھارے تیر کی
دل کہان ہی جو کہون دل مین ہی

بیخودی کتنی صرف پڑنے کے لیے
پہلے جو آنکھو نمین تھا اب دل مین ہی

دیکھکر آنا بت پردہ نشین
فرش آنکھون کا تری محفل مین ہی

کیون نہ ہون بیہوش سب شکل کلیم
جلوۂ ایمن تری محفل مین ہی

پاسبانون کا نہین ملتا مزاج
اوس کا کیا کہنا جو اوس محفل مین ہی

تیرے جلوون سے ہی بیخود اک جہان
تو اکیلا اس بھری محفل مین ہی

پردہ در ہی پردہ وبے پردگی
مبتلا تیرا عجب مشکل مین ہی

رشک دشمن پسند ناصح ہجر یار
جان عاشق کی عجب مشکل مین ہی

اونکے جھنجلانے مین آتا ہے مزا
لطف صحبت شکوۂ باطل مین ہی

مشکلات عشق کا تو ذکر کیا
ہی وہ آسانی مین جو مشکل مین ہی

دل مین آنکھو نمین تجلی ہی تری
تو وہ اختر ہی جو ہر منزل مین ہی

راندن ہی زلف وعارض کا خیال
دل وہ رہرو ہی جو ہر منزل مین ہی

کہہ رہی ہی یاس آلودہ نگاہ
اب بھی کچھ حسرت دل بسمل مین ہی

آہ سنکر بھی یہی کہتے ہو تم
داغ یہ کیسا مہ کامل مین ہی

دیکھکر ناقہ ہی کو غش مین ہی قیس
صاحب محمل ابھی محمل مین ہی

موت ہی ترک ہوائے سوز عشق
یہ تو ناصح میرے آب و گل مین ہی

بسمل اپنے دم سے رکھتے ہین عزیز
کچھ تو جوہر خنجر قاتل مین ہی

بنگئی جب دم پہ پھر کیسا لحاظ
اے حسن کہہ ڈالیے جو دل مین ہی

وہ خرام ناز ہی چلتا ہوا جادو بے مجھے
دل کے کھنچنے کا نظر آتا نہین پہلو مجھے

ناصح نادان عبث دق کر رہا ہی تو مجھے
دل کی قابو مین ہون مین دلبر نہین قابو مجھے

راتدن کی آہ وزاری ہر گھڑی کا اضطراب
کیا دل بیتاب اب جینے نہ دیگا تو مجھے

دشمنون پر راز غم رونے سے ظاہر ہو گیا
واہ رے تقدیر لے ڈوبے مرے آنسو مجھے

دونون عالم مین کہین میرا پتہ ملتا نہین
جلوۂ جانان کہان گم کر گیا ہی تو مجھے

ہنسے وہ کھلکھلے جو ظاہر ہو گیا عشق مرا
خوب کانٹو مین گھسیٹا ای دل بدخو مجھے

زندگی سے دم ہی الجھن مین پریشان ہی دل
آخر اکدن مار رکھین گے ترے گیسو مجھے

بیخودی چھائے سرور اُمنڈین بہک جائین حواس
اور بھی ای ساقی میکش کوئی چلو مجھے

حسرتین پوری ہون مٹجائین ہینونکی گلی
دو گھڑی کو اونپہ ملجائے اگر قابو مجھے

جسطرف مین دیکھتا ہون تیرے جلوے ہین عیان
دونون عالم مین نظر آتا ہی تو ہی تو مجھے

مین جسے خلوت مین بیٹھا ہون عیان ہی حسن ا
کوستا ہی وہ سر محفل مرے برر و بے مجھے

ہم ہین اور تیری یادگاری ہی
کچھ تجھے بھی خبر ہماری ہی

دلکی خاطر یہ آہ وزاری ہی
بھولے بچھڑے کی یادگاری ہی

آگیا وقت آچکا ہی جانے کا
آکے ہنگام دم شماری ہی

اوسمین کوئی تو بات ہی ناصح
اوسکی جو بات ہی وہ پیاری ہی

جیسے سب کہتے ہین شب فرقت
گور کی رات سے بھی بھاری ہی

دل لگی ساری دل کے ساتھ گئی
ابتو ہم ہین فغان وزاری ہی

دور باش نگاہبان او رہم
کیا کہین کسکی پاسداری ہی

نیم جان چھوڑ کر چلے مجھکو
تیغ مین خاک آبداری ہی

کسنے دین ہمکو ذلتین وسی نے
رشک عزت ہماری خواری ہی

دل گیا تو یہ جانے جان گئی
دل نہ دے جسکو جان پیاری ہی

خوش رہو خیر کیا کہون تم سے
رات کس طور سے گزاری ہی

وہ ہون مین ہو کن سحاب ہوئی ہو
بس یہی موسم بہاری ہی

وہ ہین اور اونکے روکنے والے
ہم ہین اور بیکسی ہماری ہی

دل دیا جس نے جان دیکے چھٹا
وہ گنہ یہ گناہگاری ہی

دل پہ قبضہ نہ جان پر قابو
ہی تو اک بیکسی ہماری ہی

دل کی راحت ہی بیقراری کو
چین کرنے کو بیقراری ہی

ابر برسے کبھی کبھی تھم جائے
یہ بھی کیا میری اشکباری ہی

راز کھل بھی گیا حریفون پر
اور یہان فکر پردہ داری ہی

روح سیماب ہی ہماری جان
زندہ جب تک ہین بیقراری ہی

اکدن آنکھونکو روئے بیٹھا ہون
گریہی جوش اشکباری ہی

کیا عجب قتل ہو اگر عاشق
مجرم جرم جان نثاری ہی

رشک دشمن ہی اور جفائے حبیب
یہ سزائے وفا شعاری ہی

ہاتھ جانے لگا گریبان تک
آمد موسم بہاری ہی

اس تغافل کو مین سمجھتا ہون
یہ بھی ایک انکی ہوشیاری ہی

مہ و خورشید کو مین کیا جانون
رات دن روشنی تمہاری ہی

وہی دل محو جستجو پائے
جن دلون مین جگہ تمہاری ہی

ساری دنیا ہی کیا تری عاشق
سب یہ کہتے ہین جان پیاری ہی

کیا اسے احتیاج دشمن کی
تیری ای عشق جس سے یاری ہی

آپ جب سے ہوئے ہین جان جہان
جان سے اک جہان عاری ہی

چاند جس سے زمانہ روشن ہو
حسن عارض کا اک بھکاری ہی

بس گیا جب تری مہک سے وہ
ہار جیتا بہار ہاری ہی

یون حسن ان بتونپہ صدقے ہو
واہ کیا شان کردگاری ہی

درد مند ہجر کا اب چارہ فرما کون ہے
جان لینے والے تم ٹھہرے مسیحا کون ہے

صبر کر نالے وہاں الیسونکی سنتا کون ہے
بیکسی مین پوچھنے والا کسی کا کون ہے

برق آسا کر لیا پردہ دکھا کر اک جھلک
دیکھنے والون نے یہ بھی تو نہ دیکھا کون ہے

سیکڑون پردون سے بڑھکر ہے تری بے پردگی
وقت حیرت ہے جہان محو تماشا کون ہے

درد دل اوٹھ اوٹھ کے کسکا راستہ تکتا ہے تو
پوچھنے والا مریض بیکسی کا کون ہے

اُف رے استغنا وہ اک جلوہ دکھا کر چھپ گیے
کیا غرض وہ نکو کر اب عالم مین سوا کون ہے

مہر کا طالب نہ یہ حسن قمر کا خواستگار
دیدۂ مشتاق کی آنکھون کا تارا کون ہے

آستان دلپہ دستک دی غم فرقت نے جب
جان سے کہنے لگے ارمان جانا کون ہے

جسکا دامن چھوڑ کر ہم خاک پر تڑپا کیے
اوسنے پوچھا پھر کے یہ بھی تو نہ دیکھا کون ہے

شوق سے چادر دو فرقت شوق سے جا جان زار
بیکسون کا غمزدون کا چارہ فرما کون ہے

تو عبث کہتا ہے ناصح تم مری سنتے نہین
مین تری سنتا ہون لیکن میری سنتا کون ہے

اس سے کہدو اب کیا جاتا ہے پردہ کس لیے
میت عاشق پہ یہ مونہہ ڈھکنے والا کون ہے

مین تو ہنستا تھا رے دشمن کڑھین دل کو لیے
دل مرا تجھپر تصدق تجھسے پیارا کون ہے

کیا تعجب ہے شہیدان ادا پھر جی اوٹھین
یاد آجائے اگر قاتل ہمارا کون ہے

ہائے کیا کہتے ہو ہمکو تجھسے کچھ مطلب نہین
تمکو کچھ مطلب نہین تو پھر ہمارا کون ہے

گل فسردہ شمع سوزان مہر و مہ آوارہ گرد
اے دل تو نہین رہنے والے تجھسے اچھا کون ہے

جسکے در پر ہم سر شوریدہ ٹکرا کر مر گیے
اوس تغافل کیش نے یہ بھی نہ پوچھا کون ہے

اسقدر بیگرنگ ہون ہم کہ کچھ کھلنے نہ پاے
جلوہ فرما کون ہے محو تماشا کون ہے

شوق و ارمان درد و غم جلنے تھی سب جو نہین
آہ نالے کے سوا دل سے نکلتا کون ہے

جی جلانے کو ہین وہ نالۂ آتش فشان
جو جدائی مین بنے دلسوز ایسا کون ہے

وہ کرے ہمدردیان جسکو کسی کا درد ہو
بیکسون کے درد دل کا چارہ فرما کون ہے

تیرے ظلم وجور سے گھبرا کے میں جاتا ہوں کسے
ای برائی کرنیوالے تجھسے اچھا کون ہے

سچ تو ہی وہ کسلیے آئیں عدو کو چھوڑ کر
سچ تو ہی میں کون ہوں میری تمنا کون ہے

آپ کیا فرما رہے ہیں مجھسے دیکھونگا تجھکو
دیکھئے ۔ الٰہی لیکن بیکسی کا کون ہے

ای حسن عاصی ہوں خاطی ہوں سیہ رو ہوں مگر
میں برا جسکا ہوں اُس سے اچھا کون ہے

مرے مرنے سے تمکو فکر ای دلدار کیسی ہے
تمھاری دلکی کو محفل اغیار کیسی ہے

کوئی پامال ہوتا ہے کوئی دشنام پاتا ہے
تری رفتار کیسی ہے تری گفتار کیسی ہے

ادائیں شوخیوں کی جسکے نقش پا سے ظاہر ہوں
خدا جانے کہ ایسے شوخ کی رفتار کیسی ہے

مرے پامالیوں کے ٹھوکروں کی لطف پاتے ہیں
مرے دل سے کوئی پوچھے تری رفتار کیسی ہے

ہمارے گھر سے جانا مسکرا کر پھر یہ فرمانا
تمہیں میری قسم دیکھو مری رفتار کیسی ہے

رگ گردن رگ خارا نہیں پھر یہ رکاوٹ کیوں
غضب کی رگ کی چلتی ہے تری تلوار کیسی ہے

وہ مجھسے پوچھتے ہیں غیر سے اور ہمسے کیوں بگڑا
ذرا ہم بھی سنیں آپس میں یہ تکرار کیسی ہے

شباب حسن خود بر لائیگا دلکی تمنائیں
تری عادت میں جلدی طالب دیدار کیسی ہے

کیا سرگشتہ مہر و ماہ کو جسکی تمنا نے
خدا جانے تجلی رخ دلدار کیسی ہے

نہیں بجھتی کسی صورت لگی دلکی نہیں بجھتی
یہ تیری اشکباری چشم دریا بار کیسی ہے

محبت سب کو ہوتی ہے محبت کرنیوالوں کی
ہمیں الفت ہے تمسے تمکو ہمسے عار کیسی ہے

معاذ اللہ برق حسن کسکی آنکھیں اوٹھنے دے
تماشائی نہیں واقف کہ شکل یار کیسی ہے

فسردہ کی فسردہ ہی رہی دلکی کلی اب تک
یہ تیری تازگی ای موسم گلزار کیسی ہے

دوا کو زہر سمجھوں زہر کو اپنی دوا جانوں
جو وہ پوچھیں طبیعت تیری ای بیمار کیسی ہے

حسن جامہ میں گلرنگ لیکر سوچتے کیا ہو
اگر قیمت نہیں قیمت میں یہ دستار کیسی ہے

عجب انداز سے تلوار زیب دست قاتل ہے
گلے سے کیا کلیجہ سے لگا لینے کے قابل ہے

الٰہی کسکی تیغ ناز سے مخلوق گھائل ہے
کوئی مقتل مین بسمل ہے کوئی سینہ مین بسمل ہے

کہین ملتا ہے دم دینے سے دل کو عطا کیجے
اگر اب بھی مانین آپ تو یہ آپکا دل ہے

رہیگا خون ناحق مرثیہ خوان صبح محشر تک
نہین مقتل شہیدان محبت کی یہ محفل ہے

ترا محو رضا ہین تیرا مطلب میری ناکامی
اگر مطلب نکلے جب بھی تو مقصود حاصل ہے

خدا ہی جانے چرچا ہو گیا کیونکر زمانہ مین
محبت تیری میرے دلمین ہے اور سینہ مین دل ہے

وہان عذر نزاکت ناتوانی کی یہان شدت
وہ آئین کسطرح مین جاؤن کیا مشکل ہی مشکل ہے

کہے رکھتے ہین اب تو جان تیری دلبری جانے
محبت ہے جبھی تک سینہ مین جسوقت تک دل ہے

وہ مجھسے کہتے ہین کیا حال ہے درد مصیبت کا
کہا نکا حال کہنا سانس لینا اب تو مشکل ہے

نظر مین کیون نہ رکھین شعلۂ برق تجلی کو
دل پر سوز کی کشت تمنا کا یہ حاصل ہے

اگر مین ڈھونڈھ بھی لون ونکو تو دلکو کہان ڈھونڈھون
مری مشکل کی آسانی مین بھی اک سخت مشکل ہے

دل و دلبر نہ آئے تو نہ آئے موت ہی آتی
ہمارے حال سے ای بیکسی دنیا ہی غافل ہے

حسن بسمین جو دل تھا لیا ہے ہم نہ کہتے تھے
ذرا سنبھلے ہوئے جانا یہ محفل اونکی محفل ہے

جو میری لاش خاک کوچۂ قاتل مین ہوجاتی
یہ بیچینی نہ ہوتی یون نہ دلکی دلمین ہوجاتی

اگر دم بھر تری تابش مہ کامل مین ہوجاتی
تمنا داغ حسرت بنکی پھر کیون دلمین ہوجاتی

ہماری بات سن لینے مین تیرا کیا بگڑتا تھا
ہماری بات ظالم غیر کی محفل مین رہ جاتی

نقاب رخ اوٹھا کر دیکھیے عالم منور ہے
تجلی آپکی کیا ایک ہی منزل مین ہوجاتی

اگر جذب محبت آپکا کچھ بھی اثر رکھتا
جناب قیس لیلی پردہ محمل مین ہوجاتی

تجلی سے چمک پھر ہے مقدر چشم و دل روشن
تمھاری روشنی کیا ایک ہی منزل مین ہوجاتی

اگر بن آج اونکو دل نہ دیدیتا تو ای ناصح
ہمیشہ کے لیے یہ بات اونکی دلمین ہوجاتی

خدا جانے یہ اچھی شکل والے کیا غضب کرتے
جو تھوڑی سی وفا ان ظالمون کے دلمین رہجاتی

نہ پڑتی سخت جانی سے گرہ ابروئے قاتل پر
جہان لاکھون ہین یہ بھی قسمتِ بسمل مین رہجاتی

مزا ملتا جبھی کچھ زندگی کا حضرت ناصح
جگر مین چوٹ رہجاتی تمنا دلمین رہجاتی

اگر اوٹھکر نزاکت سے نہ رکتا ہاتھ مین خنجر
تڑپ کر روح ای قاتل تنِ بسمل مین رہجاتی

ہزارون تیر مارے ایک بھی ٹھہرا نہ پہلو مین
ترے ہاتون کی کوئی تو نشانی دلمین رہجاتی

اگر کچھ مصیبت سے اوترنا چاہتے عاشق
ہمیشہ کیطرح یہ آرزو بھی دل مین رہجاتی

ق

زبان سے بھی نہ کہنے پاتے بسم اللہ مجرہا
کہ ناکامونکی کشتی ڈوبکر ساحل مین رہجاتی

قمر کا داغ ناکامی حسن روشن ہی عالم پر
تجلی اونکی کیا بحث مہ کامل مین رہجاتی

اپنے معشوق کی الفت سے جسے لہنا ہی
ایسے خوش بخت کی تقدیر کا کیا کہنا ہی

گلشن خلد کی کیا بات ہی کیا کہنا ہی
پر ہمین تیرے ہی کوچہ مین پڑا رہنا ہی

طلب وصل ہی پر آپ کو چپ رہنا ہی
لب خاموش کی کیا بات ہی کیا کہنا ہی

حسن والونکی ہوئی زیور گل سے زینت
زیور گل کے لیے حسن ترا گہنا ہی

اونکے تیرون سے سوا زخم ہین ان تیرون کے
کہ عدو کہتے ہین کیا بات ہی کیا کہنا ہی

بیقراری ہی تو وہ کچھ ہی قلق ایسا کچھ
دل مضطر مرے پہلو مین تجھے رہنا ہی

ایک کہکر جسے سُنی ہون ہزارون باتین
وہ کہے اونسے مجھے آپ سے کچھ کہنا ہی

تیرے پامال کہان جائین ترے کوچہ سے
نقش پا ہین انھین مٹکر بھی یہین رہنا ہی

لیگیا غیر مرے پاس سے یہ کہکر اونھین
آپ تکلیف کرین آپ سے کچھ کہنا ہی

عشرت وصل سے کیا واسطہ ناکامون کو
عیش کیونکر ہو مقدر مین تو دکھ سہنا ہی

گریۂ ہجر ہی کو روتے ہین رونیوالے
اور آنکھون سے ابھی خون جگر بہنا ہی

آپ کہتے نہین کچھ ہمکو یہی سُنا تھا
آپ سنتے نہین کچھ ہمکو یہی کہنا ہی

فکر عقبے سے حسن بیٹھے ہو ایسے فارغ
جیسے دنیا مین ہمیشہ ہی تمھین رہنا ہی

الفت ہو کسی کی نہ محبت ہو کسی کی
پہلو مین نہ دل ہو نہ یہ حالت ہو کسی کی

دل تمنے لیا ہجر نے دم عشق نے راحت
برباد نہ اسطرح بھی دولت ہو کسی کی

جب دیکھیے قابو سے ہوی جاتی ہی باہر
ایسی تو نہ بیچین طبیعت ہو کسی کی

ہم یون دل مظلوم کو بہلائی ہوئے ہین
شاید کہ ستانے ہی کی عادت ہو کسی کی

ای ناصح نادان ہین یہ پند و نصیحت
اللہ کرے تجھکو بھی الفت ہو کسی کی

دشمن ہی کی آئی مجھے آجائے الٰہی
پوری کہین مانی ہوئی منت ہو کسی کی

قابو مین ہمارے نہ ٹھہرنا تھا نہ ٹھہرے
تم بھی کوئی بیچین طبیعت ہو کسی کی

تاثیر ابھی جاذب محبت کی دکھا دین
مانع نہ اگر ہمسے نزاکت ہو کسی کی

آتے ہین جو تم دل کے لیے ہو غم و اندوہ
جانے مین یہ لازم ہی کہ حسرت ہو کسی کی

آئینہ مین کیا دیکھنے دون حسن ادا کو
ڈرتا ہون کہ میری سے نہ صورت ہو کسی کی

ای دل مجھے کیا تو نے ستایا جو سناؤن
ظالم نہ اگر تجھ مین محبت ہو کسی کی

پامالی عشاق سے آگاہ ہی عالم
کیا خاک ترے کوچہ مین تربت ہو کسی کی

ناصح ستم یار سے کیا خوف دلانا
گر جور اوٹھانے ہی کی نیت ہو کسی کی

دل دیکے کرین چاہ کے رتبہ سی غرض کیا
کیونکر ہمین پھر دل سے محبت ہو کسی کی

کیون دل سے نکلتے نہین ای ہجر کے صدمو
ارمان ہو تم یا کوئی حسرت ہو کسی کی

جب دیکھو حسن کو ہی وہی ذکر وہی فکر
اتنی بھی کسیکو نہ محبت ہو کسی کی

شب ہجر ہی یاد جانی تمھاری
سناتے ہین دل کو کہانی تمھاری

ہمین پیار کی آنکھ نے مار رکھا
ستم کر گئی مہربانی تمھاری

سبب کیا جو قبضہ نہ بیٹھے دلونپر
یہ کھکر اوٹھی ہے جوانی تمہاری

مجھے لائق جور تو تمنے جانا
تمہارا اگر ہم قدر دانی تمہاری

سر بزم جوبن تمھین کھینچ لایا
گئی اب کہان لن ترانی تمہاری

نشیلی ہین آنکھین نسیلا ہے جوبن
قیامت ہے جانی جوانی تمہاری

کسی کا کبھی دل بھی آنے نہ پائے
اگر ہم کرین پاسبانی تمہاری

دیا ہمنے دل تمنے ہمکو ستایا
ابھی دیکھ لی قدردانی تمہاری

بگڑتے ہو جب تم مرے بسمین آکر
مزا دیتی ہے بدزبانی تمہاری

تمھین کیون دکھائین تمھین کیون بتائین
ہمین کچھ ملی ہے نشانی تمہاری

غضب اوبھر کے سینہ پہ چھایا ہے جوبن
قیامت کرے گی جوانی تمہاری

حسن کیا اوٹھین ان بکھیڑون سے مطلب
سنین کس لیے وہ کہانی تمہاری

ہے جوانی جوش پر گیسو ہین بل کھائے ہوئے
آجکل ہین دونون عالم کو وہ الجھائے ہوئے

بن پڑی ہے اونکو دیکھا ہے جو شرمائے ہوئے
آج ہین شوق و تمنا ہاتھ پھیلائے ہوئے

ہم جدائی مین بھی لطف وصل سے خالی نہین
داغ فرقت کو کلیجے سے ہین لپٹائے ہوئے

کیا مزے زلف پریشان نے دکھائے صبح وصل
آئینہ دیکھا ہے بیٹھے ہین وہ شرمائے ہوئے

جنکے ہاتھون شب مجھے سرگشتگی ہین کٹ گئی
چین سے وہ سو رہے ہین پاؤن پھیلائے ہوئے

اک دل پر آرزو ہے ذرہ ذرہ خاک کا
کون جاتا ہے مری تربت کو ٹھکرائے ہوئے

جس نگہ نے کردیا صبر و سکون کو بیقرار
بیقراری کو مرے دلمین ہے ٹھہرائے ہوئے

آہین لب پر آرزوئین دلمین یون وحشت پہ ہم
بیٹھے ہین صحونی رملائے چھاؤنی چھائے ہوئے

گم نہین ہوتین تصور مین بھی اونکی شوخیان
پھر رہے ہین میری آنکھون مین وہ اٹھلائے ہوئے

تیری آنکھون سے تری زلفون سے دل کو ربط ہے
چار پریون کے ترے دیوانہ پرسائے ہوئے

ناخن تدبیر سے کیونکر کھلے اپنی گرہ
ہم ہین ای زلف پریشان تیرے اولجھائے ہوئے

روح تازہ کر جنازہ کو مرے جنت بنا
ڈالدے اپنے گلے کے ہار مرجھائے ہوئے

سرد مہری پر بھی جو بھرتے نہین ہم آہ سرد
سوز الفت ہی ہمارے دلکو گرمائے ہوئے

بزم جانان ساغر می نغمۂ نی فصل گل
ای حسن جاتے تو ہو پر دل کو سمجھائے ہوئے

سُنا کیا کہہ رہی ہی آہ دل کی
خبر لیتے رہو للہ دل کی

وہ سُنکر مسکرائین آہ دل کی
ذرا سُن لے مرے اللہ دل کی

چڑھی ہے چادر خون تمنا
عجب درگاہ ہی درگاہ دل کی

ترس کھانا نہ کھانا پر ستمگر
کہانی سُن تو لے للہ دل کی

شب ہجر وہ ہجوم یاس وحرمان
نہین کٹتی مصیبت آہ دل کی

کرم فرماؤ ترچھی نظرون والو
بہت سیدھی ہی ہی راہ دل کی

نہین سنتا کوئی سوز درون کو
کہان دھونی رمائے آہ دل کی

جو پہلے اونکا رستہ دیکھتے تھے
وہی اب تنگ ہے ہین راہ دل کی

خدا جانے تمنا کو ہوا کیا
گئی سر پیٹتی کیون آہ دل کی

اگر دل کو نہین ہمسے تعلق
ہمین بھی کچھ نہین پرواہ دل کی

ہنسی سمجھو نہ مظلومون کا رونا
کلیجہ نوچ لیگی آہ دل کی

نگاہین ان بتونکی برچھیان ہین
بچانا جان اسے اللہ دل کی

حسن اونکی گلی کی خاک چھانو
ملے شاید خبر گمراہ دل کی

نہین تو ہل سنیگی داد دل کی
کہ یہ فریاد ہی فریاد دل کی

نہین سنتا کوئی ناشاد دل کی
الٰہی تجھسے ہی فریاد دل کی

کرون ہر ایک سے فریاد دلکی
کوئی تو دے ہی دیگا داد دل کی

وہ پھر کچھ مسکراتے آرہے ہین
الٰہی خیر ہو ناشاد دل کی

کہان ہین اور کہان یہ جور سہنا
مرے دم پر ہی یہ بیداد دل کی

کوئی ٹوٹا ہوا شیشہ جو دیکھا
مجھے یاد آگئی ناشاد دل کی

مچل جاتا کبھی فریاد کرنا
ہوا کرتی ہین باتین یاد دل کی

گل پژمردہ پر آتا ہے رونا
کہ یہ تصویر ہی ناشاد دل کی

سرشک عشق و سوز غم کی باتون
عبث مٹی ہوئی برباد دل کی

ملا کرتے تھے پہلے دل سے صدمے
ستاتی ہی ہمین اب یاد دل کی

ترس کھا سننے والون پر ستمگر
نہ کہہ بات اے لب فریاد دل کی

نکل جائین اسی رستے سے ارمان
کوئی رگ کھولدے فصاد دل کی

تمہارے رنج دینے سے بھی خوش ہین
قسم ہے مجھکو اس ناشاد دل کی

ہوئے ہین بیکسی مین دوست بھی غیر
نہین کرتا کوئی امداد دل کی

حسین آتے ہین کیا کیا دیکھنے مین
خدا رکھے گلی آباد دل کی

اسے ادس چلنے والیکی خبر ہی
سنو تم شمع سے روداد دل کی

تجھے بھی جان ہی کھوتے بن آئی
نہ اد ٹھی چوٹ اے فرہاد دل کی

کسی کے ظلم ہین آثار محشر
الٰہی کچھ نہین بنیاد دل کی

ہلادے عرش تیرا دل تو کیا ہے
قیامت آہ ہے ناشاد دل کی

یہی ہے ادس ستم آرا کا کوچہ
یہین مٹی ہوئی برباد دل کی

جو وہ بھولا تمہین تم بھی بھلادو
حسن کیون کر رہے ہو یاد دل کی

جسے مین دیکھتا ہون بیخود و مستانہ آتا ہو
بہار آتی ہو یارب یا مرا جانانہ آتا ہو

تبسم کر رہی ہی چپکے چپکے میر رونے پر
تری تصویر کو بھی ناز معشوقانہ آتا ہی

کسی کے ہوش کھو دینا کسی کو خاک کر دینا
تجھے کچھ اور بھی ای جلوۂ جانانہ آتا ہی

تصور دلمین آنیکو ہی اوسکی چشم میگون کا
ہمارے واسطے کعبہ مین بھی پیمانہ آتا ہی

بہارونمین ہون یہ رنگینیان پھولونمین جوبن
مگر پردہ مین چھپکر جلوۂ جانانہ آتا ہی

ادائے شوخ نے بیچین کر رکھا ہی عالم کو
تری محفل سے جو آتا ہی بیتابانہ آتا ہی

نہین بیوجہ یہ سوز و گداز و گریۂ حسرت
مرے دل کا زبان شمع پر افسانہ آتا ہی

نظر آتی ہین آنکھین یا خدا کس مست خوبی کی
کہ چشم شوق کھولے بزم مین پیمانہ آتا ہی

دل وحشی کے آنے مین ہی اونکی چال کا عالم
ہمین پامال کرتا ہی جو یہ دیوانہ آتا ہی

یہانتک تو لگا لائے ہین ہم رستہ پہ زاہد کو
کہ سمجھاتا ہوا اب تا در میخانہ آتا ہی

دکھایا کس نے جلوہ انجمن مین چشم و گیسو کا
کوئی مستانہ آتا ہی کوئی دیوانہ آتا ہی

خدا ہی جانے کیا گزری حسن پر اونکی محفل مین
کلیجہ پر ہین دونون ہاتھ بیتابانہ آتا ہی

آئی کیا جی مین تیغ قاتل کے
کہ جدا ہو گئی گلے مل کے

گھٹ گئے زور نالۂ دل کے
رہ گئے آسمان ہل ہل کے

بیکسی سے مری تمھین کیا کام
تم مزے لو عدو کی محفل کے

کسکے چہرہ سے اوٹھ گیا پردہ
جھلملائے چراغ محفل کے

باغ جنت کے رہنے والو نہین
ذکر ہوتے ہین اونکی محفل کے

فصل گل کو خزان سمجھتا ہون
رنگ دیکھے ہین کسکی محفل کے

بیکسون کی کوئی نہین سنتا
واہ کیا کہنے تیری محفل کے

نہ چھپو مجھسے اک نظر کے لیے
مونھ نہ تکواؤ ساری محفل کے

اپنے بیکس کی بھی خبر ہی تجھے
جانے والے عدو کی محفل کے

دونون عالم سے کھودیا تونے
اودغا دینے والے مل مل کے

تیرے درسے کوئی پھرا ہوگا
رہ گئے ہمتو خاک مین مل کے

کیون کیا چشم شوق سے پردہ
کیون چھپے مجھسے تم گل مل کے

یہ بھی دیکھا نہ تمنے وقت خرام
رہ گیا کون خاک مین مل کے

ہی کمر باندھے قتل پر قاتل
کھل گئے ہین نصیب بسمل کے

آنکھین کچھ کہہ رہی ہین ای قاتل
سن لے ارمان اپنے بسمل کے

نظر آنے لگے ہزارون قیس
پردے اوٹھے ہین کسکے محمل کے

کیون نکلتے نہین ہوا سے نالو
تم بھی ارمان بن گئے دل کے

کیون نہ ارمان ہون عزیز مجھے
نام لیوا ہین یہ مرے دل کے

اوسکی یکتائی کا خدا حافظ
توڑتے ہین جو آئینے دل کے

چھپ گیا حسن یار پردے مین
مونہ تکین کس کا آئینے دل کے

حسن یکتا سے یار ہی بے عکس
آنکھ کھولین نہ آئینے دل کے

سخت ہی راہ عشق او سپر ضعف
ہر قدم سامنے ہین منزل کے

سخت جانو ذرا ترس کھاؤ
ہاتھ شل ہوگئے ہین قاتل کے

یاد عارض کھٹکتی ہی دل مین
خار دیتے ہین پھول کھل کھل کے

عشق گیسو کہان حسن کے بعد
قطع ہین سلسلے سلاسل کے

ای دل ستا رہے ہین بیداد کرنیوالے
کس سوچ مین ہی میرے فریاد کرنیوالے

گر آہ لب پہ لائین فریاد کرنیوالے
سب ظلم بھول جائین بیداد کرنیوالے

تونے جھلک دکھا کر برپا کیا ہی محشر
چپکے پڑے ہوئے تھے فریاد کرنیوالے

جو میری آہ سنلین اور پھر ترس کھائین
دیکھون وہ کونسے ہین بیداد کرنیوالے

دل گیسوؤن مین پھانسا گیسو مین گرہین ڈالین
ایسے ہی ہوتے ہین کیا آزاد کرنیوالے

سنکر فغان بلبل ہنستے ہو صورت گل
دیکھے نہین ہین تم نے فریاد کرنیوالے

دل لیکے پھر ستانا یہ ظلم کس نے مانا
اب کون ہوتے ہو تم بیداد کرنیوالے

ہم شکل نقش پا ہین مہمان کوئی دم کے
کیا خاک پائین گے پھر بیداد کرنیوالے

اوسنے تو گیسوؤن مین پھانسی ہین سبکی جانین
کیا ہوگئے الٰہی آزاد کرنے والے

پامالیون نے لوٹی خاک اونکے عاشقون کی
یارب ہین کس ہوا مین برباد کرنیوالے

دیدار اوسکا ہوگا کس حشر مین خدایا
سو حشر کر چکے ہین فریاد کرنیوالے

دامن اوٹھاکے چلنا کسنے تجھے سکھایا
او عاشقون کی مٹی برباد کرنیوالے

حسن اور جوش غفلت عشق اور درد فرقت
وہ بھول جانیوالے ہم یاد کرنیوالے

دل اپنے بیکسون کا برباد یون کو سونپا
او محفل عدو کے آباد کرنے والے

دل نار غم سے پھونکا پانی کیا کلیجہ
اب مجھپہ خاک ڈالین برباد کرنیوالے

اوسکو ہوای حسن کیا خوف سگان دنیا
شیر خدا ہون جسکی امداد کرنے والے

بچ بچ کے چل رہے ہین وہ میرے غبار سے
ابتک کدورتین نہ گئین خاکسار سے

یون دھوم ہو جہان مین فصل بہار سے
پردہ اوٹھا نہین ہی ابھی روئے یار سے

تم کیا اوٹھے کہ بیٹھ گئے عاشقون کے جی
تم کیا چلے کہ دل ہی چلے اختیار سے

آئے کلیجہ تھامے ہوئے یون وہ نازنین
اللہ سمجھے جذب دل بیقرار سے

پوچھین گے ہم مزاج نسیم بہار کا
آجائیگی ہوا جو کبھی کوئے یار سے

آنکھون مین پھر رہا ہی کسی کا خرام ناز
کیون مست ہون نہ آمد فصل بہار سے

یہ کیا تھا اونکے سامنے بے پوچھے کہہ اوٹھا
جس راز کو کبھی نہ کہا راز دار سے

شوخی سے باز آئے وہ کن شوخیون کے ساتھ
بیچین کر گئے نگہ شرمسار سے

بسمل کا اضطراب تماشا ہوا اونھین
بیٹھے ہوئے وہ دیکھ رہے ہین قرار سے

ہی زیر خاک آتش الفت دبی ہوئی
ہم جل مرے ہین ضبط دم شعلہ بار سے

بیتاب ہو گئے صبر و سکون چل کھڑی ہوئے
اللہ کی پناہ دل بیقرار سے

بے یاد کوئے یار نہ ہوا انبساط دل
غنچہ نہین کھلے جو نسیم بہار سے

آیا نہ حشر بھیس ہین گرادس خرام کے
ہمتو کسی طرح نہ اوٹھین گے مزار سے

ولین کھٹکتی ہی خلش وحشت جنون
کانٹے اوگے ہمارے چمن ہین بہار سے

پھونکا فلک نہ آگ لگائی عدو کے گھر
دل بجھ گیا مرا نفس شعلہ بار سے

دل سوختو نپہ دل نہ جلا یار کا کبھی
خالی ملا نہین یہی پتھر شرار سے

ارمان کہہ رہے ہین کلیجہ نکل گیا
کیا چلدیے وہ میرے دل بیقرار سے

آفت ہین پھنس گیا دل خودسر کو کیا کہون
عشق اور وہ بھی ایسے تغافل شعار سے

ابتک بھری ہوئی ہی ہوا کوئے یار کی
اوٹھتے ہین گرد باد ہمارے غبار سے

فرصت کسے نظارۂ فصل بہار کی
آنکھین لڑی ہوئی ہین یہان حسن یار سے

ہم دلجلوں پر اونکو ترس آگیا حسن
قسمت چمک گئی نفس شعلہ بار سے

کس سے کہتے ہم جو ایجان حزین کہنے کو تھے
اونکے تیور کہہ رہے تھے وہ نہین کہنے کو تھے

ذبح ہوکر لوٹنا تیرا قیامت کر گیا
تیری ہمت پر وہ اے دل آفرین کہنے کو تھے

اوسے سنتا تو ایسی تو نہ بنتی جان پر
وصل دشمن کی خبر مجھسے تمھین کہنے کو تھے

تو نے دلکو تاک کر کیا جلد آنکھین پھیر لین
ہم ترے تیر نگہ کو دلنشین کہنے کو تھے

شوخیان اوسکی قیامت سے بھی کچھ اونچی گئین
ہم تری نیچی نظر کو شرمگین کہنے کو تھے

سب بھلا دئے درد فرقت شادی دیدار نے
کس سے پوچھین کیا ہم ایجان حزین کہنے کو تھے

ڈھونڈھتی تھی ہر طرف تجھکو نگاہ منتظر
کچھ ترے بیمار وقت واپسین کہنے کو تھے

قبر پر آیا نہ کوئی فاتحہ کے واسطے
جتنے ہمدم ہمنشین تھے ہمنشین کہنے کو تھے

آرزو بیچین دلمین سو تمناؤنکا جوش
تم بھی ایسے وقت مین مجھسی نہین کہنے کو تھے

تیری صورت دیکھکر ہر ایک کو کہنا پڑا
یہ حسین ہی اور دنیا مین حسین کہنے کو تھے

وہ رگ جان سے قرین ہین پر نظر آتے نہین
ہم سمجھے چشم تصور دور بین کہنے کو تھے

چلدیا وہ ماہوش ساقی گیا ساغر اوٹھے
آج اپنے گھر کو ہم خلد برین کہنے کو تھے

ناصحو سچ ہی قیامت ہی محبت کا عذاب
اسکو تم کیا کہتے ہو ہمسے ہمین کہنے کو تھے

گر نہ ہوتا دشمن شیطان صفت گھر مین ترے
کہنے والے اوسکو فردوس برین کہنے کو تھے

توڑکر عہد وفا تمنے زبانین روکدین
ورنہ کہنے والے تمکو نازنین کہنے کو تھے

اوٹھ چلے تم بزم سے اب کیا کہین کس سے کہین
ہم بھی کچھ حال دل اندوہگین کہنے کو تھے

وائے قسمت آرزوئے وصل پر دل بکی بھی
ہم نہین سننے کو تھے اور تم نہین کہنے کو تھے

ای حسن کیا آپنے بندش مین مضامین بلند
تم بھی ان افکار مین ایسی زمین کہنے کو تھے

جب نہ ہو مطلب دل آپ سے حاصل کوئی
کسکو مطلب ہی کہ پھر آپکو دے دل کوئی

عشق کو حسن سے نسبت ہی مگر کیسی ذلیل
پس ناقہ ہی کوئی زینت محمل کوئی

تم نوازو جو کسی کو تو تمہارا احسان
دل ہزارون مین نہین حسن کے قابل کوئی

دیکھنے والے تمھین دیکھ لیا کرتے ہین
خلوت دلمین کوئی بر سر محفل کوئی

آج ہم کہتے ہین جان بخش جن اندازونکو
کل انھین مین سے نکل آئیگا قاتل کوئی

ہائے وہ دن کہ مری عشق پہ تھے کیا کیا ناز
ہم بھی معشوق ہین ہمپر بھی ہی مائل کوئی

ای شہ حسن ترا نام سنا آ نکلے
کسی محتاج سے ہوتا نہین سائل کوئی

ہم کسی کے لیے خلوت مین دعا کرتے ہین
گالیان دیتا ہی ہمکو سر محفل کوئی

خوب جی بھر کے گلے سے مین لگالون تجھکو
آج حسرت نہ رہے خنجر قاتل کوئی

ہمنشین کسکی خوشی ہی کہ مصیبت مین پڑے — کیا کرون چھین کے لیجائے اگر دل کوئی
اب یہ سمجھے ہین پڑین ایسی سمجھ پر پتھر — ایسے جلاد ستمگر کو نہ دے دل کوئی

اے حسن شدت افکار مین کیونکر ہو غزل
شعر نکلا نہین گلدستہ کے قابل کوئی

کیون جاتے ہو حال شب فرقت نہ کہین گے — کہتے تو ہین یہ دکھ یہ مصیبت نہ کہین گے
کیا کیجے جو خود آئینہ ہو جائے غم عشق — ہم کہتے تھے اسکو کسی صورت نہ کہین گے
وہ خاک مین ارمان ملائین گے ہمیشہ — اوپر یہ غضب ہے جو کدورت نہ کہین گے
کچھ اور سنین گے تو سنائین گے وہ کچھ اور — کچھ اور کہین گے غم فرقت نہ کہین گے
دشمن کی عداوت کو جو سمجھے ہین محبت — کیا میری محبت کو عداوت نہ کہین گے
تم وہ کہ محبت کو نہ سمجھو گے محبت — ہم یہ کہ عداوت کو عداوت نہ کہین گے
حسرت کی نگاہون سے وہان کھل بھی گیا راز — ہم دل مین کہین حال محبت نہ کہین گے
کب سامنے آئے گئے کب ہوش خبر کیا — حیران تجلی اسے رویت نہ کہین گے
کہہ جاتی ہین اے شیخ جو ساقی کی ادائین — یاران طریقت وہ حقیقت نہ کہین گے
ارمان تو اب دل ہی مین گھٹ گھٹ کے مٹاکر — ظالم سے نہ پائین گے اجازت نہ کہین گے
تو ہی تو ہے آکمال ترا مول ہو کس سے — ہم دونون جہان بھی تری قیمت نہ کہین گے
مرنا نہین آتا ہے ہمین بے موت صد افسوس — کیا پوچھتے ہو حال طبیعت نہ کہین گے
ق
تسلیم کہ ہم روبروئے داور محشر — یہ دکھ نہ کہین گے یہ مصیبت نہ کہین گے
خون دل مجروح بھی خاموش رہیگا — تو کیا لب سوفار و جراحت نہ کہین گے

ظاہر ہو غم عشق بتان شکل حسن سے
پھر بھی یہ کہے جاتے ہین حضرت نہ کہین گے

حشر مین شان تجلی کی جو رویت ہو گی — دل تڑپ جائین گے آنکھون پہ قیامت ہو گی

دم دیدار جو محشر مین بھی حیرت ہوگی
چشم مشتاق پہ کیا کیا نہ قیامت ہوگی

اب کوئی دم مین نہ ہم ہونگے نہ حسرت ہوگی
آج پوری تری مانی ہوئی منت ہوگی

کسکی آنکھین ہین کہ بے پردہ اوسے دیکھ سکے
یار کو انجمن حشر بھی خلوت ہوگی

آئینہ دیکھ کے کس ناز سے وہ کہتے ہین
سچ کہو حور بہشتی کی یہ صورت ہوگی

حشر کو رویت دیدار مسلم لیکن
ہمپہ تو ہجر کی راتون مین قیامت ہوگی

دل گرفتار بلا جان اسیر آفت
آپ کے عشق مین ہوگی جسے راحت ہوگی

دل کے داغون کا مداوا نہ کرونگا ہرگز
چارہ گر اونکی امانت مین خیانت ہوگی

نقش پا بنکے مٹین گے ترے پامال خرام
لاش اوٹھیگی نہ اونکی کہین تربت ہوگی

کیا خبر تھی کہ وہ دل لیکے غضب ڈھائینگے
نہ ترس دلمین نہ آنکھون مین مروت ہوگی

ہین تمھین دیکھ کے سب ہوش و خرد کھو بیٹھا
دیکھو آئینہ نہ دیکھو یہی صورت ہوگی

دیکھے دم جان کو ٹھہر لئے کہانتک کوئی
چلتے پھرتے کبھی آجاؤ عنایت ہوگی

حشر کے دن بھی جو پردہ ہی رہا مد نظر
میری ترسی ہوئی آنکھون پہ قیامت ہوگی

آپ بیٹھے ہین تو ناوک کیطرح بیٹھے ہین
دو قدم اوٹھکے چلین گے تو قیامت ہوگی

خاک مین ملتے ہوئے آپنے دیکھا ہے جسے
وہ مراد دل مری خواہش مری حسرت ہوگی

جائیگا ہاتھ سے دل دل سے قرار و طاقت
آپ پہلو مین نہ ہونگے تو قیامت ہوگی

ناز کی چال چلو گنج شہیدان مین نہ تم
اوٹھ چلے قبر سے مردے تو قیامت ہوگی

دل نادان یہ محبت ہے ہنسی کھیل نہین
رنج پر رنج مصیبت پہ مصیبت ہوگی

آپ تو شکل کسی شکل دکھاتے ہی نہین
میرے بچنے کی بھی آخر کوئی صورت ہوگی

کوئی دم کا ہے مجھے مہمان سنا تو یہ کہا
دیکھ آئین گے کسی روز جو فرصت ہوگی

حشر برپا ہو تو ہو مین نہ اوٹھونگا ہرگز
تری رفتار سے جبتک نہ قیامت ہوگی

یار بیٹھے ہے پردہ ملے خواہش دل پوری تھی
حشر کو بھی اسی ارمان مین حسرت ہوگی

گر دم نزع بھی جلوہ نہ دکھایا اوس نے
باہین ڈالیگی تری تیغ مری گردن مین

حشر تک شوق و تمنا پہ قیامت ہوگی
آج مقتل مین بڑے لطف کی صحبت ہوگی

زخم کھانے سے حسن کا دل زخمی نہ بھرا
چلتے چلتے کوئی وار اور عنایت ہوگی

ستم آرا بت نا مہربان ہمسے خفا کیون ہی
ستم پر لطف کیون ہی مہربانی پر جفا کیون ہی

جو عالم آشنا ہی وہ تو پردہ کی ادا کیون ہی
اگر منظور ہی پردہ تو عالم آشنا کیون ہی

دم وعدہ مجھے اولجھا رکھا ہی اس تلون نے
اداؤن مین ہی شوخی تو نگاہون مین حیا کیون ہی

مرے سر رکھتے ہو الزام اس کوچہ مین آنیکا
تمھارا نقش پا کوئی عدو مین ہمنا کیون ہی

ہوئی بوسہ کی مجرم بیخودی شوق شہادت کی
کشیدہ ہمسے ای قاتل تری تیغ ادا کیون ہی

جو آنکھون مین بسا ہی آنکھین اوسکی منتظر کیون ہین
جو دل مین جلوہ فرما ہی دل اوسکو ڈھونڈھتا کیون ہی

یہ کیون توام ہوئے ہین شادی وصل و غم فرقت
بت پردہ نشین آنکھون مین نظر ولیسی جدا کیون ہی

نہ آئے وہ شب وعدہ تو اونکی یاد بھی جائے
مرے سوئے ہوئے طالع کو گھر پہ رتجگا کیون ہی

شب مہ بھی نہ ہو ظلمتکدہ عشاق کا روشن
تمھارے دور مین اندھیر یہ ای مہ لقا کیون ہی

معما نحن اقرب کا سمجھ مین آ نہین سکتا
خدا جانے گلے ملکر کوئی ہمسے جدا کیون ہی

اگر ہم دیکھ سکتے تھے تو اوس نے کیون کیا پردہ
اگر دیدار کی طاقت نہین تو خودنما کیون ہی

تمھین میری قسم کیا چاہتی ہی شوخی موسم
یہ گلشن کیلیے سر پہ آئی یہ کالی گھٹا کیون ہی

تعلق عکس و پرتو کے نہین جب حسن یکتا کو
دلون کو آئینون کو حکم تاکید جلا کیون ہی

کسی کی آنکھ کی پتلی بنے یا دل کا ٹکڑا ہو
ہماری طرح خاک افتادہ اونکا نقش پا کیون ہی

وفا دشمن گنہگار محبت دوست جب ٹھہرے
اگر ہی دوست دشمن بھی تو دشمن بیجا کیون ہی

تمھین سچے سہی تمسے مجھے الفت نہین لیکن
مرے دلمین تمنا کیون ہی لب پر التجا کیون ہی

دلون کے آئینون کو روشنی طبع آفت تھی
اونھین ضد آ پڑی ہی انمین ہمسا دوسرا کیون ہی

ہمارا ذکر اونکی محفل مین ہی ہین دور اونکی محفل سے
مری تقدیر مین حرف مقدر کا لکھا کیون ہی

ہمارا عشق دلمین ہی تمھارا حسن پردہ مین
خدا جانے پھران دونونکا چرچا جا بجا کیون ہی

سزا دیکھو تو کوئی حد نہ پاؤ جور بیجا کی
خطا پوچھو تو صرف اتنی کہ تو ہم بیوفا کیون ہی

اونھین ہم جان سمجھین اونکو اپنی زندگی جانین
خدا جانے پھر ایسون سے تمنائے وفا کیون ہی

گئی ہی لامکان تک کسلیے اوس بزم سے بچکر
شب فرقت رسا اس درجہ آہ نارسا کیون ہی

نہین سنتا نہین سنتا کوئی سنتا ہوا ابھرا
الٰہی بے اثر ٹوٹے ہوئے دلکی صدا کیون ہی

کہا جب مبتلا تیرا اسیر ہجر ہی ظالم
تو فرمایا اسیر ہجر میرا مبتلا کیون ہی

مرے خون گشتہ ارمان کی سفارش گر نہین کرتا
تو اونکے پاؤن پر مچلا ہوا رنگ حنا کیون ہی

مگر اوبھرے ہوئے جوبن نے کی ہی گدگدی دلمین
کسی کی نیچی نظرین کیون ہین شرمیلی ادا کیون ہی

عدو کے وصل کا انکار سچا ہی سہی لیکن
مسی چھوٹی ہوئی مسکی ہوئی اونکی قبا کیون ہی

حسن جب ٹھیک دل ہی پھر ان ٹونکی کیا پروا
خیال غیر کیون ہی فکر طعن اقربا کیون ہی

ہم رنج و الم سہتے ہین کیا اپنی خوشی سے
دنیا مین غرض اٹکے کسی کی نہ کسی سے

دل چھین کے لیجائے جو ظالم خفگی سے
کیا قہر ہو ناصح وہ اگر خوش ہو کسی سے

تکلیف سہی تکلیف ملی تشنہ لبی سے
توبہ ہی جواب توبہ کرین بادہ کشی سے

فرقت مین مجھے روکتے ہو نالہ کشی سے
ناصح ابھی واقف نہین تم دلکی لگی سے

دنیا کو بٹا حسن کا صدقہ تو ہمین کیا
ہمکو تو نکالا ہی ملا تیری گلی سے

وہ بیٹھے ہین شرمائے گما ہی دل عاشق
اس شرم ہی کی آنکھ نہ نیچی ہو کسی سے

ہم نقش کف پا کی طرح بیٹھے ہین جمکر
اب اوٹھکے نہ جائین گے کہین تیری گلی سے

مشہور ہین جنت کی دلآویز بہارین
پر جی نہین ہوتا کہ اوٹھین تیری گلی سے

تم رنج ہمین دیتے ہو اک بوسہ کی خاطر
دل ہمنے تمھین نذر کیا کیسی خوشی سے

آغاز محبت ہی مین قابو نہین دل پر — مجبور ہوئے جاتے ہین کچھ ہم تو ابھی سے
تم چھپکے سے اک بوسۂ عارض ہین دیدو — کہتے ہین قسم کھا کے کہین گے نہ کسی سے
غمگین دل وجان کے لیے ہون آپکی دشمن — جو چاہیے سرکار کو حاضر ہو خوشی سے
ای چارہ گرو مجھسے مرا حال نہ پوچھو — اسرار کسی کے نہ کہونگا مین کسی سے
اللہ رے مغرور یہ نخوت یہ تکبر — تصویر تری بات نہین کرتی کسی سے
ہان ہان تمھین ناکامی عاشق نہین معلوم — معلوم تو جب ہو کہ پڑے کام کسی سے
رو غیبہ مرے آپ ہنسو غیرونکو ہنساؤ — اللہ کرے تمکو بھی الفت ہو کسی سے
انسان کو کچھ کھو کے سمجھ آتی ہے سچ ہے — دل لیکے نکلنا ہی نہ تھا تیری گلی سے

وہ لاکھون سناتے ہین سر بزم حسن کو
اور یہ بھی ہے ارشاد کہ کہنا نہ کسی سے

وہ آئین شوق سے مقتل مین امتحان کیلیے — نہ جی چرائینگے ہم جان ناتوان کے لیے
چنے ہین پھول عنادل نے آشیان کیلیے — صلائے عام ہے آہ شرر فشان کے لیے
لب دہن ترے عشاق کے ہوئے شیرین — خیال مین بھی جو بوسے لب دہان کے لیے
اوٹھے نہ تیغ نہ خنجر سنبھل سکے جنسے — خدا کی شان وہ آئے ہین امتحان کے لیے
اوٹھینگی تیغ کٹینگے سر اس کلائی سے — تم اپنی شکل تو بنواؤ امتحان کے لیے
اگر اثر ہو ترے سوز آہ مین بلبل — چراغ روغن گل کا ہو آشیان کے لیے
تپ الم نے کیا خشک سب بدن کا لہو — نہ چھوڑی بوند مری چشم خونفشان کے لیے
نہ قید زلف مین ہے مرغ دل نہ سینہ مین — نہ یہ قفس کے لیے ہے نہ آشیان کے لیے
جو آستین چڑھائی اوتر گیا پنجا — کہا تھا کسنے کہ تم آؤ امتحان کے لیے
کسی کے آتے ہی ارمان دل مچلتے ہین — قیامت اوٹھتی ہے تعظیم میہمان کے لیے
مین مونہ لگا نہ سہی بندۂ کمر ہی سہی — نشان کچھ تو رہے نام بے نشان کے لیے

اوسی پہ گرنے لگے کوند کوند کر بجلی
جو ڈال ہمکو پسند آئے آشیان کے لیے

یہ آستان ہی ترا آستان نہ کیونکر ہو
فلک زمین کے لیے عرش آسمان کے لیے

سحر سے پہلے شب وصل مرغ بول اوٹھے
یہی گھڑی تھی مؤذن کو بھی اذان کے لیے

بیان غم جو سنایا تو ہنس کے فرمایا
بیان غم ہی فقط حسن داستان کے لیے

بہائے جان و دل اک بوسہ اور وہ بھی قرض
دکان کھولی تھی ہمنے فقط زبان کے لیے

کسی سے ضبط ہون اسرار عشق کیا ممکن
کہ راز دان کی ضرورت ہی راز دان کے لیے

رسا ہوا ہی مرا بخت نارسا شاید
کہ پاسبان وہ رکھتے ہین پاسبان کے لیے

حکایت قفس و دام ہیسے سن صیاد
بہار آئی ہی گلچین باغبان کے لیے

اسی طرح مین حسن دوسری غزل کہئے
کہ دو ہر سے تحفے روانہ ہون ارمغان کے لیے

زمین چرخ سے اوتری ترے مکان کے لیے
منگائی عرش سے کرسی ہی آستان کے لیے

کوئی تو پھر بھی جھلک چشم جانستان کے لیے
تڑپ رہی ہی اجل عمر جاودان کے لیے

بنائے جاتے ہین ناوک کڑی کمان کے لیے
نوید عید ہی مرغان نیمجان کے لیے

اوتار دو کوئی تصویر اپنے جلوے کی
مکین چاہیے ایوان لامکان کے لیے

ملک نے اوٹھا کے ترے نقش پا کو دی تعظیم
فلک نے جھک کے قدم تیرے آستان کے لیے

مری فغان تو اثر کے لیے ہی مدت سے
کبھی اثر بھی ہو یارب مری فغان کے لیے

سبب کی عشق مین حاجت نہ قید سامان کی
بہانہ چاہیے کیا مرگ ناگہان کے لیے

ہماری خاک ہمارا اسے نیاز بنا
تری گلی کے لیے تیرے آستان کے لیے

شعاعین خود ہین نقاب اونکے مہر عارض کو
نوید یاس ہی چشم ندیدگان کے لیے

صدا سنے نہ سنے کوئی کچھ ملے نہ ملے
ترا فقیر ہی تیرے ہی آستان کے لیے

تمہاری تیغ ہی یا موج چشمۂ حیوان
کہ موت آئی مرے عمر جاودان کے لیے

تمہارے چاہنے والے ہین تم سے اتنے خوش
دعائین مانگتے ہین مرگ ناگہان کے لیے
امید اور یہ ناکامیان قیامت ہو
دعا کرینگے ہم اب پاس جاودان کے لیے
جگہ ملی ہی کبھی بزم ناز مین نہ ملے
مگر ہم آتے ہین پابوس پاسبان کے لیے
مرے بھی پاس مری جان ہی اک دل ناکام
ادھر بھی ایک نظر حسن دلستان کے لیے

کلیجہ چاہیے آہ جگر فشان کو حسن
کلیجہ چاہیے آہ جگر فشان کے لیے

لاکھ سمجھایا تصور نے تجھے ای دل ہی وہی
تو نے سمجھا ہی مسیحا جسے قاتل ہی وہی
رہے جس دل مین تجلی جمال لیلے
حضرت قیس اگر سمجھو تو محمل ہی وہی
دیکھنا چھوڑ دے اوسکو وہ ستمگر جو کہون
آئنہ جسکو سمجھتے ہو مرا دل ہی وہی
واۓ تقدیر کہ تم اوسکو حنا سمجھے ہو
چٹکیون مین جو ملا جاۓ مرا دل ہی وہی
لطف کیسا نہین بیداد بھی اک پہلو پر
اس کلیجہ کو تو دیکھو کہ مرا دل ہی وہی
ملکر اوس شوخ سے بچپن کیا قہر کیا
جسپہ ہم ناز کیا کرتے تھے یہ دل ہی وہی
یون تو سو دل ہین ترے حلقۂ گیسو مین اسیر
جسکے سو ٹکڑے ہوا کرتے تھے اک آن مین وہ دل ہی
کیا سمائی ہی تمہین حضرت دل خیر تو ہی
جسکو محبوب کہا کرتے ہو قاتل ہی وہی
ٹھہرے سینہ مین جو دل کب ہی وہ دل پتھر ہی
ہان جو ہم پہلوۓ دلدار رہے دل ہی وہی

تم ملا کر حسن نوحہ سرا کو دیکھو
تم ہو گر غیرت گل رشک عنادل ہی وہی

نہین جو لطف و کرم تو نہ ہو جفا ہی رہے
اسیر زلف سے کچھ سلسلہ لگا ہی رہے
خلل پڑے نہ کہین آپکی خواب راحت مین
بلا سے ٹکڑے ہو دل نالہ بی صدا ہی رہے
پس فنا بھی ملین خاک مین تمنائین
وہ خاک ہون ترے قدمون سے جو لگا ہی رہے
بلا سے ٹوٹے قیامت ہی جان بسمل پہ
پر آنکھ میرے ستمگر کی عشوہ زا ہی رہے

کہین وہ پردۂ دل ہی مین چھپکر آجائین
ہمین نہ شکل دکھائین تو نہین حیا ہی سہی

ترے شہید کو نہین منظور ہی ہمین حسرت
نہین جو تیغ تو قاتل کوئی ادا ہی رہے

قیامت آئیگی کسکو ہی تاب نظارہ
حجاب عارض پرنور پر پڑا ہی رہے

رقیب سے شب وعدہ نہ ہوسکے ملنا
وہ محو آئینہ و سرمہ و حنا ہی رہے

ترا وہ دل کہ کیے تو نے ہمپہ سیکڑون جور
جگر یہ اپنا کہ ہم پھر بھی مبتلا ہی رہے

صبا کرم دل بلبل مین شوق باقی ہی
ابھی تو پردۂ رخسار گل وٹھا ہی رہے

حسن تو ہجر مین تڑپا کرے ہزار افسوس
غضب ہی اونکا رقیبون مین دل لگا ہی رہے

روش ناز سے پامال نہ ای یار ہوئے
خاک ہوکر ترے کوچہ کی بہت خوار ہوئے

دوستی کے یہی معنے ہین یہی ہوتا ہی
دوست کے دشمن جان غیر کی تم یار ہوئے

اب وہ تقوے ہی کہان حضرت دل کہیے تو
خیر سے آپ بھی دس بت کے گرفتار ہوئے

سیکڑون مر گئے قاتل سے نہ پوچھا اتنا
کیا خطا کی تھی جو خنجر کے سزاوار ہوئے

کیا کہا بے اثری تجھپہ غضب ٹوٹ پڑے
آہ سب نالے دل زار کے بیکار ہوئے

دیکھکر بزم مین وہ حسن یہ چھائی حیرت
جتنے آئینے تھے سب پشت بدیوار ہوئے

میرے لاشے سے کہا اوسنے مخاطب ہوکر
ق
کیا خطا کی جو خفا ہمسے تم اکبار ہوئے

مونھ سے تو بولو ہوئی کس سے نرالی چاہت
نقد جان کسکو دیا کسکے خریدار ہوئے

چل گیا چال وہ عیار قیامت کی حسن
متقی تمسے جو وارفتۂ رفتار ہوئے

حسرت بھری نگاہ کو قاتل سے پوچھیے
کیسی چھری چلی تھی یہ بسمل سے پوچھیے

یہ میٹھی میٹھی ناز بھری آپکی نگاہ
جو لطف دے رہی ہی مرے دل سے پوچھیے

تمکو نہین جمال سے اپنے کچھ آگہی
اسکو تو میرے آئینۂ دل سے پوچھیے

ہنگام ذبح ابروئے قاتل مین جو رہی
کیسی ادا تھی وہ دل بسمل سے پوچھیے

کیا کام کر گئی ہی تمھاری نگاہ ناز
یہ تو کسی کے ٹوٹے ہوئے دل سے پوچھیے

کیا دل دیا تھا ہمنے اسی دن کے واسطے
ای بسمل لپٹ کے یہ قاتل سے پوچھیے

پہنچی ہی کسکی آہ شرر بار تا فلک
کیسا یہ داغ ہی مہ کامل سے پوچھیے

فرقت مین اپنے بیکس و مضطر پر آپ کی
جو جو عنایتین ہین مرے دل سے پوچھیے

بے نور قطع راہ حقیقت ہو کیا حسن
رستہ یہ اپنے رہبر کامل سے پوچھیے

مریض ہجر کسی کے شفا نہین پاتے
شفا کی کیا ہو توقع دوا نہین پاتے

ہمین کو اک دل گم گشتہ کا پتہ نہ ملا
جو ڈھونڈھتے ہین الٰہی وہ کیا نہین پاتے

دوا دوش ہین خوشامدین چارہ گری مین
مرے مرض کو مرے اقربا نہین پاتے

وہ کیا مرض ہی کہ جسکا علاج ہو نہ سکے
ہمین جو روگ ہی اوسکی دوا نہین پاتے

جو لوگ چلتے ہین اغیار کے قدم بقدم
رہ ہوس مین وہ ہرگز خطا نہین پاتے

ستا تھا جسکو دل زار اب وہ ان آنکھون مین
وہ پیاری پیاری نشیلی ادا نہین پاتے

دکھا ہی دینگے قیامت مین تجھکو ای زاہد
کہ مجرمان محبت سزا نہین پاتے

گئے بھی نالے اگر عرش سے ادھر بھی گیا
کسی کے دلمین تو کمبخت جا نہین پاتے

حسن ہمین تو ہوئین مدتین اسی دکھ مین
تم آج اپنے مرض کی دوا نہین پاتے

پھر تنی ہین برچھیان نظر کی
ہو خیر خدا دل و جگر کی

تم صبح کو راہ لینا گھر کی
ساعت تو آسنے دو سفر کی

ہنس ہنس کے وہ پوچھتے ہین مجھسے
کل شب تمنے کہان بسر کی

یہ بانکی ادائین جب سے دیکھین
سدھ کچھ نہ رہی دل و جگر کی

دل میرا چرا کے لے گئے وہ ۔ اب دیکھیے شوخیان نظر کی
اوڑتا ہی مجھسے وہ پری رُو ۔ یا رب یہ ہوا چلی کدھر کی
آیا ہی وہان سے غیر بنکر ۔ کیا بات مرے پیامبر کی
حال شب غم کا پوچھنا کیا ۔ جس طور سے ہو سکی سحر کی

دم دیکے حسن نے اون لبون پر
مر مر کر زندگی بسر کی

میرے پہلو مین اگر وہ بت رعنا آئے ۔ عید ہو جائے مراد دل شیدا آئے
کشتۂ حسرت دیدار سے بھی پردہ ہی ۔ آپ پر دل کسی کمبخت کا پھر کیا آئے
ابکی ای ساقیِ بیہوش پلا دے ایسی ۔ بھولکر بھی نہ مجھے ہوش پھر اپنا آئے
لیچلین لاش مری اوسکی گلی مین احباب ۔ کیا عجب وہ بھی اگر بہر تماشا آئے
نام اغیار مین دربان کو بتاتا ہون کہ وہ ۔ کہدے شاید کبھی دھوکے مین کہ اچھا آئے
خوب تعظیم سے کانٹون نے لیے سر پہ قدم ۔ جوش وحشت مین جو ہم جانب صحرا آئے
شمر اوٹھانے سے نہ آگاہ ہو وہ عربدہ جو ۔ یا خدا خیر سے اب وہ بھی زمانا آئے

ای حسن ہمتو سفارش تری کردین سو بار
ذکر بھی تو کبھی اوس بزم مین تیرا آئے

آنکھون مین اشک دل مین قلق لب پر آہ ہی ۔ تیرے فراق مین مری حالت تباہ ہی
دام بلا ہی یا تری زلف سیاہ ہی ۔ تیر قضا ہے یا تری ترچھی نگاہ ہی
مجھسے گناہگار کو ہی مغفرت کی آس ۔ زاہد مرے کریم کی وہ بارگاہ ہی
رکھین قدم ادب سے ذرا میکدہ مین پ ۔ پیر مغان کی شیخ یہی خانقاہ ہی
نالے بھٹکتے پھرتے ہین ملتا نہین اثر ۔ شب میری زلف یار سے بڑھکر سیاہ ہی
آنکھین دکھائے مہر قیامت اب اور کو ۔ ہم عاصیون پر اوسکے کرم کی نگاہ ہی

مدت سے تم بھٹکتے ہو جسکی تلاش مین
میخانہ سے ملی ہوئی زاہد وہ راہ ہی

یارب ہو دل کی خیر جگر کی سلامتی
اوسکی ادا غضب ہی قیامت نگاہ ہی

منزل بہت بعید نہ طاقت نہ زاد راہ
یارب مدد غریب کی حالت تباہ ہی

محشر مین سرخرو تجھے فرمائین گے حضور
کچھ غم نہ کر حسن تو اگر روسیاہ ہی

ہم شاد ہین جو یار کو ہمسے ملال ہے
صد شکر اوسکے دل مین ہمارا خیال ہی

آنکھین ترس رہی ہین طبیعت نڈھال ہی
تیرے فراق مین ہمین جینا محال ہی

داغی ہی ماہ مہر کو خوف زوال ہی
بے نقص ہی اگر تو تمھارا جمال ہی

غیرونکا رنگ جمتے ہی نقشہ بگڑ گیا
اب میری پیشیون مین وہ آئین محال ہی

احوال کشتگان تغافل نہ پوچھیے
وہ خوش نصیب ہین تمھین جنسے ملال ہی

دل اونکو دیکے جان اجل کے سپرد کی
وہ ابتدائے عشق ہی اور یہ مآل ہی

چاہا تمھین تو جان سے بیزار ہو گئے
مرنے کے بعد اب ہمین جینا محال ہی

مدت سے ہین غش مین طور پہ گرتی ہین بجلیان
ای یار کیون نہ ہو یہ تمھارا جمال ہی

سرمایہ عمر بھر کا جسے اپنا دل کہون
ای زلف یار تیری گرہ مین وہ مال ہی

رندان بزم یار گنہگار کیون ہوئے
زاہد اگر شراب جنان مین حلال ہی

تم میرے دل کے چین مرا دل ہو بیقرار
تم میری جان اور مجھے جینا محال ہی

الجھے ہین ہاتھ تار رگ جان مین ای حسن
سودائے زلف یار مین جینا وبال ہی

اب ایسی جگر تھام کے فریاد کرین گے
تم کیا ہو کہ دشمن بھی بہت یاد کرین گے

فرقت مین جو اللہ کو ہم یاد کرین گے
بیچین کرے تمکو وہ فریاد کرین گے

ایسا وہ نہ تھا حضرت دل سے نہ تھی امید
یہ جور اوٹھا کر اوسے جلاد کرین گے

کھنچین گے ہم اس درد سے اک نالۂ دلکش
ناشاد جو رکھتے ہین وہی شاد کرین گے

اب اسین بچے یا نہ بچے چرخ بلا سے
کوئی ہمین چھیڑیگا تو فریاد کرین گے

دل لے تو لیا کتنے ہو پھر ہنسکے مجھی سے
کیا لیکے ترا ہم دل ناشاد کرین گے

اے وحشت دل تیرے کہے دیتے ہین تیور
دیوانہ مجھے پھر پریزاد کرین گے

دنیا مین دم قتل یہ چھوڑین گے نشانی
ہم خون سے تر دامن جلاد کرین گے

تو کیا کرے اے آہ وہان عہد و قسم ہے
بھولے ہوون کو ہم نہ کبھی یاد کرین گے

مین گردش دوران سے ڈرون مجھکو غرض کیا
مشکل جو پڑے گی وہی امداد کرین گے

یہ بت تو کسی کے نہ ہوئے اور نہ ہونگے
ہم اپنے خدا ہی کو حسن یاد کرین گے

توسن ناز پہ پھر کوئی سوار آتا ہے
دیکھیے زیر قدم کس کا مزار آتا ہے

اور تسکین نہین ہوتی کسی صورت سے
دیکھ لیتا ہون جو تمکو تو قرار آتا ہے

خلش درد و غم ہجر کا کیونکر نہ ہو قتل
فاتحہ خوانی کو وہ سوئے مزار آتا ہے

برچھیان تانے ہوئے ناز و ادا ہین ہمراہ
آج کس شان سے وہ شاہسوار آتا ہے

سر چڑھا شمع کے پروانہ تو سب نے جانا
یہ وہ منصور ہے جو خود سوئے دار آتا ہے

مار گیسو کا جسے زہر چڑھا پھر نہ بچا
اسکے کاٹے کا کسی کو بھی اوتار آتا ہے

دیکھین کیا اوس گل خندان سے یہ لایا ہے جواب
نامہ بر آج مرا باغ و بہار آتا ہے

ولولے دل کے گھٹائے غم فرقت نے حسن
عشق کا نام لیے ابتو بخار آتا ہے

کچھ حسینون کی محبت بھی بُری ہوتی ہے
کچھ یہ بیچین طبیعت بھی بُری ہوتی ہے

جیتے جی میرے نہ آئے تو نہ آئے اب تو
کیا شہیدونکی زیارت بھی بُری ہوتی ہے

قیس کے حال کو سُن سنکے جگر پھٹتا ہے
ساتھ کھیلے کی محبت بھی بُری ہوتی ہے

آپکی ضد نے مجھے اور پلائی حضرت
اوس نے دل مانگا تو انکار کا پہلو نہ ملا
اونسے کہدو جو ہین انداز و ادا پر مغرور
کون کہتا ہی کہ آپ آئین مسیحا بن کر

شیخ جی اتنی نصیحت بھی بُری ہوتی ہی
خانہ برباد مروت بھی بری ہوتی ہی
نگہ دیدۂ حسرت بھی بری ہوتی ہی
کیا مریضون کی عیادت بھی بری ہوتی ہی

ای حسن آپ کہان اور کہان بزم شراب
پیر و مرشد بری صحبت بھی بری ہوتی ہی

مرض ہجر بتان میں مر مر کے
دیدۂ تر کے پچھ گئے آنسو
جانتے ہین وہ اک نہ مانین گے
کیا کیا تونے ڈوب مرا ہے مہر
ہون مبارک تمھین رقیب کہ ہم
میکدہ تک تو آیئے واعظ
ٹھوکرین وہ لگاتے آتے ہین
دے خدا میری آہ کو وہ اثر

جی بچا ہون خدا خدا کر کے
اونکو دیکھا جو اک نظر بھر کے
بات کیون کھوئین التجا کر کے
صبح چمکی وہ پاس سے سر کے
اور مہمان ہین گھڑی بھر کے
کتنے پیتے ہو جام کوثر کے
کیا ہی اعزاز ہین مرے سر کے
دل پگھل جائین جس سے پتھر کے

ہم جب آئے تمھین نہین پایا
ای حسن ہو رہے تم اس در کے

آفت ہوش و خرد حسن خود آرائی ہی
صدر مین غیر لب فرش تمنائی ہی
حشر بھی انجمن حسن خود آرائی ہی
کیا کرین ہم جو لبون پر تری جان آئی ہی
ہم ہین اور کنج قفس اور وہی تنہائی ہی

بزم محشر بھی اونھین گوشۂ تنہائی ہی
کس سلیقہ کی وہان انجمن آرائی ہی
عام دربار ہی مخلوق تماشائی ہی
دل بیتاب ہماری کہین سودائی ہی
ہمصفیرون کو مبارک ہو بہار آئی ہی

موسم گل مین قیامت چمن آرائی ہی
کسکے قدمون پہ فدا ہوکے بہار آئی ہی

سب کے پردہ ہو جو پردے ہی کی ٹھہرائی ہی
آخر آئینہ بھی تو چشم تماشائی ہی

مدتون سے اسی دھوکے مین تمنائی ہی
خود نمائی کے لیے شوق خود آرائی ہی

دل وحشت زدہ مجنون ہی سودائی ہی
خیر وہ کچھ بھی سہی آپکا شیدائی ہی

اوسنے تو خوب طبیعت مری ترسائی ہی
تجھسے امید کچھ اے جلوۂ ہرجائی ہی

اونکو نفرت ہی تو وہ کچھ ستم ایسے ایسے
نہین معلوم طبیعت مری کیون آئی ہی

اک جھلک دیکھ کے کیا خاک بتاؤن ناصح
کسپر آئی ہی طبیعت مری کیون آئی ہی

اچھے ہوتے ہین نہ مرتے ہین تمھارے بیمار
یہ نئے رنگ نئے ڈھب کی مسیحائی ہی

دل مضطر تجھے اب چاہیے اونکا آنا
سیکڑون منتین کی ہین تو اجل آئی ہی

زحمت ضبط غم عشق اوٹھائی بیکار
میری صورت پہ لکھا ہی کہ تمنائی ہی

جانیوالے سحر وصل کھڑے ہین تیار
قتل کو ہاتھ اوٹھائے ہوئے انگڑائی ہی

طلب بادۂ دیدار ادر اوسپے اے دل
ہوش کی پی تری شامت تو نہین آئی ہی

ہنسنے بولنے لگے عالم تنہائی پر
ایک عالم مین انھین شکوۂ تنہائی ہی

موت سے کہدو کہ دو چار برس تو دم لے
رقص بسمل کا وہ جلاد تماشائی ہی

اپنے کوچہ مین مری لاش پڑی رہنے دو
آج مدت مین مجھے چین کی نیند آئی ہی

مرگ عاشق کی وہ یون بیٹھے ہوئے سیر کرین
جنکی رفتار مین اعجاز مسیحائی ہی

وہ مری لاش پہ مونھ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہین
ہائے قسمت اونھین کسوقت حیا آئی ہی

ہائے نادانی دل ہائے گرانجانی دل
اونھین انکار کی عادت یہ تمنائی ہی

باز آ شور و فغان سے دل بیکس باز آ
ہمین معلوم ہی جیسی تری سنوائی ہی

ایک ہم ہین کہ ہمارا کوئی پرسان ہی نہین
ایک دشمن ہی کہ معشوق بھی شیدائی ہی

دل گیا ہوش گئے عقل گئی صبر گیا
رنج دینے کو طبیعت مری کیون آئی ہی

اپنے در پر بھی وہ آنے نہین دیتا مجھکو
جسنے رہنے کو مرے دلمین جگہ پائی ہے

تنگ آئے ہین وہ اب حسن کی دلچسپی سے
ذرہ ذرہ اونھین آغوشِ تمنائی ہے

ہلئے صیاد ستمگار نے کیا ظلم کیا
کہدیا مرغِ قفس سے کہ بہار آئی ہے

جان بچتی نظر آتی نہین بیمارون کی
میرے عیسے اگر ایسی ہی مسیحائی ہے

سخت جانی مری کہتی ہے ترے خنجر سے
کھینچکر تجھکو مرے پاس قضا لائی ہے

کیا کہون دردِ جدائی کی مصیبت ہے موت
تیرے آنے سے مری جان مین جان آئی ہے

مجھے یہ سوچ ہے کیون عقل گئی ناصح کی
اوسے یہ فکر طبیعت مری کیون آئی ہے

بے ترے دیکھے مجھے چین نہ لینے دیگا
شوقِ دیدار نے آنکھونکی قسم کھائی ہے

موت آجائے تو جی جاؤن مصیبت کٹجائے
آپ کیا کہتے ہین کیون موت تری آئی ہے

اوسکی تلوار کے سایہ مین پڑا سوتا ہے
کشتۂ ناز کو کیا چین کی نیند آئی ہے

غیر کے گھر اسی باعث سے گئے تھے شب کو
وصل مین آپ کو اندیشۂ رسوائی ہے

حورین فردوس سے پیلانے لیے نکلی ہین
لب پہ کس تشنۂ دیدار کے جان آئی ہے

حسن دیدار کا نظارہ ہے نظارہ کنان
اس تماشے کا تماشا بھی تماشائی ہے

نیم جلوہ بھی نہین ایک جھلک مین گم تھے
ہم سمجھتے تھے ہمین تابِ شکیبائی ہے

گلۂ جور پہ نادم نہین وہ وصل کی شب
مین سمجھتا ہون اونھین جسکے لیے شرم آئی ہے

اس تماشے کا کوئی دیکھنے والا ہوتا
وہ ہین بے پردہ تو بیہوش تماشائی ہے

اسقدر قتل کرو تم کہ مسیحا ہوجاؤ
جانستانی یہ نہین مشقِ مسیحائی ہے

کرگئی شوخیِ دیدار کہین گم مجھکو
سالہا سال کے بعد اتنی خبر پائی ہے

یا مرا دل مری آنکھین ہین جگہ سے خارج
یا یہ مشہور غلط ہے کہ وہ ہرجائی ہے

تم کہو مین تو برا کہہ نہین سکتا دل کو
بہت اچھا ہے کہ اچھون کا تمنائی ہے

دل عاشق مین کبھی چشمِ تصور مین کبھی
خیر سے آپ کی تصویر بھی ہرجائی ہے

وصل کی آس حسن کو نہ امید دیدار
کس تمنا پہ یہ کمبخت تمنائی ہی

اب نظر آتے ہین زاہد راہ پر آتے ہوئے
تا در میخانہ آجاتے ہین سنبھالتے ہوئے

اتنا پوچھا تھا کہان سے آئے گھبراتے ہوئے
چلدیے کچھ مونھ ہی مونھ مین مجھکو فرماتے ہوئے

لو وہ آئے جان عاشق پر غضب ڈھاتے ہوئے
مسکراتے اینڈتے جوبن پر اتراتے ہوئے

غیر ہوتے ہم تو آتے غیر حالت ہی تو ہو
کیون نہ گھبرائین ہمارے پاس وہ آتے ہوئے

دلمین تم آنکھونمین تم چھپتے ہو پھر کسواسطے
تمکو شرم آتی نہین عاشق سے شرماتے ہوئے

زلف و رخ کے عکس سے دیکھو دل پر داغ مین
فصل گل آتے ہوئے کالی گھٹا چھاتے ہوئے

چھوڑ دیتا تو جو اے صیاد دم بھر کے لیے
دیکھ آتے ہم بھی گلشن مین بہار آتے ہوئے

اس ادا سے جھوٹے وعدے کرتے ہین یہ خوبرو
کچھ نہین ہوتا تامل اعتبار آتے ہوئے

توبہ زاہد میکشی سے توبہ ایسے وقت مین
یہ چمن کھلتے ہوئے یہ سبزے لہراتے ہوئے

جان بلب ہین اک نظر کیواسطے آنکھین نہ پھیر
جانیوالے اک نظر پھر دیکھ لے جاتے ہوئے

سوچ تو دلمین مرا آتا ترے باڑے کی خیر
دید کے بھوکے پھرین یون ٹھوکرین کھاتے ہوئے

جان جائے پر نہ جائینگے تمھارے کوچہ سے
جان جاتی ہے تمھارے کوچہ سے جاتے ہوئے

کیون ترس آتا نہین ترسے ہوونکے حال پر
اے بت ترسا خدا نا ترس ترساتے ہوئے

تیرے صدقے خوب بانٹا تو نے صدقہ حسن کا
کچھ سے پا پا رہ گئے کچھ ہاتھ پھیلاتے ہوئے

آمد جانان کی شادی نے کیا محروم وصل
ہمکو مدت چاہیے اب آپ مین آتے ہوئے

اونکی چشم مست کی گردش سے دیکھا بزم مین
رند کو گرتے ہوئے ساغر کو چکراتے ہوئے

خون کے چشمے بہینگے زخمونکے پھولینگے باغ
وہ نظر آتے ہین مینہ تیرونکا برساتے ہوئے

سر جھکے دل مرغ بسمل آنکھین خیرہ ہوش گم
بزم مین یہ کون آئے جلوہ فرماتے ہوئے

فتنہائے حشر جھک جھک کر ادا سجدے کرین
جس لحد کو ناز سے وہ جائین ٹھکراتے ہوئے

پائمالان محبت سب بکھیڑون سے ہین پاک
اونکو نہلاتے ہوئے دیکھا نہ کفناتے ہوئے

بزم محشر مین تجلی کی جھلک کافی نہین
یونتو رہ جائین گے لاکھون دلمین للچاتے ہوئے

حورین دینے آئی ہین رنگین دوپٹونکا کفن
تم بھی اپنے کشتہ کو دیکھ آؤ کفناتے ہوئے

اِنَّ بَعضَ الظَّنِّ اِثمٌ کا نہ ہو ڈر تو کہون
مین نے دیکھا ہی حسن تمکو جھجکاتے ہوئے

شمیمین صبح شرمائی ہوئی آئین گلستان سے
نسیمین رات بسکر آئی تھین کیا کوئی جانان سے

اگر ای دل مزہ ملتا ہو یون گھٹ گھٹ کے مرنے مین
تو ہین کچھ اور اوبھی بانگ دون گیسوئے پیچان سے

جو آب تیغ کا اقرار کرلے ہمسے وہ قاتل
خضر ہم پیاسے اوٹھ جائین کنار آبحیوان سے

بہار آئی ترے سودائیون کی وحشتین چمکین
نکلی کوچے ہوئے روشن شرار سنگِ طفلان سے

دم آخر ترے حسرت بھرے کے گھر قیامت تھی
گلے مل ملکے روئی بیکسی ایک ایک ارمان سے

نہ حورون سے تعلق ہی نہ دیوانہ ہون پریون کا
نگاہین ہوگئین کچھ اور ملکر حسنِ جانان سے

عدو ساقی مغنی سب چھٹین تو ہمسے ملنا ہو
مرتجان بیچ تو ہی تم کیون اوٹھو بزم رقیبان سے

دل بیتاب حیرت کا مزہ لینے نہین دیتا
نکالو اس بلا کو جلوہ گاہ حسنِ جانان سے

شب وعدہ بندھا کر آسرا یون بیخبر رہنا
نہین لاکھون جگہ بہتر تھی غافل اس تری ہان سے

کہین خار الم تو دے کہین خاک تمنا کے
دلِ ویران مرا کس بات مین کم ہی بیابان سے

اونھین اور مرگ عاشق کا نہ ہو غم کون کہتا ہے
وہ بیٹھے تو ہین بالین پر دکھاوے کو پریشان سے

ہین کسکا بینوا عاشق تمھارا بینوا عاشق
مری بیساز و سامانی ہی کیسے ساز و سامان سے

ٹھکانا غمزدونکا غمزدون کے پاس ہی اچھا
کہان جائیگی بیکسین بیکسی گور غریبان سے

غم فرقت نے کی ہین تفرقہ پردازیان کیا کیا
اونھین نفرت ہی مجھسے مجھکو دل سے دلکو ارمان سے

جو ٹھکرایا ہوا نکلا خرام ناز دلبر کا
وہی فتنہ پسند آیا ہمین محشر کے سامان سے

خدا کی شان یون ارمان اوسکا خون کروا لین
وہ دل پالا تھا جسکو ہمنے کیسے کیسے ارمان سے

شراب جلوۂ رنگین جانانکی تمنا مین
سبو غنچے تو گل ساغر لیے نکلے گلستان سے

نہ کیون دیوانون کو ملبوس عریانی پسند آئے
نہ لپٹے خار دامن سے نہ ہاتھ اولجھے گریبان سے

مری خاطر سے نکلی میان سے تلوار ہاتھ اوٹھا
ہرا سر کیون نہ خم ہو قتلگہ مین بار احسان سے

قیامت سے یہ کھٹکا ہو قیامت ہی کا کھٹکا ہی
قیامت کو اوٹھائے جائینگے ہم کوئی جانان سے

وہ جنت تھی کہ جس سے جیتے جی آدم نکل آئے
ہمارا تو جنازہ بھی نہ نکلے کوئے جانان سے

تعالی اللہ ترے کوچہ کی رنگینی تعالی اللہ
ہوا خوری کو آتی ہین نسیمین باغ رضوان سے

چمک سے صدقہ پانے شمع آئی تیری محفل مین
مہک سے بھیک لینے پھول نکلے ہین گلستان سے

نہ خنجر ہی نہ وہ جلاد سناٹا ہی مقتل مین
شہید ناز اب کیا دیکھتا ہی چشم حیران سے

اوٹھا ہی جب تمہارے گشتۂ انداز کا لاشا
نکل آئی ہین حورین بال کھولے باغ رضوان سے

جھکی گردن اوٹھی اوٹھتی جوانی جوش پر آئی
حیا گھونگھٹ سے شرکی نکلی چشم جانان سے

بت کافر ادا پردہ سے باہر آنیوالا ہی
مسلمانو خبردار اپنے اپنے دین و ایمان سے

ملے ہمدردیون سے اوج پستون کو بلندونپر
کہ آنسو پوچھنے مین دامن اونچا ہو گریبان سے

تمھین نفرت ہے مجھے اولجھن غضب مین جان مضطر
نکالیو اس بلا کو باز آیا ایسے ارمان سے

وہ شرمائے لجائے سر جھکائے اسطرح بیٹھین
خدا سمجھے دل بیباک تیرے جوش ارمان سے

بہار آئی مبارک باد یان ہین ہمصفیر دنہین
کسی کو کیا غرض حال گرفتاران زندان سے

اونھین کے سامنے پھیلا کرے دامن بھکاری کا
نہ اوٹھے بستر امنگتا کا یا رب کوئے جانان سے

یہ خون آلودہ خنجر ہی کہ پھولونکی چھڑی یا زب
وہ قاتل قتلگہ سے آرہا ہی یا گلستان سے

یہ پچھلا دور ہو ساقی تمنا کیون رہے باقی
پیالا عمر کا بھر دے مئے دیدار جانان سے

الٰہی خون بسمل سے ہو رنگین دامن قاتل
وہ یون مقتل سے نکلے جسطرح گلچین گلستان سے

نمازین سب ادا ہو جائینگی اس ایک سجدہ مین
نیاز عشق سر اوٹھنے نہ پائے پائے جانان سے

نہ وہ محفل دل عاشق نہ دشمن حسرت عاشق
الٰہی پھر نکلتے کیون نہین بزم حسینان سے

ہوئی مقبول میرے دشمنوں کے حق میں ہیں نکلا
اگر رگ رگ میں نشتر ہوں تو ہی لطف خلش باز

دعا تھی میرے دشمن بھی نہ نکلیں بزم جانان سے
بدل دے خون عاشق لذت بیداد مژگان سے

کہو تو اے حسن کیوں روتے ہو کیسی گزرتی ہے
ہنسی سمجھے تھے دل لیکر نکلنا کوئے جانان سے

حشر جبین وہ کچھ قیامت ہے — شورش آرزوئے قامت ہے
آب خنجر میں کیسی لذت ہے — تشنہ لب سر لب جراحت ہے
وہ چلے جی اوٹھیں تمنائیں — یہ نئی چال کی قیامت ہے
اپنی تصویر تو نہ لیجا تو — یہ مری زندگی کی صورت ہے
گھڑی ساعت ہے عاشق قامت — ہر گھڑی ساعت قیامت ہے
مل تو جاتی ہے وہ گلے سے کبھی — تیغ قاتل کا دم غنیمت ہے
ایک عالم سے ہیں وہ پردہ میں — ایک عالم میں اونکی شہرت ہے
آپ حسرت نکالکر لیں دل — آپ کے دل میں میری حسرت ہے
پردہ اوٹھنے ہی طالب دید — بنگیا بت مقام حیرت ہے
یہ تغافل شعار یہ ظالم — جور فرمائیں تو عنایت ہے
حسن تیرا سنگار کا ہے سنگار — زیب و زینت کو تجھسے زینت ہے
نازنین ہیں وہ دلشکن ہوکر — یہ نزاکت نئی نزاکت ہے
تیرے ادنے غلام ہیں غلمان — حور فردوس پیش خدمت ہے
جور کی مہربانیاں ہمپر — مہر کی غیر پر عنایت ہے
دل سلامت ہے تو ہزاروں غم — غم نہیں دل اگر سلامت ہے
کیوں وہ ہنس کہہ ادھر نگاہ کرے — چشم پرآب روتی صورت ہے
کیا قیامت ہے حسن عالم سوز — بزم محشر بھی کنج خلوت ہے

وصل اغیار کے تمنائی — جان بلب دردمند فرقت ہے
زاری و عجز عشق کے معشوق — عاشق حسن کبر و نخوت ہے
جب کہا ہی تمھارے نام سے عشق — بولے ہان نام ہی کی الفت ہے
غیر اپنے ہین بزم جانان ہین — غیر اپنے خدا کی قدرت ہے
اونکے فتنے چرا لیے کس نے — حشر کی جان پر قیامت ہے
نیچی نظرون ہی نے لیا ہے دل — ای حیا سب تری شرارت ہے
حور دیکھے تو روح خوش ہو جائے — ہائے کیا پیاری پیاری صورت ہے
کرو عاشق سے اپنے شرم کرو — جاؤ غیرون مین جائے غیرت ہے
حسن سے جسقدر ہے دلچسپی — عشق مین اوتنی ہی مصیبت ہے
گلرخون کے خرام رنگین سے — خاک کا ذرّہ ذرّہ جنت ہے
چھوڑ کر مجھکو جا نہین سکتی — کس بلا مین مری مصیبت ہے
وصل فرقت سے وصل سے فرقت — غمزدون کا یہ وصل فرقت ہے
پھل ہین تیغون کے پھول زخمون کی — رنگ پر گلشن شہادت ہے
ناز سے وہ جسے کہین کمبخت — قابل رشک اوسکی قسمت ہے
طعنہ ہائے رقیب وجور حبیب — کیسی خوش قسمت اپنی قسمت ہے
اُف قیامت خرامیان اونکی — محشرستان ہماری تربت ہے
دل کے ٹکڑے ہین تیری الفت مین — ٹکڑے ٹکڑے مین تیری الفت ہے
کیون ہی تکلیف چارہ فرمائی — چارہ فرما یہ درد فرقت ہے
مرقد دل ہی یا مرا سینہ — دل ہی یا آرزو کی تربت ہے
ہم جہان بیٹھین کنج تنہائی — تم جہان جاؤ بزم عشرت ہے
بیچتا ہون دل ایک بوسہ پر — مال اچھا ہی تھوڑی قیمت ہے

حشر ہوتا ہی شوق رویت پر
حشر ہوتا نہین قیامت ہی

بیحجابی سے حشر بپا کر
مونہہ چھپانا ترا قیامت ہی

کوئے الفت مین پاؤن رکھتا ہو
ای خدا تیرے ہاتھ عزت ہی

ای حسن دل بچا محبت سے
تجھکو دل کی اگر محبت ہی

شکر پر شکوہ و شکایت ہی
آپ کی بھی عجیب عادت ہی

رات تھوڑی ہی غیر حالت ہی
وہ نہین سنتے کیا قیامت ہی

پیاری باتین ہین اچھی صورت ہی
ہان نہین آپ کی قیامت ہی

دلمین غم ہی قلق ہی حسرت ہی
تمھین کس چیز کی ضرورت ہی

شب فرقت پڑی ہی چار پہر
شام ہی سے عجیب حالت ہی

وہ مری مان جائین گے ای دل
اونکو ایسی ہی مجھسے الفت ہی

کیا کرون موت پر نہین قابو
کچھ نہ پوچھو جو دل کی حالت ہی

کیا کہون جب کہین وہ دل لیکر
کیا تجھے دل سے میری الفت ہی

جسکی صورت سے زندگی ہی مری
میری صورت سے اوسکو نفرت ہی

غیر کے پاس آتے جاتے ہو
جاؤ بھی تمکو کس سے الفت ہی

اونکو رسوائے عشق سے کیا کام
جسکی ذلت ہی اوسکی ذلت ہی

غمزدون کی سُنی نہین جاتی
عشق مین یہ بڑی مصیبت ہی

مان لینے کو مین نہین کہتا
بات سننے مین کیا قباحت ہی

جب کہا حال دل سنو تو کہا
ایسی باتون کی کسکو فرصت ہی

حور کو چاہین آپ سے عاشق
ایسی ہی تو وہ خوبصورت ہی

صبح نزدیک ہی چلے جانا
اور کچھ دیر کی مصیبت ہی

تم ملو غیر سے تمھین کیا کام
ہم غریبون کی ہی جو حالت ہی

وصل دشمن سے تم نہین واقف
میرے غم مین اوداس صورت ہی

تیرے بس مین زبان نہین ناصح
میرے بس مین مری طبیعت ہی

حسرتین سب نکالدین تمنے
دم نکل جائے بس یہ حسرت ہی

وصل دشمن تمھین مبارک ہو
مجھسے کہنے کی کیا ضرورت ہی

بے ثمر آہ بے اثر نالے
ابتو دل سے مجھے بھی نفرت ہی

اس خطا پر ہین مجھسے رنجیدہ
کہ تجھے ہمسے کیون محبت ہی

حالتِ غیر پر کرم کب تک
ابتو آؤ کہ غیر حالت ہی

ہان مجھے اوسنے عشق ہی ناصح
آپ کہیے مری طبیعت ہی

میرے ہو مدعا مین ناکامی
دل کی ہر آرزو مین حسرت ہی

حسرت آتی ہی آرزوؤن پر
آرزو آرزو مین حسرت ہی

ق

اسقدر رنج مرنے والون سے
ہاے قاتل یہ کیا قیامت ہی

قتل کے وقت بھی نہ پوچھا آہ
کہ ترے دل مین کوئی حسرت ہی

جان دین کیون نہ اوس گلی پر ہم
ای حسن جیتے جی کی جنت ہی

موت سے درد جدائی کی دوا ہوتی ہی
یون ہین بیمار محبت کو شفا ہوتی ہی

کھنچکے ملتی ہی تو ملتے ہی جدا ہوتی ہی
تیغ قاتل مین بھی قاتل کی ادا ہوتی ہی

تیری تلوار گلے ملکے جدا ہوتی ہی
دیکھ جلاد ملے مین یہ دغا ہوتی ہی

صورت آئینہ جب دلمین صفا ہوتی ہی
شکل محبوب حسن جلوہ نما ہوتی ہی

پسکے دل پہنچتے ہین پاپوس حنا ہوتی ہی
واہ کیا عزت خون شہدا ہوتی ہی

چارۂ عشق مین تجویز قضا ہوتی ہی
آہ وہ درد کہ جس کی یہ دوا ہوتی ہی

دل ہی نالان نہین فرقت وہ بلا ہوتی ہی
سنگ و آہن بھی جدا ہون تو صدا ہوتی ہی

جان کا خون کرین کیون نہ تڑپکر بسمل
تیغ جلاد گلے مل کے جدا ہوتی ہی

ہر جگہ ہین مئے الفت کی نئی تاثیرین
یہ کہین زہر کہین آب بقا ہوتی ہی

تمکو اللہ نہ وہ یاس بھری آس دکھائے
دم آخر جو اشارون سے ادا ہوتی ہی

بزم دشمن مین کوئی اونچی شرارت دیکھے
وصل کی رات جن آنکھون مین حیا ہوتی ہی

دل کسکے سو ٹکڑے کرے ٹکڑے سے ٹکڑا ہو جدا
پر کہین تیغ ادا دل سے جدا ہوتی ہی

جرم الفت کی سزا ملتی ہی کیسی کیسی
ہجر کی رات ہمین روز جزا ہوتی ہی

رات کو آئین گے وہ صبح سے بیچین ہین ہم
شام تک دیکھیے حالت مری کیا ہوتی ہی

کس بلا مین ہی گرفتار اسیر فرقت
نہ قضا ہوتی ہی پُرسان نہ ادا ہوتی ہی

سر جھکانے دے نہ تیغ ادائے قاتل
وقت جاتا ہی نماز اپنی قضا ہوتی ہی

زندگی ہی تو کسی پر نہ مرین گے ہرگز
عشق کے نام سے اب روح فنا ہوتی ہی

گالیان دیتے ہین وہ مجھکو دعائین سُنکر
گالیون پر بھی مرے لب پہ دعا ہوتی ہی

دم سلامت رہے شمشیر ادا کا قاتل
جان عاشق کہین ممنون قضا ہوتی ہی

مونہہ چھپانے کو وہ عاشق سے حیا کرتے ہین
مونہہ چھپانے ہوئے غیرون مین حیا ہوتی ہی

دست نازک سے کشاکش مین ہی تلوار کا دم
نہ جدا کرتی ہی سر کو نہ جدا ہوتی ہی

نہ گلے ہون نہ ستم ہم تم اگر غور کرین
کون کرتا ہی جفا کس پہ جفا ہوتی ہی

وحشت عشق مین ناصح سے مین اولجھون تو معاف
اس مصیبت مین کہین عقل بجا ہوتی ہی

سر جدا کرتی ہی تلوار مرے قاتل کی
اوسپہ یہ قہر کہ پھر خود بھی جدا ہوتی ہی

دیکھ لیتا ہون جو للچائی ہوئی آنکھون سے
گھورتی ہی تری تصویر خفا ہوتی ہی

کیا بلا ہی دل وحشی کہ بچائے کوئی
کیون پریشان تری زلف دوتا ہوتی ہی

دل سے وُصل چاہتے ہین اگر نہین سونکو گلے
نظر لطف بھی کیا جانیے کیا ہوتی ہی

دیکھ سکتے نہین حسرت ہی مگر دیکھنے کی ۔ کچھ عجب شانِ تجلّی کی ادا ہوتی ہے
مری میت پہ وہ مونھ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہین ۔ کوئی پوچھے تو کہ اب کس سے حیا ہوتی ہے
اس تغافل پہ تمنا ہے کرم حضرتِ دل ۔ دیکھیے اونکی جفا سے بھی وفا ہوتی ہے
ایک تم ہو کہ وفا پر بھی جفا کرتے ہو ۔ ایک ہم ہین کہ جفا پر بھی وفا ہوتی ہے
اوٹھتا جوبن ہے حسینون کے لیے بھی آفت ۔ دلمین ارمان تو آنکھو نمین حیا ہوتی ہے
دل عشاق وحنا لیتے ہین دونون لیکن ۔ یہ مقدر ہے کہ پابوس حنا ہوتی ہے
ہان یہ سچ ہے کہ نہین تیغ نہین اے قاتل ۔ تیرے کشتہ ہین مگر جان ہی کیا ہوتی ہے

جان دی شیفتۂ زلف نے جنجال کٹا
اب پریشان حسن اونکی بلا ہوتی ہے

جلوے ترے جو رونقِ بازار ہو گئے ۔ خوبانِ خود فروش خریدار ہو گئے
بے پردہ بزم مین جو وہ رخسار ہو گئے ۔ آئینے غش مین پشت بدیوار ہو گئے
شکر خدا وہ قتل کو تیار ہو گئے ۔ الفت کے جرم ہمکو سزاوار ہو گئے
افسوس دستِ شوق نے پائی نہ دسترس ۔ بانہین گلے مین ڈالنے کو بار ہو گئے
تلوون سے راستہ چمن دلکشا بنا ۔ جلوون سے آئنہ در و دیوار ہو گئے
آنکھین یہین دکھاؤ کہ آنکھین نکال لو ۔ ابتو تمھارے طالبِ دیدار ہو گئے
ہین زندگی سے تنگ مگر بوالہوس نہین ۔ یہ کیون کہین کہ جان سے بیزار ہو گئے
پردے سے اوٹھ کے پردۂ الفت اوٹھا دیا ۔ ہم بیخبر ہوئے وہ خبردار ہو گئے
اونسے عدو سے میل نہین واسطہ نہین ۔ مجھسے جبھی تو لڑنے کو تیار ہو گئے
سودائیانِ زلف کی سنتا نہین کوئی ۔ کمبخت کس بلا مین گرفتار ہو گئے
یہ عشق کا ستم ہے کہ بیدل بنا دیا ۔ وہ حسن کا کرم ہے کہ دلدار ہو گئے
پردہ کسی کا حضرتِ دل سے چھپا نہین ۔ کیا دیکھکر یہ طالب دیدار ہو گئے

ای درد عشق اوٹھ کہ مداوائے دل کرین
پرہیز کرتے کرتے تو بیمار ہوگئے

ہمکو ہی شوق دید اونھین آرزوئے دل
ہم اونکے وہ ہمارے طلبگار ہوگئے

جو پار او تہرے آبرو اپنی ڈبو گئے
ڈوبے جو بحر عشق مین وہ پار ہوگئے

صیاد جور پیشہ کی غفلت شعاریان
ٹھنڈے پھڑک پھڑک کے گرفتار ہوگئے

لکھا جو وصف چہرۂ رنگین یار کا
کاغذ کے تختے تختۂ گلزار ہوگئے

دل و جان بلب جگر مین تپک جان بیقرار
ہم تیرا نام لیکے گنہگار ہوگئے

کر روح تازہ تربت عاشق پہ ڈالکر
باسی ترے گلے کے اگر ہار ہوگئے

کچھ ایسے لوٹ ہوگئے تیری شمیم پر
تیرے گلے کے غنچۂ و گل ہار ہوگئے

ٹکڑے اوڑائے دل کے جگر چاک کردیا
ایسے کھنچے وہ ہنسکے کہ تلوار ہوگئے

پردہ ہی چشم شوق سے اونکے جمال کا
ہم کس نظر سے طالب دیدار ہوگئے

قسمت مین ٹھوکرین جو لکھی ہون تو کیا علاج
بیٹھے بٹھائے مائل رفتار ہوگئے

آزاد عاشقی ہین گرفتار بند عقل
آزاد ہوگئے جو گرفتار ہوگئے

چھٹتی نہین شراب محبت کسیطرح
ہم اوسکو موںھ لگاکے گنہگار ہوگئے

بوسہ دیا اونھون نے تواب وصل چاہیے
دو دن مین تم تو حضرت دل یار ہوگئے

پتھرائین آنکھین اوس بت کافر کی یاد مین
تار نگاہ رشتۂ زنار ہوگئے

گلزار ہی بہار یو ہین حسن یار سے
جیسے چمن بہار سے گلزار ہوگئے

افسردہ خاطری کا سبب ہی ترا فراق
مرجھا گئے جو تجھسے جدا یار ہوگئے

یہ حسن خود فروش عجب جنس ہی حسن
وہ بک گئے جو اس کے خریدار ہوگئے

اجل نزدیک ہی بیمار کے موںھ پر بحالی ہی
خدا کا شکر فرقت کی مصیبت کٹنے والی ہی

عجب کیا رحم آجائے اونھین اس بیزبانی پر
لب خاموش تو نے بات تو اچھی نکالی ہی

ملاکر خاک مین ہمکو وہ اب آتے ہین تربت پر
الٰہی خیر ہو کیا پھر قیامت آنیوالی ہی

خبر ہوتی تو اوس رفتار کی چالو نمین کیون آتے
کسے معلوم تھا ایسی قیامت ہونیوالی ہی

اوسے جب عرصہ گاہ حشر مین آتے ہوئے دیکھا
پکارا اوٹھکے محشر نے قیامت آنیوالی ہی

دل وصبر وقرار وہوش ہین سامان رخصت مین
طبیعت آنیوالی ہی قیامت آنیوالی ہی

کہان لیجاؤن بعد مرگ یا رب نالہ کش دل کو
کہ اسنے دفن ہوکر بھی زمین سر پر اوٹھالی ہی

یہی کہتے ہین ہر ہر گام پر رفتار کے فتنے
کہ اب ہوتا ہی محشر اب قیامت اٹھنے والی ہی

اوس ادہر اوبھرے سینہ پر ہین وہ فتنے مچلنے کو
الٰہی خیر ہو دوہری قیامت اوٹھنے والی ہی

تری آنکھونکی شوخی سے ہی شرمایا ہوا جوبن
چھپاکر مونھ دوپٹہ مین قیامت اوٹھنے والی ہی

کسیکی چشم فتان سے قیامت خاک ہمسر ہو
جو اوس سے گر گئی ہی وہ قیامت نے اٹھالی ہی

نہ کہتا جان دل کہتا اوٹھین تو آکے کیون جاتے
کہ دل ہی آنیوالا جان عاشق جانیوالی ہی

وہ پہلوئے عدو مین ہین تو ہی آئینہ مین عکس اونکا
مرے حسرت بھرے پہلو ترا آغوش خالی ہی

بہارین جو بنون پر بادۂ الفت بہار وپر
چلو ای شیخ میخانہ مین جنت لٹنے والی ہی

رخ رنگین مین آئینے لگے ہین تاب جلوہ سے
بہار رنگ رخ سے آئنہ پھولونکی ڈالی ہی

ہوائے خلد مین کیونکر اوٹھے وہ کوئے قاتل سے
سرخاک شہیدان مین غرور پائمالی ہی

نہ کیون ہوجائے خون حسرت نظارۂ قاتل
خدا سمجھے چھری سے یہ کہین دم لینے والی ہی

دل بیتاب بیتابی سے باز آ دھیان بٹتا ہی
مری آنکھون کے آگے اونکی تصویر خیالی ہی

نہ آئے وہ شب وعدہ تو یہ ظالم ہی جاتی
اجل بھی جان بلب کو آج ہی دم دینے والی ہی

دل نافہم ذلت جانکر خوش ہوکے کہتا ہی
بھری محفل مین اوسنے غیر کی حسرت نکالی ہی

عدو لپٹا ہین بوسے لین یہ مونھ سے کچھ نہین کہتی
مرے بانکے تری تصویر کیسی بات والی ہی

کلیجہ ضبط سے سلگا فغان سے پڑ گئے چھالے
دل پرسوز تو نے کس غضب کی جان ڈالی ہی

نہین نیرنگیان معشوق کی عشاق پر مخفی
اگر گل پتے پتے ہی تو بلبل ڈالی ڈالی ہی

بنے خلوت بھری محفل اگر تم رونق افزا ہو
نہ ہو تم جلوہ فرما تو بھری محفل بھی خالی ہے

نظارہ روئے قاتل کا شہادت جان لیںگی
بڑے سامان ہوئے مقتل مین جنت لٹنے والی ہے

یہ کہتے ہین اشارے ابروئے قاتل کے مقتل مین
چلو تلوار کے سایہ مین جنت لٹنے والی ہے

گیا دل تو نہ سمجھو تم کہ ہم جنجال سے چھوٹے
حسن اونکی محبت جان لیکر جانیوالی ہے

سبب وصل تصور سے ہے فرقت اونکی
میری آنکھون مین بسی رہتی ہے صورت اونکی

آہ وہ صبح شب وصل وہ رخصت اونکی
نیچی آنکھین وہ لجائی ہوئی صورت اونکی

جلوہ جلوہ ہی حجاب رخ روشن سے عیان
پردہ پردہ مین ہوئی جاتی ہے شہرت اونکی

سخت جانو نہ کرے رحم نزاکت تیری
تیغ چل جائے تو کٹ جائے مصیبت اونکی

ہم ہین رنجور کہ دنیا سے پر ارمان اوٹھے
وہ ہین مسرور کہ پوری ہوئی حسرت اونکی

حسن پردے مین نہ ٹھہرے تو وہ مجرم ہین
ہم ہون مجرم نہ چھپے دلمین جو الفت اونکی

نخوت حسن وخود آرائی وبے پروائی
وہ کرین جور کسی پر تو عنایت اونکی

برق جلوہ طلب دید کی آنکھین پھوٹین
آنکھ اوٹھا کر بھی اگر دیکھی ہو صورت اونکی

چشم عاشق مین پھرین وہ یہ نہ نکلے دل سے
شرمگین اونسے کہین بڑھکے ہے حسرت اونکی

اونکے دیدار کے ارمان کو بھی بھول گیا
مجھے حیرت یہ ہوئی دیکھکے صورت اونکی

چھپکے پردہ مین دکھائے شب تاریک فراق
اُف یہ اندھیر کرے چاندسی صورت اونکی

تمھین غیرون سے تعلق نہین بالکل سچ ہے
اسی باعث سے تو ہوتی ہے حمایت اونکی

عمر روتے ہی کٹی جان پہ کھیلے ہی بنی
ہم ہنسی کھیل سمجھتے تھے محبت اونکی

ہم خوشی اونکی کرین جب بھی طبیعت نہ ملے
یون بھی ہم خوش ہین خوشی اونکی طبیعت اونکی

کیا کہین حالت دل تمسے مریضان فراق
سانس سینے سے بگڑتی ہے طبیعت اونکی

قتل عشاق مین تاخیر نہ کر اے قاتل
منتظر حور ہے مشتاق ہے جنت اونکی

کھل گئے حسرتِ دیدار مین مشتاق لقا
دیکھتے دیکھتے کیا ہو گئی صورت اونکی

ای خدا آئینۂ دل کے ہون لاکھون ٹکڑے
اور ہر ٹکڑے مین ہو جاندسی صورت اونکی

ناتوان غمِ فرقت کی لحد پر ہو جائین
دے اجازت جو کبھی اونکو نزاکت اونکی

خیر ہی حضرتِ دل آپ یہ کیا کرتے ہین
بندہ پرور یہ محبت ہی محبت اونکی

جب کہا اونسے کہ مرتے ہین مریضانِ فراق
بولے مونھ پھیر کے ہم کیا کرین قسمت اونکی

ای حسن کہتی ہی عشاق کی ناکامیِ بخت
جان کے ساتھ بھی نکلے گی نہ حسرت اونکی

ای حسن حضرتِ ناطق کو خدا خوش رکھے
قابلِ قدر ہی بے لوث محبت اونکی

ہمین کر گئی قتل فرقت کسیکی
پھری شکلِ خنجر طبیعت کسیکی

کہانتک کرے ضبطِ فریاد کوئی
بس اب ہوش مین آئے غفلت کسیکی

عجب برق جلوہ نے صورت دکھائی
کسی نے بھی دیکھی نہ صورت کسیکی

گوارا نہین ایک دم کی جدائی
مگر مجھپہ عاشق ہی فرقت کسیکی

لگائے کوئی ہاتھ کیا تاب و طاقت
بہت زور پر ہے نزاکت کسیکی

یہان سانس اوکھڑا ہوا بیکسی مین
جمی ہی وہان بزمِ عشرت کسیکی

نزاکت نے خنجر کو چلنے سے روکا
یہ کٹنے نہ دے گی مصیبت کسیکی

کوئی صورت آئینہ مین دیکھتا ہی
اور آئینہ تکتا ہی صورت کسیکی

مقدر پھرے دن پھرین وہ پھر آئین
اگر ہو نہ برگشتہ قسمت کسیکی

بنانے لگا پھر کوئی اپنے گیسو
بگڑنے لگی پھر طبیعت کسیکی

نہ آیا نہ آئیگا وعدہ پہ کوئی
نہ نکلی نہ نکلے گی حسرت کسیکی

غضب ہی کہ دل چھین کر کوئی چلدے
کوئی تکتا رہ جائے صورت کسیکی

وہ پردہ اوٹھا بیخودی تیرے صدقے
ذرا دیکھ لینے دے صورت کسیکی

پتا بھی نہ پایا یہ کھوئے گئے ہم
رہے رہتی دنیا تک الفت کسیکی

غضب ہے کوئی دیکھنے کو کب آیا
کہ دیکھی نہین جاتی حالت کسیکی

محبت کے پامال کیا بستے چھوٹے
جنازہ کسیکا نہ تربت کسیکی

لہو ہوکے نکلے کہ دم بن کے نکلے
مگر دل سے اب نکلے حسرت کسیکی

غم ہجر مین موت سے ہوگی صحبت
سنبھالے سے سنبھلے گی حالت کسیکی

نہین وصل کی شب یہ دن قتل کا ہے
کرے رحم اب تو نزاکت کسیکی

کبھی ٹیس سا ہوتی کبھی درد رہتا
نہ ہوتی مگر دل مین الفت کسیکی

یہی کہتی ہے حیرت چشم بسمل
کہ آنکھون سے اوجھل ہے صورت کسیکی

کوئی خواہش دید مین جان بلب ہے
نہین دیکھتا کوئی حالت کسیکی

نہ سویا نہ سوئے گا پہلو مین کوئی
نہ جاگی جگائے گی قسمت کسیکی

مرے یا جیے کوئی ان کی بلا سے
حسن کیون کرین وہ عیادت کسیکی

وہ راتین کیا ہوئین وہ دن اللہ کیا ہوئے
مدت گزر گئی ہمین ان سے جدا ہوئے

مجرم بنے اسیر ہوئے مبتلا ہوئے
تقدیر کا لکھا تھا کہ تم پر فدا ہوئے

سودائے زلف مول لیا مبتلا ہوئے
ہم خود گرہ کٹا کے اسیر بلا ہوئے

جب ان کے پائے ناز سے مل کر جدا ہوئے
میری طرح سے خاک بسر نقش پا ہوئے

بوسہ اگر لیا تو غضب کونسا کیا
کچھ بات بھی تھی جسپہ تم اتنے خفا ہوئے

ایسا ہی روٹھنا ہے تو اللہ کی پناہ
اس بات پر خفا ہین کہ تم کیون فدا ہوئے

پھر یاد زلف یار نے کی دل مین گدگدی
اب کوئی مانتا ہے یہ بے مبتلا ہوئے

اچھا کیا جو مین نے عدو کو برا کہا
تم کو تو واسطہ نہین تم کیون خفا ہوئے

پھر اچھی شکل حضرت دل کو پسند ہے
یہ اب پھنسے کہین نہ کہین اب فدا ہوئے

وقفِ خرامِ ناز یہی خاکسار ہین — اونکی گلی مین ہم ہوئے یا نقشِ پا ہوئے
مجھکو تمھارے ظلم پہ بھی پیار آگیا — مین نے جو تم کو پیار کیا تم خفا ہوئے
وہ جلوہ گاہِ ناز سے تشریف لے گئے — کس وقت ہائے ہوش ہمارے بجا ہوئے
دل کو جدا ہوئے تو زمانہ گزر گیا — لیکن وہ میرے دل سے نہ دم بھر جدا ہوئے
صدقے جنابِ عشق کے دل شاد کر دیا — وہ جب خفا ہوئے تو ہمین سے خفا ہوئے
گر خود نما ہین آپ تو وجہ حجاب کیا — منظور تھا حجاب تو کیون خود نما ہوئے
عالم پسند حسن کی کیا خوب قدر کی — پردہ مین بیٹھنے کے لیے خوش ادا ہوئے
ترچھی نگاہین غیر کی جانب غضب ہوا — تیر اونکے اور ہوش ہمارے بجا ہوئے
جوبن ابھار پر ہے اُمنگین بہار پر — اے شوقِ دید صبر وہ اب خود نما ہوئے
کمبخت جان تو نہ گئی جسمِ زار سے — پہلو سے دل وہ میری بغل سے جدا ہوئے
اس بات پر خفا ہین یہ وجہ عتاب ہے — کیون تمنے ہمکو پیار کیا کیون فدا ہوئے
وہ کہتے ہین جفائین نہ اوٹھین تو مر گئے — لیجے خدا کی شان ہمین بیوفا ہوئے
اچھا کرم کیا کہ ہمین ذبح کر گئے — دم بھر مین شکلِ تیغ ملے اور جدا ہوئے
پردہ اوٹھا تو گر گئین آنکھون پہ بجلیان — یون خود نما ہوئے تو وہ کیا خود نما ہوئے
رنگین مزاج ہین یہ تری بسملون کے دل — زخمون سے باغ تھے جو پسے تو حنا ہوئے
فریاد و اضطراب ابھی سے جنابِ دل — کچھ دن ہوئے ہین آج تمھین مبتلا ہوئے
تکلیفِ دلدہی وہ اوٹھائین محال ہے — دلکش بنا جمال تو خود دلربا ہوئے
دل کی طرح زبان بھی کیا اونکی بس مین تھی — شکوہ کیا تو شکر کے مضمون ادا ہوئے
کھلتے نہین نصیب اسیرانِ عشق کے — قسمت کے پیچ آپ کے بندِ قبا ہوئے

اتنا بچاؤ بادۂ الفت سے اے حسن
دنیا مین آپ ہی تو نئے پارسا ہوئے

سوئے در حبیب جو ہم ناتوان چلے
بولی یہ نارسائی قسمت کہان چلے

مشتاق لطف قتل جو ہم خستہ جان چلے
مقتل سے پیشوائی کو تیر و سنان چلے

اُف الفت رقیب کہ پہلو بدلنے پر
گھبرا کے پوچھتے ہین ابھی سے کہان چلے

پہلو مین آ کے بیٹھے تو بیٹھے وہ شکل تیر
اوٹھکر چلے تو صورت تیغ روان چلے

لو وہ تمھارے قول کے سچے جناب دل
سنتے ہین آج غیر کے گھر میہمان چلے

اونکے قدم سے چھوٹ کے کہتے ہین نقش پا
ہمکو ملا کے خاک مین اب تم کہان چلے

لے بیٹھے ہاتھ اگر کبھی خنجر اوٹھا لیا
اس نازکی پر آپ پئے امتحان چلے

امکان جذب مین نہین تقدیر کا علاج
وہ مہربان آئے تھے نامہربان چلے

محرومی وصال ہی بعد وصال بھی
اوٹھکر وہ میری خاک سے دامن فشان چلے

ای بیخودی بتا کہ ارادے کدھر کے ہین
ہم کیا کہین اگر کوئی پوچھے کہان چلے

درد فراق دل مین اوٹھا تم جہان اوٹھے
صبر و خرد روانہ ہوئے تم جہان چلے

دیوانگان عشق کی تقصیر ہو معاف
ناصح کسی کا ہاتھ کسیکی زبان چلے

یہ فصل گل یہ ابر در میکدہ قریب
ایسے مین آپ حضرت زاہد کہان چلے

ابرو کی اک ادا سے ہون ٹکڑے دل و جگر
تیر اجل سے بڑھ کے یہ ظالم کمان چلے

جاتا ہوا اقرار رُکا جب ٹھہر گئے
آئے حواس جاتے رہے وہ جہان چلے

وہ اور تو نہین جو کرین پاس دوستی
مین غیر تو نہین کہ وہ پوچھین کہان چلے

عشق ای دل اور اوس بت نا آشنا کا عشق
کمبخت تیرے ہاتھ سے دونون جہان چلے

کی دن کی بات ہی کہ نکالے گئے تھے آپ
افسوس آج حضرت دل پھر وہان چلے

یون دل مین چھپکے بیٹھنے کا کچھ مزا نہین
رگ رگ مین خون ہو کے یہ درد نہان چلے

تیر ادا گئے ترے کوچہ سے زخم دل
اتنا بھی پھوٹے موںھ سے نہ نکلا کہان چلے

کہہ دیکھیے حسن کی عیادت کیواسطے
مجھکو نہین یقین کہ وہ بد گمان چلے

نہ اونکو خبر ہی نہ دل کو خبر ہی
جدائی مین آفت مری جان پر ہی

عیان ذرہ ذرہ سے نور قمر ہی
الٰہی یہ کس چاند کی رہگذر ہی

عجب چیز ظالم کا تیر نظر ہے
کلیجہ کا دل ہی تو دل کا جگر ہی

لہو سے مری آنکھ فرقت مین تر ہی
خدا جانے کیا اونکو مد نظر ہی

مرا حال قاصد سے وہ پوچھتی ہین
وہ بھولے نہین ہین انھین سب خبر ہی

جگہ مجھکو ملتی نہین اوسکے گھر مین
مرے دلمین جس دشمن جان کا گھر ہی

مین فرقت مین مضطر وہ جاگی ہین شب بھر
کہین درد دل ہی کہین درد سر ہی

معاف ای معالج نہ کر چارہ سازی
کہ درد محبت سے تو بیخبر ہی

وہ گھبرا کے بے پردہ نکلی ہین گھر سے
یہ کس بے ادب کی کشش کا اثر ہی

فلک کے ستائے ہو ونکو ستانا
ستمگر تجھے کچھ خدا کا بھی ڈر ہی

قیامت ہی دلچسپی دار فانی
سفر کا وطن ہی وطن کا سفر ہی

مجھے حال کہتے ہی کدورت سے روکا
مین سب سن چکا ہون مجھے سب خبر ہی

ترے ظلم یون غیر اوٹھائی تو جانون
ستمگر یہ میرے ہی دل کا جگر ہی

کرم کا ستم دشمن بیخطا پر
ستم کا کرم مجھ گنہگار پر ہی

مجھے اوسکی نفرت پر اوسی محبت
اونھین میری الفت پہ مجھسے حذر ہی

خبر کچھ نہین عشق و الفت مین مجھکو
اگر کچھ خبر ہے تو اتنی خبر ہی

شب وعدہ وہ اور تشریف لائین
خیال آپ کا حضرت دل کدھر ہی

مری بیکسی اسطرف تو ہی یا مین
دل بیوفا کیسا زمانہ اودھر ہی

کیا جس نے روگی دیا درد جس نے
مقدر کی خوبی وہی چارہ گر ہی

وہ آنکھ آنکھ جس آنکھ مین تیر جاوی
وہ دل دل ہی جس دلمین تیر اگذر ہی

کہانتک ہون طول شب غم کی قصے
کرون مختصر یون کہ آٹھون پہر ہی

جدائی مین کیا حال دل پوچھتے ہو
یہ پوچھو کہ میری بھی مجھکو خبر ہی

لبا مین نے بوسہ تو روٹھو نہ مجھسی
خطا ہو ہی جاتی ہی بندہ بشر ہی

مجھے کیون وہ پوچھین گی غیرونکی ہو نے
جگر پھر جگر ہی دگر پھر دگر ہی

تمھاری ادا پر نہ کیون جان دون مین
مری زندگانی اسی موت پر ہی

مرا دل وہ غصہ مین لیکر تو گئی ہین
مگر اونکے دل سے خدا ہی خبر ہی

جو بے پردہ ہو جائے اونکی تجلی
کرے مہر سجدے قمر تو قمر ہی

یہ پیشین عدو اونسے کہنا پیامی
کہین وعدہ کر آئے تھے کچھ خبر ہی

مرے ہجر کی شب ہی روز قیامت
اور اوس شب کی شام مصیبت سحر ہی

یہ کہتی ہی جوبن سے شوخی کسیکی
چھپین تیرے دشمن تجھے کسکا ڈر ہی

ستم کرکے یون خوش ہی ظالم کہ گویا
بڑی مہربانی مرے حال پر ہی

ہواؤن پہ جوبن گھٹاؤنپہ جوبن
بہارین اومنگونپہ ساقی کدھر ہی

خدا دے حسن تجھکو چشم بصیرت
یہ درد محبت نہین چارہ گر ہی

برسی پھوہار رنگ کھلے دل نکھر گئے
آئی بہار پھول کھلے جام بھر گئے

دم لینے کے لیے بھی جو دلمین ٹھہر گئے
تیر اوس نگاہ ناز کے دم لے ہی کر گئے

افسردہ دل قفس کے رہا ہوکے کیا کرین
جو دن بہار کے تھے خزا مین گزر گئے

حسن ملیح چارہ مجروح غم ہوا
زخمون مین بھر دیا وہ نمک زخم بھر گئے

وہ بحر حسن تمکو مبارک جناب دل
بیڑا مرا ڈبو گئے خود پار اوتر گئے

ہر دلفگار لائق تیغ ادا نہین
مژدہ اونھین جو عشق کے مجرم ٹھہر گئے

ناصح کی بات اب کوئی سمجھے تو کسطرح
ہوش و خرد تو دل سے بھی کچھ پیشتر گئے

کہتی ہین بیخودون مین کسیکی تجلیان
دیکھے تو کوئی دیکھنے والے کدھر گئے

الفت جناب دل لب قاتل سے خیر ہی — حضرت یقین جانیے بے موت مر گئے
زاہد شراب عشق دکھا دیگی سیر عرش — دو گھونٹ بھی جو حلق سے نیچے اتر گئے
اے تیغ عشق تو ہی شہیدونکی زندگی — موت اونکی ہی جو دیکھتے ہی تجھکو مر گئے
ان بیقراریون مین وہ کیا چین پائینگے — ارمان کس امید پہ دلمین ٹھہر گئے
وہ جلوہ گاہ مین ہین کوئی ہمکو ڈھونڈہ لا — اللہ جانے آپ سے جا کر کدھر گئے
نام و نشان مٹا گئے ناکام عشق مین — وہ کام کر گئے کہ بڑا نام کر گئے

دوہرے الم ہین صبح شب وصل اے حسن
کسکو یقین ہے کہ وہ اپنے ہی گھر گئے

وعدہ کی رات وہ ادھر آئے ادھر گئے — ایسا کرم کیا کہ ہمین ذبح کر گئے
مشتاق وصل مر نہین چکتے کسی طرح — اچھے رہے جو ہجر سے پہلے ہی مر گئے
مجھسے تو آپ کہتے ہین مین کسطرح کہون — تم جانو گے جو آج سے دشمن کے گھر گئے
مین جانتا تھا میری ہی الفت کی حد نہین — لیکن تمھارے ظلم بھی حد سے گزر گئے
موت اونکے واسطے ہی نہ وہ موت کیلیے — جو خوش نصیب نام ترا لیکے مر گئے
مین جانتا ہون دلپہ جو گزری شب فراق — دل جانتا ہی مجھپہ جو صدمے گزر گئے
دیوانہ تھا جو اوسسے مین کرتا سوال وصل — بے بات کے تو وہ مجھے بیتاب کر گئے
یا اس برس مین صبح شب غم ہی نہین — یا آج طائران سحر خیز مر گئے
صبر و قرار کو بھی ٹھکانا نہین کہین — کمبخت دل مین اسقدر ارمان بھر گئے
اوس بدگمان نے یہ کہا میری لاش پر — اللہ رے فریب کوئی جانے مر گئے
مشتاق دید دیدۂ پرخون پہ رحم کر — دو دن گزر گئے تو مہینے گزر گئے
کمبخت دل کو اب بھی وہ ہی انتظار ہے — وعدہ جب اونکو یاد دلایا مکر گئے
چمکا دیا فراق کو لطف صبا نے — آرام دیکر اور بھی بیچین کر گئے

پہنچے ہین بحرِ عشق کی تہ کو غریق ہی
بیڑے اونھین کے ڈوب گئے جو اوتر گئے

اپنا ہی ہی قصور ہمین تم سے دور ہین
تم تو ہمارے ساتھ رہے ہم جدھر گئے

عیش و نشاط غیر مبارک رہے تجھے
ظالم ترے بھلے مرے دن بھی گزر گئے

حسنِ ملیح ایک جھلک سا بھی کچھ تو نہین
جی بھر کے زخمِ دل مین نمک آج بھر گئے

محروم وصل کر کے خوشی سی خوشی ہوئی
ناکام کر گئے تو بڑا کام کر گئے

پائی اونھین نے زندگیِ جاودان حسن
جو زندہ دل کہ مرنے سے پہلے ہی مر گئے

جلوہ گہ مین تو مرے دل کو بہلنے دیجیے
پردے اوٹھنے دیجیے جلوے نکلنے دیجیے

تیغ لیجے قتل کیجے کام چلنے دیجیے
بیگناہی کو سفارش پر مچلنے دیجیے

حضرت دل خود نمائی رنگت خود مٹ گئی
اوٹھتی کوپل کا ذرا جوبن نکلنے دیجیے

مجھکو دیکھا ہی کن انکھیون سے تو مونھ پھیر کر آپ
کوئی ساعت اور ان چھریون کو چلنے دیجیے

حضرت زاہد نوین جنت دکھا لینگے رند
پھول کھلنے دیجیے چشمے اوبلنے دیجیے

ذبح کرنیکے لیے مونھ پھیر کر بیٹھین نہ آپ
دم نکلتے وقت تو حسرت نکلنے دیجیے

قابل تعزیر میکش ہین جناب محتسب
دور کی تقصیر کیا ہی دور چلنے دیجیے

دورِ وجد میکشان ہی شیخ صاحب آج تو
ٹوپیون کے ساتھ پگڑی بھی اچھلنے دیجیے

حضرت دل جلوہ گاہ یار مین یہ بیخودی
یا نکلیے آپ یا حسرت نکلنے دیجیے

آپ تلوون سے اگر آنکھین ملی تو نہین
اپنے تلوون سے مجھی کو آنکھین ملنے دیجیے

دفعتہً پردہ اوٹھا کر کر گئے بیخود مجھے
مین یہ کہتا ہی رہا رکیے سنبھلنے دیجیے

نزع مین کیا پوچھنے بیٹھے ہین سرکار آرزو
آرزو یہ ہی کہ بس اب دم نکلنے دیجیے

رند میکش فصلِ ابر و ترکِ میکشی زاہد چہ خوش
رت بدلنے دیجیے موسم بدلنے دیجیے

حضرت ناصح نہ رکیے وقت نالہ مونھ پہ ہاتھ
ابتدا اوس کافر کا پتھر دل پگھلنے دیجیے

عاشق دلسوختہ نفرت کے قابل ہی تو ہم
شمع کے آگے پتنگون کو نہ جلنے دیجیے

ابر ہی گلزار ہی مے ہی خوشی کا دور ہی
آج تو ڈوبے ہوئے دلکو اوچھلنے دیجیے

حضرت دل وہ خدا حافظ ابھی فرمائینگے
بزم دشمن مین ہمین پہلو بدلنے دیجیے

ناصح مشفق مرا دل پھیر نالے آپ کون
دل اگر جلتا ہی نالون سے تو جلنے دیجیے

آج تو خون عدو مین رنگیے تیغ ناز کو
عید کا دن ہی نئے کپڑے بدلنے دیجیے

وصل کی رٹ کیون لگی ہی حضرت دل ہجر مین
بندہ پرور ایک آفت کو تو ٹلنے دیجیے

دیکھنی ہی خواہش دیدار کی ہمت حسن
اونکو پردہ سے ذرا باہر نکلنے دیجیے

جان سے جاتے رہین شوق سے مرنیوالے
پر نہ آئینگے کبھی دل مین گزرنیوالے

پھونکتی ہی تجھے اب گرمی فرقت اے دل
لے خبردار دم سرد کے بھرنیوالے

نزع کے وقت بھی آیا نہ گھڑی بھر کیلیے
تجھے کیا یاد کرینگے ترے مرنیوالے

جانتے یہ تو نہ دیتے اونھین ہم دل کا پتا
ایک دم کو ہین وہ اس گھر مین ٹھہرنیوالے

ٹھوکرین بیٹھتے اوٹھتے تو لگا نا ہی لگا
پر نہین ہم ترے کوچے سے اوبھرنیوالے

عشق عشاق نہین جب تو کہان حسن کی قدر
یہ دعا کیجیے مرتے رہین مرنیوالے

دل سودازدہ ہشیار کہے دیتے ہین
سنتے ہین آج وہ گیسو ہین سنورنیوالے

غیر کہتا ہی مرے سامنے اونسے سر بزم
ہمنے دیکھے نہین نظرون سے اوترنیوالے

آب خنجر ہی پلا شربت دیدار نہ دے
تشنہ لب جاتے ہین دنیا سے گزرنیوالے

آپ مر جائیے فرقت مین مگر حضرت دل
وہ ستمگر نہ کہے گا مرے مرنیوالے

کیا وہ دیکھینگے مرے سوز جگر کا عالم
گرمی برق سے جو لوگ ہین ڈرنیوالے

یہ کرامت ہی مرے ساقی دریا دل مین
سو پیالے ہین وہ اک شیشے سے بھرنیوالے

اونکی باتون پہ نہ جانا دل نادان ہرگز
خوبرو اپنے کہے سے ہین مکرنیوالے

کیون ہو بیفکر حسن نیر مناؤ دل کی
آج لائے ہین نیا روپ سنورنیوالے

دور جانا تھا گئے جی سے گزرنیوالے
بے قضا مرنے کو کیون ٹھہرے ٹھہرنیوالے

کچھ پتا ہجر کی طوفانیون کا پھر نہ ملا
کیسے ڈوبے کہ نہین اب یہ ابھرنیوالے

گوشۂ قبر مین کیا لطف ملا ہی اونکو
مونھ ادھر بھول کے کرتے نہین پھرنیوالے

کیسی سنسان سرائے ہین اداسی چھائی
کر گئے کوچ کدھر ان مین اوترنیوالے

دیر سے چپ ہین مرا دل ہی دھڑکتا یارب
سوئے سکھ نیند ہون یہ بات کرنیوالے

روندیے پاؤن سے جب بھی نہین لیتے کروٹ
کیا ہوئے ہاتھ لگانے پہ بپھرنیوالے

جامہ و جسم مین کیون خاک اٹا رکھی ہی
دھوپ ڈھلتی ہی نہا دھولین نکھرنیوالے

مردنی چھائی ہی آئینہ پہ شانہ صد چاک
اتنے کیون بگڑے ہین بن بنکے سنورنیوالے

جانیوالون کو تو جانا تھا گئے اپنی راہ
پاؤن کیون توڑ کے بیٹھے یہ ٹھہرنیوالے

نہ ہوئے خیر خبر کے بھی روادار کبھی
ایسے روٹھے مرے اللہ گزرنیوالے

نقش پا زہر اجل سبکے شہدا کا بھی ملا
او ہرن سبزۂ فردوس کے چرنیوالے

پتیان جنکی ہین یون خاک پہ پامال و خراب
ای صبا کیا ہوئے وہ پھول بکھرنیوالے

ای حسن دیکھ تو کیسا یہ زمانہ پلٹا
چڑھ گئے سر پہ نگاہون سے اوترنیوالے

یہ غزل شوکت بخاری کی طرز پہ ہی

چلین ایسی ہوائین دامن شمشیر قاتل کی
کہ موجین لے رہی ہین آج نہر خون بسمل کی

بنی ہی جوش حیرت سے عجب گت اہل محفل کی
مگر تیری ستاری مین ہی کوڑی چشم بسمل کی

بہت تفریح دیتی ہین ہوائین آہ بسمل کی
کھلی جاتی ہین کلیان دامن شمشیر قاتل کی

زمانہ مین کوئی پہچان تو ہو قبر بسمل کی / چڑھے چادر مری تربت پہ خون حسرت دل کی

تمھاری تیغ کی دریا دلی کا کیا کنارا ہی / اسی اک موج سے نکلی ہین نہرین خون بسمل کی

اثر ہو خاک پتھران بتون پر آہ و نالے کا / خیال زلف نے کھینچی ہین مشکین جذبہ دل کی

بجے چھینٹون سے دامان نظر صحبت رنگین ہین / بھرے پچکاریان ہولی مین گرد ہ رنگ محفل کی

الٰہی کچھ تو آنسو حسرت بسمل کے پچھ جائین / بندھے آنکھون پہ پٹی دامن شمشیر قاتل کی

حیا آئی ہی اے قاتل نگاہ حسرت آگین سے / عروس تیغ نے اوڑھی ہی چادر خون بسمل کی

اوترتا ہی نہین شاخ تمنا سے ثمر کوئی / چڑھی ہین نخل حسرت پر مگر بیلین سلاسل کی

جبین خط غم کی لوح پر زندان فرقت ہین / بھرون شنگرف خون دل سے مین بیلین سلاسل

بہت کلیان تمنا کی بہت امید کے غنچے / بھرین گے آج جھولی دامن شمشیر قاتل کی

ترے کوچہ سے پھر کر عقل کچھ ایسے چکر مین / کہ اپنے نقش پا سے پوچھتا ہون راہ منزل کی

عجب کیا عقدہائے غنچہ امید کھل جائین / اگر قلمین چڑھا دون نخل حسرت پر انامل کی

تصور گرمجوشی کے ہین عہد سردمہری مین / جلائے دیتی ہی جاڑون مین گرمی تیری محفل کی

نگاہین نیمچانون کی پڑی ہین جلوہ رخ پر / بجے گی آئنہ خانہ مین صحبت رقص بسمل کی

بٹھلائے دیتی ہین یوسیان دل اہل الفت کے / ترے کوچہ مین ہر ہر گام پہ سختی ہی منزل کی

دل مجروح پر پیہم لگائے زخم قاتل نے / ہمین کچھ جانتے ہین لذتین تحصیل حاصل کی

اوٹھین جھوٹون لکھون مرتا ہی عاشق اور وہ / عجب تقدیر ملٹی ہی جبین خط باطل کی

زبان حال بسمل سے سنا افسانہ حسرت / جھکی پڑتی ہین آنکھین جوہر شمشیر قاتل کی

بھریگا آج اپنی مانگ مین سیندور وہ گلرو / اوٹھیگی کوچہ گیسو سے مہندی خون بسمل کی

غضب ہی یون اولجھ کر رہ گئے ایسے رسا نالے / پڑی ہین خانۂ زندان مین کیا کڑیان سلاسل کی

رہائی کیون نہین ملتی حسن دریائے فرقت سے / نکلی ہین موج کے دامن مین کیا بیلین سلاسل کی

یہ سہرا شادی کتخدائی برادر بجان برابر مولوی محمد رضا خان سلمہ اللہ تعالی کی تقریب مین کہا گیا

واہ کیا خوب سجا نوشہ کے سر پر سہرا
ہی مجھے تار رگ جان کی برابر سہرا

دیکھین پھولون کا جو نوشاہ کے سر پر سہرا
بلبلین گاتی ہوی آئین نہ کیونکر سہرا

گندھنے سے پہلے ہی سنبل ہنسی دیتی ہین
آج پھولا نہ سمائے گا معطر سہرا

چاند سے مکھڑے نے چمکائی ہی اسکی تقدیر
عقد پروین کو خجل کر دے نہ کیونکر سہرا

تیرے دیدار کی مشتاق ہی چشم اختر
دیکھ لے سوئے فلک مونھ سے ہٹا کر سہرا

جلوہ گر سامنے آئینۂ رخ ہے ہر دم
آج ہی اپنے نصیبے کا سکندر سہرا

ہی اوسے عارض رنگین کی نچھاور لینی
فصل گل لائی ہی پھولون کا سجا کر سہرا

بارش نور برابر ہی ترے چہرے پر
یعنی اک اور بھی ہی سہرے کے اوپر سہرا

سانپ دشمن کے کلیجہ پہ نہ کیونکر لوٹین
دیکھکر باندھے ہوئے نوشہ کو سر پر سہرا

رشتۂ عمر ہو یارب مرے نوشہ کا دراز
عرض کرتا ہی یہی سر کو جھکا کر سہرا

ترے اعدا کو رہے ذلت و زحمت حاصل
فتح و نصرت کا ہمیشہ ہو ترے سر سہرا

ترے دشمن کو ہو شادی مین بھی جلنا حاصل
چھوڑین بارود کا بدخواہ کے مونھ پر سہرا

اہی حسن خوبی قسمت سے یہ دن ملتا ہی
کہ کہے اپنے برادر کا برادر سہرا

تمام شد

اشعار متفرقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُمی ہوائے شوق اُوڑا لیچل یہ نہ کبھی طرف
واسطہ تجھکو جناب جعفر طیار کا

ڈر ہی تیری نازکی کا ورنہ ای خونریز خلق
سخت جانون سے بھڑے کیا مونھ تری تلوار کا

تو بھی چلکر دیکھ آ غافل کہ اب وہ وقت ہی
پاس سے مونھ تک ہے ہین سب تیرے بیمار کا

اونکی محفل مین مرادل رہ گیا اچھا ہوا
روز کے درد مصیبت سے چھٹا اچھا ہوا

دیگر

دل مین یا انجمن ناز مین یا آنکھون مین
تھی غرض دیکھنے سے ہمکو کہین دیکھ لیا

ہمسے چھپ چھپکے رقیبون سے یہ ملنا کیسا
بس تری شرم کو ای پردہ نشین دیکھ لیا

ہم نہ کہتے تھے بلائین ہین وہ زلفین ہیدل
کیسی اولجھن مین پھنسی جان حزین دیکھ لیا

نامہ برا وس سنے تری بات کو جھوٹا جانا
ہم نہ کہتے تھے نہ آئے گا یقین دیکھ لیا

چاک کیون اپنے گریبانکو کرتے ہین حسن
کیا انھون نے بھی تجھے پردہ نشین دیکھ لیا

سینہ کے آبلے جو بڑھے لا سکا نہ تاب		آخر کو تنگ آ کے گریبان نکل گیا
ہم مر گئے تو مر گئے کچھ اس کا غم نہ کر		اسکی خوشی منا ترا ارمان نکل گیا
ارمان تڑپتے حسرتین ہو منہ تکتی رہ گئین		دل سے جو تیر یار کا پیکان نکل گیا

بتخانون مین پھر آج حسن کی تلاش ہی
کیا جانے کسطرف وہ مسلمان نکل گیا

کسی پہلو پہ نہ تھا اس دل مضطر کو قرار		رات مجھکو ترے بیمار نے سونے نہ دیا
ٹکٹکی تھی نگہ یاس کی شب سوئے قمر		حسرت جلوۂ دیدار نے سونے نہ دیا
تمھین پھر آئیگی کیا کیا حسن تو وحشت دل	دیگر	عبث ابھی سے ہی شکوہ برہنہ پائی کا
جو میرا دشمن جان ہو تو دے سپر جان بیتا	دیگر	بس اب جا ای دل خود سر نہین تیرا نہ تو میرا
نگاہ مست سے اکبار پھر بھی دیکھ لو ساقی	دیگر	ابھی باقی ہی تیرے رندمین ہوش ایک ساغر کا
دلمین ہم ضبط کیے رہتے ہین رونا اپنا	دیگر	ایک کوزہ مین لیے بیٹھے ہین دریا اپنا
ہی الگ گوہر تاثیر سے رونا اپنا		آج پھر سوکھی سنانے کو ہی دریا اپنا
محو گو یہ مجھے دیکھا تو گئے غیر کے گھر		کیون نہ ڈوبے عرق شرم مین دریا اپنا
ہوگئی مانع دیدار صفاے عارض		نظر آتا ہی تری شکل مین چہرہ اپنا
بے اثر گریہ فرقت کو وہ فرماتے ہین		نقش برآب ہوا جاتا ہی دریا اپنا

جانب دشت چلا گریۂ وحشت لیکر
خاک چھنوانے پر آمادہ ہی دریا اپنا

دیکھا جو اوس نے طائر بسمل کا اضطراب	دیگر	قاتل کو یاد آیا مرے دل کا اضطراب
آگئی آہ دل مین کچھ تاثیر	دیگر	جو نہ ملتے تھے اب ملین ہین آپ
دل نہین تو نہین کوئی کھٹکا	دیگر	دل سلامت تو اضطراب بہت
اپنے مونھ سے اوٹھا تو دو پردہ		سر چڑھا ہی یہ آفتاب بہت

ای چارہ ساز درد جدائی ہے لا علاج	دیگر	جو درد لا علاج ہو پھر اوسکا کیا علاج
کیسا پلا دیا مجھے ساقی نے جام آج	دیگر	مشکل ہے میکشون کو مری وکتھام آج
کوئی قیامت آئیگی کہ دل پائمال ہو		کچھ ہو بلا سے یار دکھا دے خرام آج
اس بانکپن سنے ہائے یہ کیسا غضب کیا		کرتے نہین کسی سے وہ سیدھا کلام آج
محروم پھر کے جاتے ہین امیدوار دید		کیون جلوہ طور کا نہین بالائے بام آج
وہ گیسو کررہے ہین پیچ پر پیچ	دیگر	ہمارا حال ہے اب پیچ در پیچ
وہ بیچارہ ہے سیدھا سا سلیمان		حسن سے اوبت کافر کریچ
اپنے دلپر یار کی تصویر کھینچ	دیگر	نقش یہ عامل پئے تسخیر کھینچ
ای خدا اور کوئی مجھسا بنا میرے بعد	دیگر	رہین آرام سے کیون اہل جفا میرے بعد
اوجاڑا ابھی سے نہ بلبل کا آشیان صبا	دیگر	خدا کے واسطے آنے تو دے خزان صبا
کیا دل کو تصدق جانکر ابرو جانان پہ	دیگر	کتاب عقل رکھدی ہمنے قصد طاق نسیان پہ
ہم دیکھتے ہین حسن حقیقی و مجازی		دل اور کسی پر ہے نظر اور کسی پر
میرے سے کوئی زخم جو کھائی تو مین جانو		چل دیکھے تری تیغ نظر اور کسی پر
کہان بیٹھے ہو مشتاقون کی پہلو سے جدا ہو کر	دیگر	یہ کیا پردہ نکالا تمنے عالم آشنا ہو کر
کیا عجب پہنچے جو تیغ ستم آرا سر پر	دیگر	دل مجروح زبردست کا رستا سر پر
کون جائے سوئے جنت چھوڑ کر ایسی گلی	دیگر	کون دیکھے حور کو جلوہ تمھارا دیکھکر
آئینہ کو تھے فروغ حسن پر دعوے بہت		رہ گیا حیران و ششدر موںہ تمھارا دیکھکر
وہ غریب بے نوا جائے کہان دیکھو کسے		رہ پڑا جو تیرے گھر اپنا گزارا دیکھکر
آفتاب و ماہ و شمع و گل یہان سب ہیچ ہین		شان حق آئی نظر جلوہ تمھارا دیکھکر
یہ ادا یہ ناز یہ انداز یہ صورت کہان		موںہ نہ دیکھون حور کا تلوا تمھارا دیکھکر
بیگناہون کے دم پہ بنتی ہے		اونکو ہوتے ہین ہر ادا پر ناز

بلے قضا شیخ کو بھی مار رکھا — ہین بجا ریار کو ادا اپرنا

دیگر
تو لے دل لیکر نہ لی پھر مرتے جیتو نکی خبر — اپنے مطلب کا ہی تو بھی اے ستم ایجاد بس

دیگر
آسیر باغ کے لیے دامن سمیٹ کر — ہر نالہ ہزار ہی اے گل شہر فروش
برآئی اب مراد نگاہ رقیب کی — عشاق سرفروش وہ تیغ نظر فروش

دیگر
اون سگان کوچہ سے کہنا مری تسلیم شوق — اے صبا جانے اگر تو کوئے جانان کیطرف

دیگر
فصل چمن مین رنگ پر آئی بہار عشق — گاتی ہی شاخ شاخ ترانے ہزار عشق

دیگر
بہائے خون مری چشم مبتلا کب تک — لگی رہیگی ترے پاؤن مین حنا کب تک
ہمارا جذبۂ دل کھینچ لائے گا سو بار — نہ آنے دیگی اونھین کھینچ حیا کب تک
نقاب و ٹھادے مری گل کو روئے رنگین سے — رہینگی یہ چمن آرائیان صبا کب تک

دیگر
گئی فریاد اے دل لامکان تک — کہانتک نالہ و شیون کہانتک
دل نافہم سمجھائے نہ سمجھے — اسے سمجھائیگا کوئی کہانتک
ترے قربان جوش بیقراری — وہ پلٹے دے پہنچ جاؤن وہانتک
وصل مین عذر حیا فرقت مین ظلم — ہین یہ سب باتین ہماری جان تک
آہ سے مجھکو نہین اتنی امید — نارسا پہنچے کسی کے کان تک
کیا قیامت تھا پتنگا عشق کا — دل جلا کر اب یہ پہنچا جان تک

دیگر
تری زلفونپہ ہی جب سے فدا دل — بلاؤن کی بلا مین پھنس گیا دل
ہزارون خوش جمالونکی نظر ہی — عجب ہنگامہ آرا ہی مرا دل
چرایا کسکی دزدیدہ نظر نے — ابھی تھا میرے پہلو مین مرا دل
تری قامت کی الفت سے ستمگر — قیامت کا نمونہ بن گیا دل
دکھا کر اک نظر حسن تبسم — مرے پہلو سے کوئی لیگیا دل
خدارا ناصح مشفق بچانا — لیے جاتا ہی پھر کوئی مرا دل

نہ چھوڑین گے زندہ یہ نالے ہمین — خفا جان سے ہین منا لے ہمین
الٰہی وہ بے مہر شاداں رہے — کیا جس نے غم کے حوالے ہمین
مرے جب سے ہم گلرخون پر حسن — پڑے اپنے جینے کے لالے ہمین

دیگر

چین آتا نہین یہان دل کو — اور وہان ایک نا ہزار نہین
لوٹے دیتے ہین سنبھل جاؤ — آہ ہے نالۂ ہزار نہین
چھوڑ دے میکشی حسن اے شیخ — مجھے تو اس کا اعتبار نہین

دیگر

دل اور اونکی نگاہ سے بچ جائے — کسکی ہم دیکھ بھال کرتے ہین
وہ جو شان عتاب رکھتے ہین — حشر کا کیا جواب رکھتے ہین

دیگر

دل کو خانہ خراب کہتے ہین — بات ہم لاجواب کہتے ہین
جو مٹا دے خودی کو اے زاہد — ہم اوسی کو شراب کہتے ہین
جو گدا ہو گئے ترے در کے — اونھین عالیجناب کہتے ہین
مار رکھنے کی اک ادا ہے وہ — آپ جس کو حجاب کہتے ہین
روٹھ بیٹھے سوال وصل پہ تم — کیا اسی کو جواب کہتے ہین
دیدیا دل حسن نے اوس بت کو — لوگ یون اے جناب کہتے ہین

دیگر

کیون جھگڑتا ہے ناصح ناداں — کیا برائی ہے دل لگانے مین
اے حسن ہمنے خوب دیکھ لیا — کوئی اپنا نہین زمانے مین

دیگر

بادۂ ناب کو ہم روح فزا کہتے ہین — آپ اے حضرت زاہد اسے کیا کہتے ہین
ہجر کو زہر ہین سمجھا ہون وہ کہتے ہین دوا — فیصلہ حضرت دل پر ہے یہ کیا کہتے ہین
مونھ نہین پھیرتا محراب خم ابرو سے — دل بیتاب کو ہم قبلہ نما کہتے ہین

دیگر

چمن کی سیر کو چھوڑو ہمارے پاس آؤ — کہ دل کے داغون سے باغ و بہار ہم بھی ہین
حسن تمھارا ہمارا ہے ایک سا ہی احوال — کسی حسین کے لیے بیقرار ہم بھی ہین

ہم مر رہے ہین ہجر مین اونکو خبر نہین
اس نامراد آہ مین کچھ بھی اثر نہین

جسکی طرف اوٹھی اوسے بیہوش کردیا
پرتو ہی برق طور کا اوسکی نظر نہین

دشمن تمھارے آتے کلیجہ ہی تھام کر
مین کیا کرون کہ نالۂ دل مین اثر نہین

پروانون کو نہ سوجھے تو اسکا علاج کیا
اوس شمع بزم حسن کا جلوہ کدھر نہین

ناکامیون پر اوسکی نہ کسطرح رحم آئیے
جس نامراد کی ترے در تک گزر نہین

دیکھو تو ای حسن سر بالین کھڑا ہے کون
تمکو تو بیخودی مین کسی کی خبر نہین

دیگر

عدو خوش وہ خفا برباد ہون مین
دل ناشاد سے کیا شاد ہون مین

یہی انصاف ہے کیون او ستمگر
کہ دشمن خوش رہین ناشاد ہون مین

عدو کا دل ہلا دون تم تو کیا ہو
کبھی گر مائل فریاد ہون مین

کرون نالے ہی جا کر اوس گلی مین
کسی ڈھب سے تو اونکو یاد ہون مین

خزان و فصل گل سے واسطہ کیا
اسیر پنجۂ صیاد ہون مین

زمانہ مین جو ہین جلاد مشہور
اونھین کا عاشق ناشاد ہون مین

دیگر

میری برائی آپ کرین وہ بھی غیر سے
مین بدگمان نہین مجھے ایسا گمان نہین

دیگر

نہ پہنچے قیدیان عشق گیسو گر بیابان مین
اڑیگی خاک وحشت کوچہ چاک گریبان مین

ہوئے اک سرو قد کی عشق کی بیعت سے ہم وحشی
کرین گے ذکر قمری حلقۂ زنجیر زندان مین

ہوا دامن زخم جگر کی گر ترے وحشی
ہزارون پھول کھل جائین ابھی شاخ غزالان مین

کیا فصل چمن مین کسکے گیسو نے مجھے وحشی
شمیم مشک آتی ہے گل چاک گریبان مین

دیگر

آفت ہین الٰہی شب فرقت کی بلائین
اس رات مین ہین روز قیامت کی بلائین

خورشید و قمر سے جو خدا ہاتھ بنا دے
لیلین ابھی دونون تری صورت کی بلائین

اللہ تری زلفون کے سائے سے بچائے
پریان ہین یہ صورت کی تو سیرت کی بلائین

دیگر

پھولون کے ہوئے چاک جو گلشن مین گریبان
رکھا ترے وحشی نے بھی دامن مین گریبان

کسطرح کہون غیر کو دیا ہاتھ تمھارا ۔۔۔ ہی ہاتھ گریبان مین نہ دامن مین گریبان

اونکو مرے درد کی خبر ہو ۔۔۔ اتنا تو آہ مین اثر ہو
مرتا ہی کون کچھ خبر ہی ۔۔۔ کیا تم کو خیال ہی کدھر ہو
اک دیر سے خط لکھا رکھا ہی ۔۔۔ بیکس کا کون نامہ بر ہو
مرتا ہی حسن غم والم مین ۔۔۔ کیون حال سے اوسکے بیخبر ہو

دیگر

تو میری برائی چاہتا ہی ۔۔۔ اللہ کرے ترا بھلا ہو
کون اوسکو اوٹھائے وہ اوٹھ گیا ۔۔۔ جو تیری نگاہ سے گرا ہو
دل لیکے خبر نہ لی ہماری ۔۔۔ بیدرد ہو مطلب آشنا ہو
کیون دل کہان کی دوستی کی ۔۔۔ ای دشمن جان ترا برا ہو
ہر تجھسے دعا یہی حسن کی ۔۔۔ اللہ بخیر خاتمہ ہو

دیگر

تم اور بچی ہوئی کسی مینوش کی پیو ۔۔۔ بہکے ہوئے ہو شیخ ذرا ہوش کی پیو
اس بحر مین سوز دل سے ہی لطف کباب بھی ۔۔۔ بوتل دبی ہوئی مری آغوش کی پیو

پھرایا ظالم نے آہ ہی بن اوٹھا کر اوس آستان سے ہمکو
برا ہو اللہ اس جنون کا کہان یہ لایا کہان سے ہمکو

دیگر

قتل کرنے تو ہو تم جور وجفا سے ہمکو ۔۔۔ دیکھ لو پھر بھی ذرا ناز وادا سے ہمکو
نہین جو لائق الفت ملال رہنے دو ۔۔۔ کچھ اپنے دل مین ہمارا خیال رہنے دو
فرشتو گلشن فردوس مین لیجاؤ ۔۔۔ اسی گلی مین مجھے پائمال رہنے دو
حسن یہ بادۂ الفت ہی سوچتے کیا ہو ۔۔۔ پیو بھی فکر حرام وحلال رہنے دو

لاش جاتی ہی ترے عاشق کی ۔۔۔ پھر نہ کہنا ہمین خبر نہ ہوئی
وہ قدم رکھتے جاگتی قسمت ۔۔۔ یہ جبین آستان در نہ ہوئی
نالۂ بے اثر کو کیا کوسین ۔۔۔ سنگدل کو ذرا خبر نہ ہوئی

واہ رے جذب آہ کیا کہنا — مر گئے ہم اونھین خبر نہ ہوئی
ہائے اوس بدنصیب کی قسمت — یہ نگاہ کرم جب حشر نہ ہوئی

دیگر

کون کہتا ہی پھر نگاہ سے ملے — ہمین واپس دل تباہ ملے
حضرت دل کہو تو کیا گزری — پھر کہو یار سے نگاہ ملے
خاکساروں کی آبرو ڈوبی — یا خدا خاک مین یہ چاہ ملے
سب کو دشمن بنایا حضرت دل — تم بڑے ہمکو خیر خواہ ملے

دیگر

مین جو اچھا ہون تو برا ہی کون — تو برا ہی تو کون اچھا ہی
مرا کہنا تھا جھوٹ حضرت دل — اب کہو کس کا دم نکلتا ہی
دل نہ دینے پہ مجھسے یہ رنجش — وہ مرا کب ہی آپ ہی کا ہی

دیگر

کہتے پھرتے ہو حسن لوٹ لیا اوس نے مجھی — کہیے تو کیا جو وہ دشمن جانی سن لے

دیگر

اولٹ جاتین صفین لاکھون بلائے — اونھین سیدھی طرح چلنا نہ آئے
کبھی اغیار کی محفل مین یارب — ہنسی اونکو مجھے رونا نہ آئے
بہار اوپر اگر صدمے نہ ہولے — گلو پہ رنگ ہی اچھا نہ آئے
وفائین مین کرون اور وہ جفائین — دل ایسے پر کبھی ایسا نہ آئے

دیگر

ساقیا اور بھی اک ساغر پر جوش مجھے — دیکھ ایسا نہ ہو آجائے کہین ہوش مجھے
نگہ شوخ غضب جلوۂ رخسار آفت — اک نظر ہی مین دو عالم سے فراموش مجھے
سر شوریدہ مین تھا قہر ہی جوش سودا — تیغ قاتل نے کیا خوب سبکدوش مجھے
کہہ سناؤ نگا جو گزری ہی دل مضطر پر — ہمنشین دم لے کہ آجائے ذرا ہوش مجھے

دیگر

بھیس بدلے تم حسن جاؤ تو ہو — کیا ہو گر وہ فتنہ گر پہچان لے

دیگر

چشم مار وشن جو آیا دل مین تو — پر ستمگر دل سے جانا چھوڑ دے
دشمنون کو یاد کرنا بھول جا — دوستون کو بھول جانا چھوڑ دے

ای حسن ابتو خدا کو مان کر ان بتون سے دل لگانا چھوڑ دے

دیگر

شب عدو دل کو یہ کہکے روکا وہ آپ آتے ہین گر خدا چاہتا ہی
وہ بت دشمنون پر فدا ہو ہم اوس پر وہ ہوتا ہی جو کچھ خدا چاہتا ہی

دیگر

کیا پاؤ گے تم ہمسے فقیرون کو ستا کر بندے کو ذرا خوف بھی لازم ہی خدا سے
ای آہ ٹھہر صبر کر اسے نالۂ بسمل گھبراتے ہین وہ ٹوٹتے ہوئے دلکی صدا سے
بعد دم حشر تو فرمائیے اتنا اوٹھے نہ کوئی آج مرے بستر پا سے
ہر لحظہ مری آہ پہ ہین تازہ جفائین ٹھانی ہی لڑائی بت بدخو نے ہوا سے
بس جائیے دیجے دل بیتاب ہمارا درگزرے ہم ابس آپ کے انداز حیا سے
تقصیر خدا جانے حسن ہمسے ہوئی کیا بیوجہ نظر آتے ہین وہ آج خفا سے

دیگر

نشۂ بادۂ سر جوش چڑھا ہی بیڈھب ساقیا بہر خدا روک مجھے تھام مجھے
دل پر درد کی فریاد غضب ہوتی ہی نہ ستا بہر خدا ای بت خودکام مجھے
مین تو آگاہ نہین شکل سے بھی دلکی حسن کیون خدا کے لیے دیتے ہو یہ الزام مجھے

دیگر

مسافر خواب غفلت سے تجھے ہشیار کرنیکو جرس کے پردے مین غافل کوئی آواز دیتا ہی

دیگر

وہ صنم سرگرم کین ای ہمنشین پہلے سے ہی آج کیا اوسکی زبان پر تو نہین پہلے سے ہی
کیا کرون اظہار اپنی خواہش دیدار کا اوس ستمگر کی زبان پر تو نہین پہلے سی ہی

دیگر

خوشی تمہاری ہو جسمین پھر اوسمین کیا کہنی مین یون بھی راضی ہون اچھا مجھے برا کہیے

دیگر

ایسے مجرم کا کیا ٹھکانا ہی جسکی سرکار مدعی ہو جائے

دیگر

نالے کلیجہ تھام کر اوسکو سنا چکے وہ بت کبھی نہ آئیگا ہم آزما چکے
الفت نہ کی تھی تجھسے یہ ای شوخ بیوفا دل خاک مین ملانا تھا ہمکو ملا چکے

دیگر

دل خفا یار خفا گزرے تو کیونکر گزرے ایسی الفت سے تو جینے ہی سے ہم درگزرے
غم فرقت مین حسن جان سے تنگ آیا ہی جلد چلیے کہین ایسا نہ ہو کچھ کر گزرے

کہیے کبھی تو آپ کو آئیگا ہمپہ رحم
دیگر
فرمائیے کبھی تو یہ بیداد جائیگی

دیگر

گھڑی بھر شب وصل گزری نہین
تمھین شام ہی سے سحر ہوگئی

تصدق مین دو بوسے دیجیے
مرے دل کی تمکو نظر ہوگئی

مرے جان جو تمپہ مرتے رہے
اونھین کی مرے مین بسر ہوگئی

کہانکی یہ غفلت ہے ہشیار ہو
ارے سونے والے سحر ہوگئی

دیگر

مسلمانون کے دل مین حسن سے چھپین
وہ اوسکی ایک ادا کافری ہے

سپنے دیوانہ دیکھے اوسکو گر شیخ
جو میخانہ کی شیشو نمین پری ہے

گیا ہون اوسکے گھر تو پاؤن کو تھین
یہ تہمت کس نے میرے سر دھری ہے

حسن سے اور اوسکے واسطہ کیا
وہ اس بہتان سے بالکل بری ہے

دیگر

نہ پوچھو درد فرقت مین مجھے ہر دم پڑی کیسی
مرے بیجان تم ہو تم سے دور رہ کر زندگی کیسی

امید و یاس سے ہے کشمکش مین زندگی کیسی
مریض غم کی حالت ہے کبھی کیسی کبھی کیسی

ہوا ہے سامنا اے مہر کس بحر لطافت کا
یہ کیسا رعب چھایا ہے چڑھی ہے تھرتھری کیسی

دیگر

بہار و نیر ہے حسن خود نما اوٹھتی جوانی ہے
اور ابتک آپ کے لب پر صدائے لن ترانی ہے

اس انداز تغافل کا تحمل ہو نہین سکتا
وہ مجھپر ظلم فرمائین تو اونکی مہربانی ہے

مصیبت مین پھنسایا جان کو کمبخت الفت نے
مصیبت بھرنیوالے یہ بھی کوئی زندگانی ہے

ملیگا خاک مین شوق شہادت حسن ہو کر
اگر کمبخت دل ایسی ہی تیری سخت جانی ہے

دل اس پہلو سے مانگا جھانک بھی سکتی نہین بغلین
یہ کہنے کو تجھے تمنے بھی ہماری بات مانی ہے

دیگر

وہ ادا سے ہمکو بسمل کر چلے
ہم قضا سے اونکو قاتل کر چلے

آپلے سینہ سے گئے جب چھٹنے لگین
پھر گریبان کیون سلسل کر چلے

دیگر

نظر اونکی نظر مین پھرتی ہے
اوف چہرے سے جگر مین پھرتی ہے

شب غم کی سحر ہے صبح الم
رات کہین رات بھر مین پھرتی ہے

دیگر

محبت اونکو نہین تو نہ ہو ملال رہے — ملال بھی نہ ہو تو کیا مرا خیال رہے
شہید خنجر بیداد کا خیال رہے — خدا کے واسطے پیش نظر یہ حال رہے
یہ مین نے مانا کہ وعدہ ہوا آج کی شب کا — خدا ہی ہی جو تمھین شام تک خیال رہے

تمت

رقعہ رجبی شریف بپاس خاطر محمد فصاحت اللہ خان صاحب رئیس شاہجہانپور

خدا کا شکر پھر فصل گل آئی — ہوا بدلی مراد بلبل آئی
گھٹا کا چار جانب سے بڑھا جوش — اومنگین ہو چلین غارتگر ہوش
جگر ٹھنڈا ہوا فیض صبا سے — لگی دل کی بجھی ٹھنڈی ہوا سے
اومنگون پر ترنگین آ چلی ہین — بہارون پر اومنگین آ چلی ہین
بڑھائے ولولے دل کو گھٹا نے — گھٹے غم کیف اوٹھے دلکو بڑھانے
ہوا سے ہل رہا ہی پردۂ یار — نگاہین ہو چلین مشتاق دیدار
تعلی پر مزاج مدعا ہی — اثر قربان انداز دعا ہی
یکس گل نے اوٹھایا پردۂ در — بہارین ہین اداے بیخودی پر
نہ تھی عاشق کی خاک اوس در کے قابل — مقدر سے ہوئی معراج حاصل
ترقی نا عروج و ارجمندی — نصیب بخت اوج و سربلندی
یہ سب انوار ہین ماہ رجب کے — تصدق عزت و جاہ رجب کے
شب معراج سے پھر آ گئے دن — مہینون بعد عاشق کو یہی دن
یہ کہتا ہی دل پر آرزو آج — کہ ہو سامان بزم ذکر معراج
رجب کی بیسوین تاریخ حضرت — شب شنبہ سحر تک ہو یہ صحبت
کرم فرمائیے ممنون کیجے — خدا سے دولت دارین لیجے

رقعہ شادی کتخدائی سید لیاقت علی ابن سید حامد علی صاحب ساکن بریلی

شکر حق موسم بہار آیا ۔ عہد دلچسپی ہزار آیا
آئی مشاطہ بنکے فصل بہار ۔ شاہد گل کا ہو رہا ہی سنگار
کنگھی شانہ بناکے لائی ہی ۔ نہر آئینہ لیکر آئی ہی
گجرے ہین بیشمار پھولون کے ۔ تو ہزارون ہین ہار پھولون کے
جوش عشرت سے ہی چمن آباد ۔ بلبلین گاتی ہین مبارکباد
جب چٹکنے پر آتے ہین غنچے ۔ شادیانے بجاتے ہین غنچے
ہی خوشی کا یہ حال گلشن مین ۔ ہر شجر ہی نہال گلشن مین
پھول سہرا سجاکے لائی ہین ۔ پیڑ ڈالی بناکے لائے ہین
ہی بہارون پہ جشن فصل بہار ۔ رشک شادی سے ہی چمن گلزار
دل کو تفریح دے رہی ہی شمیم ۔ عطر تقسیم کر رہی ہی نسیم
زینتون سے دولھن بنا ہی چمن ۔ کچھ عجب رنگ سے سجا ہی چمن
ہی غرض ہر طرح سے جوش سرور ۔ ہر طرف ہی مسرتون کا ظہور
یہ سمان مجھسے کہہ رہا ہی یہی ۔ جوش ارمان ابھارتا ہی یہی
کہ لیاقت علی کی شادی ہو ۔ اچھی ساعت خوشی کی شادی ہو
میرا نور نظر بنے دولھا ۔ میرا لخت جگر بنے دولھا
فضل خالق سے سرفراز ہون مین ۔ اسلیے مدعا طراز ہون مین
ماہ ذی الحجہ مین خدا چاہے ۔ جمعہ کے روز شب کے آٹھ بجے
ہوگی چوبیسوین کو یہ تقریب ۔ مجتمع ہونگے سب عزیز و قریب
آپ آئین تو زیب زینت ہو ۔ یہ مکلف رہین منت ہو
رونق بزم خاکسار بڑھے ۔ میری عزت بڑھے وقار بڑھے

رقعہ تقریب تسمیہ خوانی مجید الدین نبیرۂ مولوی بشیر الدین صاحب وکیل بریلی

خدا کا شکر ہی فصل گُل آئی
گلستان پر بہارہ تازہ چھائی
گھٹاؤن نے قدم آگے بڑھائے
ہوائے جانفزا کے جھونکے آئے
جمال سبزہ و گُل ہی طرب خیز
بہارون کا نظارہ عشرت انگیز
نسیمون سے کھلے گل مرغ چہکے
شمیمون سے دماغ دہر مہکے
سحر چپکی کھلا ہے مصحف گل
صبا کہتی ہے بسم اللہ بلبل
نوا سنج طرب مرغان آزاد
سب اپنا اپنا کرتے ہین سبق یاد
شگوفہ ہی یہ طبع باغبان کا
کہ ہر پتا ورق ہی بوستان کا
یہ منظر دیکھکر دل گدگدایا
یکایک پھر طبیعت مین یہ آیا
ظہور شوبرِ خاطر خواہ کیجیے
مجید الدین کی بسم اللہ کیجیے
وہ نور چشم ہے نور نظر کا
قرارِ دل مرے لخت جگر کا
لہذا عرض کرتا ہون بمنت
کرم فرمائیے حضرت سلامت

اگست انیسوین تاریخ اتوار
ہی دن کے نو بجے رسم ضیا بار

رقعہ شادی کتخدائی برخوردار نورالابصار حسین رضا خان المعروف بہ رضا حسین خان

ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری

شکر ہی شکر ہی بہار آئی
ربط بخشش گل و ہزار آئی
روئے گُل پر ملا گیا غازہ
عشق بلبل کا ہو گیا تازہ
بار گل سے خمیدہ ڈالی ہی
یا دُلھن سر جھکائے بیٹھی ہی

گلشن آرا ہی نغمۂ شادی — بولتا ہی ہزار کا طوطی
ٹھنڈی ٹھنڈی نسیم کا عالم — بھینی بھینی شمیم کا عالم
حُسن رخسار گلرخان بہار — دلکشیِ ترانہائے ہزار
کوک کوئل کی دلکشا انمول — اور پپیہون کے پیارے پیارے بول
یوُن طبیعت کو گدگداتے ہین — یون اُمنگون پہ دل کو لاتے ہین
عیش کے دن ہین عیش کی رتین — جمع ہین فضل حق سے سب باتین
لطف آگئین چلی نسیم ایسی — کھل گئی ہے کلی کلی دل کی
اس مسرت فزا زمانہ مین — خوش ادا خوشنما زمانہ مین
فضل واکرام حق تعالے سے — رحمت شاہ دین ودنیا سے
آل ویاران مصطفے کے طفیل — جان نثاران مصطفے کے طفیل
غوث کونین کی عنایت سے — قطب دارین کی حمایت سے
اپنے اچھے میان کی صدقے مین — شاہ عرش آستان کی صدقے مین
کرون نور نگاہ کی شادی — اور شادی بھی بیاہ کی شادی
میر لخت جگر حسین رضا — خیر کے ساتھ اب بنے دولھا
اسلیئے عرض ہی یہ حضرت سے — بڑی منت بڑی سماجت سے
پنجشنبہ کو بعد مغرب کے — سات ذی الحجہ کو کرم کیجے

اے عطا پاش اے کرم گستر
لطف کیجے حسن رضا خان پر

تواریخ

تاریخ وصال حضرت سیدنا و مولٰنا شاہ آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ونور اللہ مرقدہ

عالم وصال حضرت آل رسول سے		سوز غم فراق مین سینہ کباب ہے
تو عرض کر وصال کی تاریخ اے حسن		آغوش مصطفےٰ مین مقام جناب ہے
مرشد مرشد کا ہوا جب وصال	دیگر	آئی خزان اوڑنے لگی خاک دھول
دیکھکے فکر حسن تاریخ مین		مجھسے یہ رضوان نے کہا اے ملول
دیکھ وہ لکھا ہی در خلد پر		انجمن حضرت آل رسول
اوس شاہوار گوہر جان کو وصال نے	دیگر	نظرون سے جب چھپا کے رکھا درج خاک مین
کہتا تھا آسمان یہ حسرت سے اے حسن		تحویل مہر قدس نے کی برج خاک مین
دیکھکر جنت سن رحلت کہا	دیگر	خوابگاہ مرشد کامل ہے وہ

تاریخ دیوان نعت شریف شیخ امیر اللہ صاحب لئیق بریلوی

شاعر نکتہ سنج ہین جو لئیق	اونکا دیوان نعت چھپتا ہے
اے حسن تو بھی کہدے اک تاریخ	تیرے آگے یہ بات ہی کیا ہے
سر ایمان کی ہے قسم اے دل	نعت کا جو سخن ہے زیبا ہے

تاریخ رسالہ فقہی مؤلفہ مولوی فدا حسین صاحب

تالیف فقہ مین ہوئی وہ معتبر کتاب	ہر مسئلہ کا جس نے کیا انفصال خوب

وہ خوبیان ہین اوسمین کہ ایک ایک لفظ پر — کہہ اوٹھین سامعین علی الاتصال خوب
دل نے کہا لکھون سن تاریخ اے حسن — تاریخ بھی ہو وہ کہ ہو بے قیل و قال خوب
بولا سروش غیب مع لف سے عرض کر — فقہی رسالہ آپنے لکھا کمال خوب
۱۳۰۹ھ

تاریخ دیوان فصاحت بنیان آفتاب داغ مصنفہ حضرت استاذی فصیح الملک بلبل ہندوستان جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

حسن استاد اپنے سے مجھے یہ عرض کرنی ہے — کہ سایہ تیرہ ہو لیسین کی ساتون میہنون کا
کنار طبع سے آج آفتاب داغ چمکا ہے — کہ گھونگٹ اوٹھ گیا ہے دفعتا سو مہ جبینون کا
نزاکت اور صفائی دونون اسمین ہے قول ہاری ہین — نہین دیوان مگر مکھڑا ہے مہوش نازنینون کا
زمین شعر کیا کیا جگمگائی اسکے پرتو سے — یہی سرور ہے بزم نظم مین گردون نشینون کا
اسیکی روشنی مین معنی نازک چمکتے ہین — اسی سے گرم ہنگامہ ہے سب باریک بینون کا
اسی سے پرورش پاتے ہین لعل معنی رنگین — اسیکی ضو سے گھر روشن ہے مضمونکی خزینون کا
اسیکی دھوپ مین اوڑتی ہے رنگت و ہی حاسد کی — اسی کے آگے فق ہوتا ہے مونہہ دقت گزینون کا
اسی کے سامنے آنکھین جھپک جاتی ہین عدا کی — یہین تو جھلملاتا ہے چراغ ان عیب چینون کا

سر بدین کبھی کا اوڑ چکا تاریخ لکھو تم
پہ پریرو یون کا جمگھٹ ہے یہ میلا ہے حسینون کا
۱۳۰۲ھ

تاریخ تعمیر مکان منشی بشیر علی صاحب امروہوی

شفیق حال حسن منشی بشیر علی — کیا ہے آپ نے تعمیر کیا نفیس مکان
جو فکر سال بنا نے کیا دماغ مین گھر — صدائے غیب سنی خوشنما نفیس مکان
۱۳۰۸ھ

تاریخ تولد پسر بخانہ منشی محمد حسن صاحب آثمؔ بدایونی

ہین محمد حسن جو میرے شفیق — روز افزون عطا نصیب کرے
اونکو حق نے دیا ہی اک فرزند — خالق اوس کا بڑا نصیب کرے
حشمت وجاہ و طول عمر کی ساتھ — علم بے انتہا نصیب کرے
خیر سے آئے وہ بھی دن کہ خدا — مجھے اوسکی لقا نصیب کرے
گود مین لیکے یہ کہون تاریخ — تجھکو سطوت خدا نصیب کرے
۹۱ ۶ ۱۸۰

دیگر

حق نے میرے دوست کو بیٹا دیا — خوش ہوئے امیدوار خورمی
وجد مین ناچین خوشی کی کھل گئین — خورمی ہی خود نثار خورمی
مست عشرت ہو گئی گاتی ہین بہار — طائران شاخسار خورمی
کھل گئین امید کی کلیان تمام — رشک گلشن ہی دیار خورمی
فرط شادی سے ہین چہرے لال لال — رنگ پر ہے لالہ زار خورمی
پوچھے تاریخ ولادت گر کوئی — ہی۔ گل فصل بہار خورمی
۸ ھ ۱۳۰

تاریخ انتقال حکیم محمود خانصاحب مرحوم دہلوی

افسوس ہی وہ کشتۂ تیغ قضا ہوا — تھا جس کا زندہ ساز قوی کشتۂ طلا
سونا ہی مرگ نیک کہ نم کنومۃ العروس — سونا طلا ہی کیون نہ ہو تاریخ پھر۔ طلا ۱۳۰۹ھ

تاریخ انتقال اہلیہ اختر حسین خانصاحب

افسوس مرگ زوجۂ اختر حسین نے — کی اونکی بزم عیش و مسرت مین برہمی

دل سے ہو غم دوچار تو لطف طرب کہو کیا — غم سے ہو دل فگار تو پھر کیسی بیغمی
تاریخ کی جو فکر ہوئی اے حسن مجھے — بولا سروش ملگئی جنت مین خرمی ۱۳۰۰ھ

تاریخ انتقال مولوی برکات احمد صاحب مرحوم

مولوی برکات احمد خوش خلق و کریم — دار فانی سے گئے سوئے دیار جنت
اے حسن جلوہ نما جب ہوئی فکر تاریخ — تھا مرے پیش نظر حسن نگار جنت
سہر انداز سے کہتی ہوئی حورین آئین — مرنے والے کو مبارک ہو بہار جنت ۱۳۰۰ = ۱۳۰۹ھ

تاریخ انتقال دختر حافظ تصدق حسین سلمہ

دختر نیک اختر عامی جو دنیا سے گئی — مرغ بسمل کر چلی ماں باپ کو دلکی تپش
اے حسن مجھکو ہوئی جب فکر تاریخ وفات — کہہ گیا ہاتف کنار حور مین ہو پرورش ۱۳۰۰ھ

تاریخ طبع دیوان مولوی نواب عبد العزیز خانصاحب مرحوم

کیا بیان ہو مدح دیوان عزیز — ہر ورق ہے تختۂ گلزار نظم
اوسکی ہر سطر آبروئے سلک در — طبع تھی یا ابر گوہر بار نظم
اونکی تحقیقات کا کیا ہو بیان — منکشف تھے سربسر اسرار نظم
مشتری ہین اوسکے ارباب کمال — ہے یہ دیوان رونق بازار نظم
تھی حسن کو فکر سن بولا سروش — طبع کی تاریخ ہے معیار نظم ۱۳۱۱ھ

تاریخ وفات ابن شیخ رضا حسین صاحب منیر منشی لفٹنٹی

کچھ زمانہ کے عجب انداز ہین — ایک پہلو پر نہین اس کو قیام

رات کو کچھ تھا تو یہ دن کو ہے کچھ ہین تلون اسکے ظاہر صبح و شام
ایک کے سر پر ہے تاج خسروی سیکڑون ہاتھ اوٹھتے ہین بہر سلام
ایک کو کاسہ گدائی کا ملا ٹھوکرین در در کی کھاتا ہے مدام
ایک کے سب کام پورے ہوگئے ہوگیا اک بینوا کے دل کا کام
ایک گھر سے نالہائے غم بلند ایک گھر مین شادیون کا اہتمام
ایک رو رو کر بسر کرتا ہے عمر ایک ہے عیش و طرب مین شادکام
ہین انوکھے رنگ کی نیرنگیان ہے نرالے ڈھنگ کی طرز خرام
یاوری دہر پر نازش عبث اس سے امید رفاقت فکر خام
سیکڑون دانا مقید ہوگئے قہر دلکش ہر طرف پھیلے ہین دام
یہ کسی کا ہوکے رہتا ہی نہین اسکی عادت سے ہین واقف خاص و عام
شب جہان تھی محفل عیش و نشاط چل رہے تھے بادۂ گلگون کے جام
گونجتی تھی نغمۂ شادی سے بزم ہر طرف تھا گلرخون کا ازدحام
فرحت و عشرت بغلگیر قلوب نکہت خوش روح افزائے مشام
گدگداتی تھی دلون کو بار بار سبزۂ چمن و رحیق لالہ فام
تھا غرض ہر شخص محو خورمی تھی غرض چارون طرف اک دھوم دھام
فتنہ پیدا ہوئے آثار صبح جھلملائے چرخ پر تارے تمام
ہوگئے مونہ سب چراغون کے سپید کچھ نسیمون نے دیا ایسا پیام
سینۂ پروانہ سے اوٹھا دھوان شمع سے سنکر جدائی کے کلام
ہوگیا اک آن مین میدان صاف اب کہان محفل کہان اوسکا انتظام
وہ جگہ جسمین ابھی تھے چہچہے دم کے دم مین ہوگئی ہو کا مقام
وہ سناٹا کہ گھبراتی ہے روح کاٹ کھائین گے ابھی یہ قصر و بام

التفات دہر ہی اک خواب خوش
لاکھون دل کس نے بنا ڈالے ہیں
ہین کہان وہ خسروان ذی حشم
اب نشان بھی کچھ اونکے نام کا
ذکر جنکے ہوتے تھے تعظیم سے
اب کہان ہین وہ شجاعان زمان
اب کہان ہین وہ حسینان جہان
ایسی باتون کے بیان سے کیا حصول
سانحہ تازہ بیان کرتا ہون مین
میر منشی کا جو تھا لخت جگر
نوجوان و نیک خو و خوبرو
کیونکر ایسا داغ دل سے چھوٹ جائے
پھول کھل کھلا کر جو مرجھائے تو کیا
ادھ کھلے غنچے اگر مرجھا گئے
مرنے والے نے پیا زہر اجل
مرگ غربت پر نہ کیونکر جی کڑھے
اوسکا سایہ بھی نہ آئے گا نظر
حکم حق سے آدمی مجبور ہے
اسکی حالت کے مناسب ہی یہی

آنکھ کھلتے ہی تھی سب کی تمام
ہین حوادث کسکے ترکش کے سہام
جنکے ساتھ اقبال تھا مثل غلام
لوگ لیتے تھے ادب سے جنکے نام
قبر مین شاید ہون اونکی کچھ عظام
برق دم تھی جنکی تیغ بے نیام
نیند تھی بے فرش گل جنپر حرام
جنسے ہی آگاہ جمہور انام
ہی بہت افسوس و حسرت کا مقام
اوس نے چھوڑا دار فانی کا قیام
ذی لیاقت ذی شعور و نیکنام
کیونکر ایسا زخم پائے التیام
کھلنے کا مرجھانے پر ہی اختتام
رہ گئین ساری بہارین ناتمام
ہو گئی جانِ عزیزان تلخکام
دل دکھائے کیون نہ یہ ہجر دوام
آنکھین اب ڈھونڈھا کرین اوسکو مدام
کر نہین سکتا یہ کچھ بھی روک تھام
صبر سے لیتا رہے ہر وقت کام

ہی دعائیہ حسن تاریخ فوت
اہی خدا فردوس مین دینا مقام
۱۲ ھ ۱۳

تاریخ تصنیف کتاب ارتباط مرد و زن مؤلفہ سید برکت علی صاحب نامی بریلوی

مباشرت سے تعلق ہے اس رسالہ کو ۔۔۔ مرض بڑھائے ہین جسکی بدانتظامی نے
حسن لکھو سر بقراط سے سن تالیف ۔۔۔ نئی روش سے لکھی یہ کتاب نامی نے ۱۳۱۲ھ

تاریخ وفات سید منور علی صاحب ساکن اسٹیٹ آمود ضلع بھڑوچ گجرات کلان

محرم مین ہوئی حاصل شہادت ۔۔۔ منور کی لحد کیون ہو نہ انور
حسن تاریخ کہہ اس واقعے کی ۔۔۔ منور تاج شاہی منور ۱۳۱۲ھ

دیگر

جب منور علی شہادت پائین ۔۔۔ لطف حق کا نہ کیون ہو سر پہ تاج
ای حسن یون سن وفات کہو ۔۔۔ میرے رب سے ملے منور تاج ۱۳۱۲ھ

تاریخ طبع دیوان حکیم علی محمد صاحب شاغل رئیس بمبئی

دیوان ہے کہ باغ سخن کی بہار ہے ۔۔۔ شان چمن کہون اسے جان چمن کہون
کیا آبدار ہے یہ چمکتا ہوا کلام ۔۔۔ مین اسکے لفظ لفظ کو در عدن کہون
جس شعر مین ہے خون شہیدان کا ذکر اوسے ۔۔۔ یاقوت لب بتاؤن عقیق یمن کہون
ہے جس غزل مین نالہ و فریاد ہجر یار ۔۔۔ مین اوسکی بیت بیت کو بیت الحزن کہون
تاریخ پوچھین حضرت شاغل تو ای حسن ۔۔۔ افسانۂ جمال عروس سخن کہون ۱۳۱۲ھ

تاریخ طبع کلام مولوی نور محمد صاحب نوری مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

کیا ہی دلکش ہے کلام انور ۔۔۔ شعرا کا اسے محبوب کہون

مجھسے تاریخ جو پوچھے کوئی	اے حسن مین سخن خوب کہون

دیگر

زیب بزم شعرایون ہے کلام انور	جس طرح ہو گل شاداب چمن کی رونق
اے حسن اوسکی چمکتی ہوئی تاریخ یہ ہے	شمع انور سے ہوئی بزم سخن کی رونق ۱۹۰۰ء

تاریخ ولادت پسر بخانہ حکیم احمد رضا خانصاحب رامپوری بپاس خاطر برادر عزیز ننھے میان سلمہ

حکیم احمد رضا خان کو خدا نے	دیا ہے کیا ہی فرخ فال طالع
ملا ہے اونکو فرزند خوش اقبال	ہوا ہے نیر اجلال طالع
حسن تاریخ بھی ہے یہ دعا بھی	خدا دے عمر و علم اقبال طالع ۱۹ ۵ ۱۳

دیگر

حکیم احمد رضا خان خوش سیر کو	دیا خالق نے فرزند دل افروز
حسن تاریخ کی تھی فکر مجھکو	کہا ہاتف نے پایا بخت فیروز ۱۹ ۵ ۱۴

تاریخ انتقال مادر سید پرورش علی صاحب پریسمین مطبع اہلسنت وجماعت بریلی

سدھارین سوے جنان پرورش علی کی مان	بتول پاک کی اونکو نصیب خدمت ہو
سن وفات کی مجھکو ہوئی جو فکر حسن	کہا ملک نے پیاپے خدا کی رحمت ہو ۱۹ ۵ ۱۳

تاریخ وفات صبیہ شیخ حشمت علی چرمینہ فروش بریلوی

ماہ شعبان کی اکیس تھی شب منگل کی	کہ حسن دختر مرحومہ نے رحلت پائی
ملہم غیب نے مجھسے کہی تاریخ وفات	حور کی گود مین آرام سے اب خواب آئی ۱۹ ۵ ۱۳

تواریخ مسجد

حسب فرمایش جناب حکیم احمد رضا خانصاحب

مرے محسن حکیم احمد رضا خان ہوئے تعمیر مسجد سے طربناک
حسن مین نے کہی تاریخ اوسکی عبادت خانۂ ایمانیان پاک
۱۹ ھ ۱۳

دیگر

احمد رضا کی سعی نہ کیونکر جمیل ہو خدمتگزار خانۂ رب ودود ہی
اس پاک نیتی سے بنایا خدا کا گھر ہر دم خدا کے گھر سے کرم کا ورود ہی
تاریخ ابتدائے عمارت کہو حسن بیت خدائے پاک مقام سجود ہی
۱۹ ھ ۱۳

دیگر

بندۂ شیر خدا خیبر شکن ٹھہرے ترے کجرونکی کجروی اوسان اپنے تج گئی
تونے ڈٹ کر بچایا گھر خدائے پاک کا فتح کی نوبت خدا والون کے گھر مین بج گئی
راست آئین محسن نیت ہے تری سب کو دلنشین ہائے کجرو صورت دیوار قلعہ کج گئی
اب کہان وہ بانکپن اب وہ طرحداری کہان قلعہ کی دیوار ٹیڑھی ہوگئی سج دھج گئی

اک سجیلی سی لکھو تاریخ تم بھی ای حسن
مسجد دین متین اہلسنت سج گئی
۲۰ ھ ۱۳

تاریخ انتقال زوجہ حکیم عرفان علی صاحب ساکن بریلی

خاطر محزونِ عرفان علی	یا خدا رنج والم سے دور ہو
اونکی زوجہ کی لکھوں تاریخ فوت	عیش منزل مرقد پر نور ہو ۲۰ ھ ۱۳

تاریخ ولادت پسر بخانہ منشی فضل حق صاحب پیشکار ریاست خاطر عزیز برادر بجان برابر مولوی محمد رضا خان سلمہ

فضل حق کو پسر دیا حق نے	کیون نہ آئے خوشی کی لہرین موج
ای حسن ہی دعائیہ تاریخ	سایۂ فضلِ حق رہے با اوج ۲۲ ھ ۱۳

تاریخ ولادت فرزند دلبند بخانہ نور چشم لخت جگر حسین رضا خان سلمہ اللہ تعالی

میرے فرزند کو فرزند دیا خالق نے	ای حسن اوسکو ملے دولت دین و دنیا
عمر و علم و عمل و عزت و جاہ و منصب	دے اوسے اپنے کرم اپنی عنایت سے خدا
مددِ خسروِ عالم ہو مددگار مدام	غوث اعظم کا رہے سر پہ ہمیشہ سایا
پنجتن پاک کی امداد سے تاریخ کہی ۵	عید کا چاند خدا نے ہمین وزونین دیا ۱۴ ۱۳۲۲ھ = ۱۳

دیگر

رضا حسین کو حق نے عطا کیا فرزند	الٰہی دولت عیش دوام حاصل ہو
حسن دعائیہ تاریخ ہی ولادت کی	کمال فخر و جمال سلام حاصل ہو ۲۲ ھ ۱۳

تاریخ انتقال پر ملال استاذی نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی فصیح الملک بلبل ہندوستان ناظم یار جنگ بہادر کہ ماہ ذی الحجہ روز عرفہ

از دار فانی بعالم باقی مراجعت فرمود ند اللہم اغفرلہ ولکل المومنین

گئے جنت کو حضرت استاد
غم فرقت کا حال کیا کہیے

اس قیامت کو حشر زا لکھیے
اس مصیبت کو جانگزا کہیے

فلک نظم پر قمر نہ رہا
شمس کو آج بے ضیا کہیے

کہتی ہی بزم نظم کی حالت
عیش منزل کو غم سرا کہیے

ملک کیسا وہ تھے فصیح زمان
اب فصاحت کا خاتمہ کہیے

بلبل ہند اور جہان استاد
بلکہ اس سے بھی کچھ سوا کہیے

یاد ہین رامپور کے جلسے
اونکی شفقت کا حال کیا کہیے

پیارے شاگرد تھا لقب اپنا
کس سے اس پیار کا مزا کہیے

پوچھیے کس سے اب رموز سخن
کس سے خاطر کا مدعا کہیے

مرٹین نظم کی تمنا ئین
آہ کس کس کا مرثیہ کہیے

شد نی وہ جو بنے ہوئے نہ رہے
ایسی صورت مین ہائی کیا کہیے

مرگ استاد کی حسن تاریخ
داغ نواب میرزا کہیے

تاریخ دیوان منشی محمد علی اختر شاہجہانپوری تلمیذ حضرت داغ مرحوم

ہوئی گلفشان طبع رنگین اختر
بہار آئی پھولا گلستان مضمون

حسن جب ہوئی فکر تاریخ دیوان
کہا دل نے جھسے عروسان مضمون

تاریخ طبع دیوان میر اختر نگینوی تلمیذ حضرت داغ مرحوم

اختر کا دیوان چھپا ہی
اس کو سخن کا جوہر کہیے

ای حسن اوسکی فکر نکو کو
صفحہ کو عارض جانان لکھیے
چھپتے ہوئے مضمون جو سنیے
فکر اگر تاریخ کی ہو کچھ

اچھا کہیے بہتر کہیے
سطر کو زلف دلبر کہیے
اونکو مژہ کا نشتر کہیے
شمع منور اختر کہیے
۱۹۰

تاریخ تولد پسر نخانہ سید نور احمد صاحب ابن قاضی سید مہربانعلی صاحب تحصیلدار حسب خواہش سید وہاج احمد صاحب پسر دومی قاضی صاحب المتخلص بہ محشر

میر نور احمد کو خالق نے دیا نور بصر
مہربان ہو کر علی کے فیض نے مجھسے کہا

ای حسن دل کا تقاضا تھا کوئی تاریخ دو
نور چشم نور احمد نور بزم یمن ہو
۲۴

تاریخ تصنیف واسوخت عزیزی سید برکت علی المتخلص بہ نامی سلمہ اللہ تعالی

مہر نامی نے لکھا واسوخت خوب
فکر ہی تجھکو اگر تاریخ کی

روح بخش و دلکشا ہی بند بند
لکھ حسن سہ واسوخت نامی دلپسند
۱۳ ۲۴

تاریخ گلدستہ نعتیہ گلستان رحمت جو باہتمام مولوی غلام احمد صاحب اخگر امرتسری مہتمم اخبار اہل فقہ جاری ہوا

اخگر نے کیا نعت مین گلدستہ وہ جاری
اللہ یہ گلزار پھلے پھولے جہان مین

بلبل کی طرح غنچہ و گل جسپہ ہون شیدا
ہر پھول سے ہو رنگ ترقی کا ہویدا

نکلے گل تاریخ حسن شاخ قلم سے
انداز گلستان کے ہین گلدستے سے پیدا
۱۳ ۲۵

تاریخ انتقال زوجہ ہدایت یارخان قیس بریلوی تلمیذ مصنف رہ

زوجۂ قیس نے جو رحلت کی	رمضان ماہ شور وشین ہوا
سن حسن نے لب اجل سے سنے	خدمت فاطمہ سے چین ہوا
+ ۱	۲۴ ۶ ۱۳ = ۱۳۲۵

تاریخ ناول طلسم شرر مصنفۂ عالیجناب صاحبزادہ محمد مصطفیٰ علیخان صاحب بہادر شاکر پرائیویٹ سکرٹری ریاست رامپور

قیام شہرت تصنیف کیا ہی نعمت ہی	مصنفون کی بقائے دوام کا ہی سبب
اور اپنے صدقہ مین یہ جسکو یاد فرمالین	ہوا اوسکا ذکر بھی زیب زبان وزینت لب
یہ مین نے مانا کہ زندہ ہین بعض بے تصنیف	اگر وہ اپنے مورخ سے بے نیاز ہین کب
خیال کیجیے صدہا برس گزرنے پر	مصنفین عجم اور مصنفین عرب
ہمارے سامنے یون آن بیٹھے ہین گویا	کبھی پڑا ہی نہین انکو موت سے مطلب
دیا ہی خلعت عمر دگر سلاطین کو	انھین کا کام تھا یہ اور انھین کا تھا منصب
شہان دہر ہین انکے کمال کے محتاج	کچھ اور کہہ نہین سکتا زیادہ حد ادب
انھین مین آج ہین رونق فزا جناب شرر	بنی ہی محفل تاریخ اشک بزم طرب
گلاب دی کا جب آپ لکھین افسانہ	نہ کیون ہو بلبل دستان سرا سے داد طلب
کھلی طلسم شرر سے گرہ مقدر کی	عجب نہین جو چمک جائے بخت کا کوکب

حسن دعائیہ تاریخ کہیے ناول کی
گلاب شاخ قلم سے سدا گلاب ہواب
۲۶ ۶ ۱۳

قند پارسی

بسم الله الرحمن الرحیم

اگر در سوز میخواهی دل پرهیزگارانرا
بنوشان ساقیا ساغر پیاپی میگسارانرا

برائے یک نگاه نازنینے فتنه سامانے
خدارا ای صنم مشکن دل امیدواران را

زهی صد بار توبه کرده ام لیکن پشیمانم
چه سازم زاهدا فصل گل و ابر بهاران را

تجلی تو کز آئینه هم پرهیزها دارد
نوید یاس میگوید نگاه بیقراران را

بیا از خانه بیرون و ز نگاهے فتنه آگینے
ببین ای بت تماشائے هجوم بیقراران را

نثار این ادائے پائمالی صد چو من لیکن
ز کوئے خود جدا مپسند خاک خاکساران را

تجلی رخت ای برق وش بنما مگر اول
بده تاب نظاره چشمهائے بیقراران را

خطا کردیم در هجر تو ای بت چون جان دادیم
مکن دیگر خجل بهر خدا ما شرمساران را

سرت گردم رقیب روسیه را امتحانی کن
چه بنمائی صفائے تیغ ابرو جان نثاران را

حسن از نازبرداری دل بے اختیاران
ترقی بر ترقی داد جور عشوه کاران را

سوئے افسردگان خود بسیر آ — تو فر ور دین بکن ایام وی را
بجائے آب ساقی بادہ دادی — جزاک الله فی الدارین خیرا

دیگر
سر از تنم جدا کن واز خود جدا مکن — خونم بریز ولیک مریز آبروئے ما

دیگر
جسم پاک تو کہ از عالم جان آمدہ است — جان عالم بفدایش کہ چنان آمدہ ہست

دیگر
ہر کہ را درمان نمودی دردش از پایان گذشت — ہر کہ را درد تو شد ہمدرد از درمان گذشت
دردمندان را دوائے کن کہ بے درمان تو — اے دوائے دردمندان دردم از درمان گذشت

دیگر
چون جدا گشت دست یار از دست — دست از کار رفت وکار از دست

دیگر
فلکا باشش کہ ہنگام دعا مے آید — بہر پا داشش جفا آہ رسا مے آید
پائے کوبان مگذر گوش دل اندکی وا کن — بشنو از گور غریبان چہ صدا مے آید
جگر ودل ز من خستہ ربود است اکنون — باز تیر نظر شوخ چرا مے آید
مید ہد مژدۂ صد یاس بخون جگرم — بہر پابوسی آن گل چو حنا مے آید
این نسیم سحر از مشک شمیمے دارد — مگر از کوچۂ گیسوئے دوتا مے آید
گلرخان این دل خون گشتہ بپامال دہید — تا ببینید چسان رنگ حنا مے آید
بوئے گل باز ببوئید وبیاوش میرید — ہمصفیران قفس مژدہ صبا مے آید
قاتلا ہوش بکن دست مشو لطف ببین — کز گل زخم دلم بوئے وفا مے آید

نازداریم حسن بردل زحمت کش انا کہ
بہرشش آن شوخ پے مشق جفا مے آید

بیا ساقی کہ ابر تند خوششش مستانہ می آید — برو زاہد کہ وقت شیشہ وپیمانہ می آید
کدامی دلربا بے پردہ از کاشانہ می آید — نظارہ دست وپا گم کردہ بیتابانہ می آید
بہار تازہ دارد عشق حسن شمع رخسارش — صدائے خندۂ گل از پر پروانہ می آید
ندارم شکوہ از زلفش ز دل بر خویشش ساقی پیچم — بلاہا بر سرم از دست این دیوانہ می آید

شب غم از جفاهایش بگو ای قصه خوان چیزی — که خواب مرگ در چشمم ازین افسانه می آید
عجب شمع دل افروزی بهار صد چمن داری — که بلبل پیش رویت صورت پروانه می آید
مپندار این می گلگون در رونش شد زغم پرخون — مگر حال دل من بر لب پیمانه می آید
متاع صبر خواهد برد اینک از دل عاشق — که گنج حسن بهر غارت ویرانه می آید
ز پرده جلوه بنمودی و محشر بپا کردی — صدای ناله و فریاد از هر خانه می آید
ستمگاری که دیشب از حیا سر بر نمی کردی — برای کشتنم امروز بیباکانه می آید
قیامت [illegible] بر روز بنشو بر سر عاشق — مگر وقت وفای وعده فردا همی آید
دل سوزان بیاد کوی تو خوش میکشد آهی — هوای گلشن جنت ز آتش خانه می آید
مگر آن شوخ در هر جلوه حسن شمع و گل دارد — که گلبانگ عنادل از پر پروانه می آید
قیامت سر بر در می آرد از هر نقش پای او — کدامی فتنه با انداز معشوقانه می آید
نفس در سینه ام صد جا شکست از گریه وحشت — خوشا آهی که تا لب از دل دیوانه می آید

مدارا از قاصد خود ای حسن چشم وفا هرگز
ز بزمش هر که می آید دغا بیگانه می آید

دیگر
زاهدا گلشن فردوس فراموشش کنی — اگر نشینی بسر کوچه آشش ایا می چند

دیگر
تا کامیم فزود حسن ناتوانییم — آن طاقتم کجا که رسم بر مراد خویش

دیگر
بهار بهشت جنت چو رندان مست از بویش — برنگ عندلیبان رنگ گلها واله رویش
نگهدارد خدا عشاق را از دام گیسویش — بلا بیارد از رنگش جنون میخیزد از بویش

دیگر
مشق یکرنگی بجوشش عشق پیدا کرده ایم — صورت خود را بچشمانت تماشا کرده ایم
این دل پر آرزو و سینه پر داغ بین — انجمنها بهر تفریح تو برپا کرده ایم

دیگر
بشکستم غنچنان ست که من پای تو بوسم — گر دست دهد خاک قدمهای تو بوسم

دیگر
شعله بر طور پیدا بود من می سوختم — اخگری در دست موسی بود من نی سوختم

او بر دشمن باده پیما بود و من مے سوختم
آتشے در جان اعدا بود و من مے سوختم

یار شمع بزم اعدا بود و من مے سوختم
این دو چشم من دو دریا بود و من می سوختم

دیگر

گریه در چشم شکستن نتواند دل من
کار این ست و دگر کار نداند دل من

گر تو ای روح روان عزم سفر میداری
این چنین از دل من رو که نداند دل من

در رہ خویش من بے سر و پا را دریاب
تا کیم پائے ز سر کرده دواند دل من

دیگر

نقاب از عارض رنگین خود ایجان گل واکن
بدام غم طپید نہائے بلبل را تماشا کن

بعشق قد بالایش علو جاه پیدا کن
سر دار آ و پستیہائے عالم را تماشا کن

بیا ای خوش خرامم زنده اعجاز مسیحا کن
سر خاک غریبان بگذر و احیائے موتے کن

دیگر

بگلشن میروی آن گل بہار صد چمن با او
برنگ عندلیبان ست بوشش جان من با او

ز هر نقش قدم سر سبز گلدستهٔ خوبی
که از رنگین خرامی میخرامد صد چمن با او

دیگر

تا شد جمال روے تو مهمان آئینه
آب بهشت برد گلستان آئینه

ای برق حسن در تو که بیند جمال کیست
رحمے نما بدیدهٔ حیران آئینه

بر چشم شوق من گذرے کن ز راه لطف
تا کے علاج دیدهٔ حیران آئینه

روئے نما و کار جهان را خراب کن
برهم چه میزنی سر و سامان آئینه

خاک در تست که آیهٔ تطهیر دل بود
نازل شده ز کوئے تو در شان آئینه

در بزم خویش پردگیان راه میدهند
از عکس تست پاکی دامان آئینه

یوسف توئی و ما همه حیران هجر تو
بفرست بوئے خویش بکنعان آئینه

بر چهره ئم زخندهٔ دندان نما بخند
کان گهر بریز بدامان آئینه

دکان اهل حسن ز آئینه زیب یافت
حسن تو گشت زینت دکان آئینه

قلب سیه بکوئے تو زین رو بیفگنم
جویم ز خاک پائے تو درمان آئینه

هر ذره از فروغ خرامت ضیا گرفت
شد رهگذار تو همه دکان آئینه

خاک درت کہ صیقل آئینۂ دل ست — ہم جان آئینہ شد و ہم شان آئینہ
گاہے بہ نقش پات نگاہش فتادہ است — آئینہ شد ز دیدۂ حیران آئینہ

برگیر پردہ جلوہ نما در دل حسن
تنگ ست بر تو وسعت میدان آئینہ

در منقبت حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ

طوطیا زمزمہ کن رفت الملہاے شبی — صبح آئینہ دمیدست ز شرق حلبی
مژدہ ای مردہ زمین رفت غم تشنہ لبی — آمد ابر حلبی در پس برق عربی
غم مدار ایکہ مدارست مدار املت — کہ مرادست مریدت اگر از وے طلبی
چہ رفیع است مزار و چہ بدیع است مدار — این سپہر شرف آن نیر عالی نسبی
پرتو خسرو دارین علیہ الصلوٰۃ — پس تر و پیش تر و خلق ہامی و ابی
ای مکین پور مکین شاہ زمان ماہ زمین — سید جید دھر ابن علی آل نبی
ظاہر ظاہر تو راہ مستبین ماہ مبین — باطن فاخر تو ستر خفی رمز خبی
مہر می بارد از بام تو بر جوشش ادب — قہر مے جوشد از جام تو بر بے ادبی
چہ صفا جویمت ای سایۂ تو مہر منیر — چہ ثنا گویمت ای مایۂ صد بوالعجبی
وصف و وصاف تو حسن فلکی و دیدۂ کور — مدح و مداح تو متن ادق و ذہن غبی
من چہ گویم چو کسم روسیہے پر گنہے — از رہ امر جدا و بجہ نہی سببی
خار سے کارم و غافل ز خلشہاے درون — خوار مے گردم و فارغ ز غم بد لقبی
ناکسم بلکہ خسم لیک قدرم بس کہ بود — بحر را با خس بیچارہ سر بے سببی
قطبی وفادریم قادریان را جاہ ست — پیش ہر قطب بہ آن ملجاے ہر شیخ و صبی
شمر وح کرام ست حسن آنکہ بخلق — نخل کلک تو سر گشت بشیرین رطبی

جان جہان فدات جہان راتو جان شدی	دیگر	عمرت دراز باد کہ جان جہان شدی
بر دست آمدہ ام طوق معاصی بگلو	دیگر	سرو بستان کرامت شہ جیلان مددی
ہمہ خوئے حسنی خلق حسینی داری		چاک شد سینہ زغم بہر شہیدان مددی
ناخدا نیست خدا را کرمے بر حالم		کشتیم غرق الم بحر بطوفان مددی

رباعی

ہیچ ست جہان غمش نخوردن بہتر	بر پشت خم این بار نبردن بہتر
از زندگی وجلوس تخت شاہی	برخاک در حبیب مردن بہتر

تقریظ کتاب مستطاب بہشت ثانی قصۂ خضر خان و دول رانی
مصنفہ طوطی ہند حضرت مولٰنا امیر خسرو قدس سرہ

سپاس خالق کون و مکانے	نہ آید راست از کج مج بیانے
براہ کنہ اسرارش چہ پویم	زخود آگہ نیم از وے چہ گویم
درین یم عقل را کشتی شکستند	درین منزل خرد را پائے بستند
کجا یارائے آن کاین خستہ و زار	زند دستے بشاذروان اسرار
بہ بزم کنہ ذات کبریائی	رسائی راست عذر نارسائی
براہش رہروان گم کردہ ہوشند	بہ بستانش نوا سنجان خموشند
چہ یارا دست و پا گم کردہ را	زند گامے درین رہ بیجا با
بہ بحرش آشنا را وقت تنگ ست	کہ اول گام در کام نہنگ ست
پس آن بہ کز رہ عجز و نیازے	رسم در درگہ بندہ نوازے
بر آن درگاہ عالی در مناجات	فقیرانہ نمایم عرض حاجات

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

الهی روشنائی ده دلم را — بآسانی بدل کن مشکلم را
الهی پای بند حرص و آزم — گرفتار هوسهائے درازم
نمازم خالی از لطف نیاز ست — نیازم مملو از صد حرص و آز ست
الهی چاره کن درد مارا — دلے ده جان غم پرورد مارا
گرفتارم بدست نفس خود رائے — خدایا بر گرفتاران ببخشائے
شبے دیجور دارم خانه بے نور — به مهرت صبح کن شبهائے دیجور
حسن را از تو رحمت رزد هست — که خود فرمان تو لا تقنطوا هست
مسلمان را چو داد این مژده یزدان — چرا مایوس بنشیند مسلمان
بری از عیب کفر و شرک هستم — بحمد الله که من یزدان پرستم
خداوندا خودی از من جدا کن — به بند خود ز آزادی رها کن
زهے طالع زهے این بخت فیروز — که دادندم چراغ عالم افروز
گذشت از چرخ هفتم اوج جاهم — که محبوب خدا را خاک راهم

زمزمه پیرائی عندلیب خامه در لغت گلعذاری که بهار باغ فردوس جلوهٔ از عارض رنگین اوست

محمد آبروئے دین و ایمان — سرور قلب محزون راحت جان
فلک را فرق زیر پائے جاهش — بهار هشت جنت خاک راهش
سر گردن فرازان خاک اویست — دو عالم بستهٔ فتراک اویست

جمال و عشق را دادند پیوند / چو شد پیوند احمد نام کردند
لطافت را من حیران چه گویم / ز جان به جسم او از جان چگویم
نواسنجان که غم از دل ربایند / بیاد روی رنگین تر نوایند
بهار هشت جنت مست بویش / ضیائی مهر و مه قربان رویش
بجست و جوش سرو از خاک برخاست / بعشقش گل گریبان چاک برخاست
چمنها سبز و شاداب از گل او / بهار باغ رضوان بلبل او
نه تنها خسرو روی زمین ست / مکان تا لامکان زیر نگین ست
ملاذ بیکسان فرخنده شاهی / غریب و خسته حالان را پناهی
شهی کو کرد اندر فقر شاهی / بفقرش دولت شاهی مباهی
جهاندار سریرش مسند خاک / روان فرمان او بر عالم پاک
کهن دلقی بچندین رقعه در بر / بدلقش حلهٔ شاهی گدا گر
درین گفتار رمزی هست پنهان / که هست آن مه پناه خسته حالان
غریبان بر در او ایستاده / سران دهر در پایش فتاده
زبس ما رحمت نزد امید احسان / که حاجتمند او حاجت روایان
بهر جا کافتدش یک قطره خوی / هزاران کان گوهر جوشد از وی
چو آن جان جهان باشد خرامان / دمد از نقش پایش صد گلستان
جز این یک جمله نتوانم ثنایش / خدا از و بیش و او از ما ورایش
مگو کز خاک بر افلاک بنشست / که زو هم خاک و هم افلاک شد هست

بیان شب معراج و عروج صاحب تاج

شبی زاختران گلپوشش ماهی / هزاران صبح در آغوش ماهی

نه شب چشم جهان را سر بسر نور — سویدای دل و گیسوئے حور
نه شب چون مردمک منظور دیده — دل از تاریکی غمها خریده
برین شب هر که اندر گفتگو بست — سواد الوجه فی الدارین او بست
بشکل صبح روشن شد زمانه — پریده مرغ سدره ز آشیانه
بباغ خلد رفت اندر چراگاه — براق آورد و آمد بر در شاه
شه بیدار بخت از خواب برخاست — بشوق دید حق بیتاب برخاست
بپشت رخش خوش بنشست و روان شد — بیک ساعت مکانش لامکان شد
بسے دادش عطیه بر عطیه — ندائے اُدن یا خیر البریه
ندا مے آمد و او پیش میرفت — بپائے خویشتن از خویش میرفت
خدا را دید و خوش خوش باز برگشت — سراپا عزت و اعزاز برگشت
چنان آمد ز دولتخانهٔ غیب — دلش معمور تر از دامن و جیب
کریما سرورا بیکس نوازا — غریبان امم را چاره سازا
اگر رشتی بر گدایانت زرافشان — زر از تاب جلالت گوهر افشان
حسن چون سگ فتاده بر در تست — سگے را هم نوازا آخر سگت هست
بدامان فقیران گوهرے ریز — بکام تلخکامان شکرے ریز

مدح مثنوی شریف

دول رانی خضرخان را چو دیدم — بهر بیتش ز دل آهے کشیدم
همه اشعار او دلهائے رنجور — ز سوز جانگداز عشق معمور
بهر شعرش نهان صد جان ناشاد — ز هر بیتش بلند افغان و فریاد
کتابے ست این که معشوقیست طناز — سراپا آفت جان عشوه و ناز

الم از نشتر نمی ماند اندیشش
همیشه در رگ جانهاست جایش

درین گلشن بهشیاری قدم زن
گر میگیرد گلش چون خار دامن

نگویم رنگ رعنائی نظر کن
تماشاے تماشائی نظر کن

اگر دیدی ز راه دیده مردی
ز چشم خویش چشم زخم خوردی

ز عاشق نالۂ غم دام کردند
درین گلزار سرو ویش نام کردند

ز خون بسملش گل آفریدند
ز دود آه سنبل آفریدند

بخاک عاشقان نخلش نشاندند
ز آب چشم گریان آب دادند

ربودند اشک از چشم گرفتار
بهر جانب روان کردند انهار

ز آه دردمندان شد هوایش
ز خون کشتگان رنگ حنایش

فراهم شد چو شور نالۂ دل
از آن کردند گلبانگ عنادل

اگر اهل دلی زانسوے منگر
ببین حال من بیتاب و مضطر

بیک نظاره گشتم آنچنان زار
که دل از دست رفت و دست از کار

چون از جان سیر گشتی سیر او کن
وگرنه رو براه خویش رو کن

ببین اهل نظر را وقت دیدن
ز غم خون گشتن و در خون طپیدن

ز چون عالم شود از نور معمور
ز سوز خسرو ست این شمع پرنور

ببین دلها نه بیتاب و قرار است
که جانها گرد او پروانه وار است

زهے خسرو که از رنگین کلامی
گرفت از فصل گل خط غلامی

زهے خسرو زهے شیرین بیانی
که شد هر سنگدل فرهاد ثانی

چو هر نخلبندی خاست خسرو
به دنیا جنتے آراست خسرو

ز سوز دل کلامش کامیاب است
برو هر دل کہ مے افتد کباب است

کتاب است این که شمع خانۂ عشق
کزو هر شمع رو پروانۂ عشق

بماند این داستان تا دور دوران — خضر را داد خسرو آب حیوان
ز خسرو نام شان باقیست هر سو — دول رانی کجا و خضر خان کو
مسلم گشت بر خوبانش شاهی — که شد محبوب محبوب الٰهی رضی الله عنه
زهی بختش که کارش با نظام است — زهی بختش که کارش با نظام است
خوشا طالع که پیر را زد آتشش — توسل کرد از سوز نهانش
الٰهی ز آتش و سوز جهنم — بحق سوز خسرو ده امانم
الٰهی بهر سوز دلنوازے — بده جان مرا سوز و گدازے
گداز د جان شب و روزم بشفقت — بشفقت سازم و سوزم بشفقت
بسوز عشق سوز این جان بے نور — بآن سوزم بساز از سوختن دور
بده سوزے که آتش بر فروزد — همه ناپاکیم را پاک سوزد
چو راز عشق نور دل فزاید — ازین دوزخ بهار خلد زاید

کجا بودی کجا رفتی درین جوش
مگر رفتی حسن از خویش خاموش

تاریخ وصال سیدنا مولانا حضرت شاه آل رسول رضی الله عنه

کرد عزم آخرت چون شاه ما آل رسول — خلق در روز سیه بنشست با بخت سیاه
هاتف غیبی بمن فرمود وقت فکر سال — با خدا پیوست جان عالم ملکوت آه

دیگر

آن آل رسول آن ماه مبین — چون رفت ز دنیا زیر زمین
گفتیم حسن تاریخ چنین — ابر مغک در خلد برین

قطعه تاریخ وصال اعلیحضرت عظیم البرکت سیدی و ماوای مرشدی و مولائی

عالیجناب مولانا مولوی سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرشد ما شیخ اقطاب زمانہ بو الحسین
نور آگین نور افزا نور رب نوری لقب

کاشف استار پنہان واقف اسرار غیب
منزل انوار سبحان مہبط افضال رب

آنکہ ہر دم لطف فیضش بر غلامان بیغرض
آنکہ پیہم فیض لطفش بر گدایان بیسبب

آنکہ مہرش کشتِ دین مؤمنان را ابر جود
آنکہ قہرش زشتِ اہل زیغ را برق غضب

آنکہ کرد از نفحۂ مو عرصۂ جانہا تتار
آنکہ کرد از لمعۂ رو کشور دلہا حلب

جود او حاجت روائے مستمندان بے سوال
لطف او مشکلکشائی دردمندان بے طلب

ملت بیضا منور کرد و جان تازہ داد
سطوت موسی بدستش رحمت عیسی بلب

نور چشم مصطفے چشم و چراغ مرتضے
شمع ایوانِ ہدے مہر عجم ماہ عرب

رفت زین دار فنا واحسرتا واحسرتا
آن شہ والا حسب عالی گہر بالا نسب

شد جہان بے نور بے نور و چنان بے نور شد
شب چو بخت تیرہ بختان و ز روشن ہمچو شب

ای حسن گفتیم صوری معنوی تاریخ نقل
بست و چار و سیزدہ صد دورۂ ماہ رجب
٢٤ ھ ١٣

دیگر

چون بگلگشت خلد رفت ز دہر
سیدی بو الحسین احمد نور

سن نقلش حسن بگوش رسید
نَوَّرَ اللهُ سِرَّهُ الْمُسْتَنُوْر
٢٤ ھ ١٣

تواریخ مساجد حسب فرمایش جناب حکیم احمد رضا خان صاحب

انکمال کوشش و سعی حکیم احمد رضا
خانۂ پاک خدا تعمیر شد در رامپور

فکر سال ابتدائے کار دامن گیر بود
گفت رضوان ای حسن فردوس ثانی بیقصور

١٣ ھ ١٩

بانیٔ مسجد حکیم احمد رضا — مہبط اکرام و لطف سرمدست
گر ز من تاریخ مے پرسی حسن — مطلع انوار فیض ایزدیست
۱۳ ھ ۱۹

دیگر

زین بیت رب بر خویشتن بالیدہ میگوید — کہ اے احمد رضا از سعی پاکت شد سعید اینجا
حسن مژدہ رسان گفت از دلش تاریخ تعمیرش — دل لبے زاد منشین از کشائیش نا امید اینجا
۱۳ — ھ — ۱۹

تاریخ نثر

جزاهم الله فی الدارین خیرا
۱۳ ھ ۱۹

قطعہ تاریخ وفات محبوب خان حسب فرمائش منشی احسان علیخانصاحب احسان شاہجہانپوری

بست چو محبوب خان رخت سفر ای حسن — بر رخ با بائے خود صد در رحمت کشاد
ہاتف غیبی من گفت دعائیہ سن — تربت محبوب خان منزل محبوب باد
۱۹۰ ۶ ۳

تاریخ انتقال پُر ملال محبی حکیم عبد السلام صاحب مرحوم

آن نوجوان طبیب کرم پیشہ مہربان — کز فیض عام خاص خواص و عوام شد
بربست رخت خویش ازین دہر بے ثبات — بگذشت زین حضیض و معلے مقام شد
تاریخ فوت گفت حسن از سر بکا — عبد السلام رہرو دار السلام شد
۱۳۲۲ ھ ۱۳۲۰ ۳

تاریخ واسوخت عزیزی سید برکت علیصاحب نامی سلمہ اللہ تعالے

نامی من خوش ادا واسوختے تصنیف کرد — کز بہارش تازہ شد سرسبزی ریحان عشق
سال طبعش از دلم چون آہ سر برزد حسن — شمع بزم حسن و چاک سینۂ سوزان عشق
۱۳ ھ ۲۲

تاریخ گلدستہ غنچۂ جاوید میر کاظم حسین صاحب لکھنوی کہ از بمبئی اشاعت پذیرست

چمن حسن غنچۂ جاوید از سر انبساط سال دوم ۱ +	فرح بخش از گل و ریاحین ست چمن بوستان رنگین ست ۱۹۰۸=۱۹۰ ۶ ۷

تاریخ انتقال سید محفوظ علی صاحب برادر خورد سید تہور علی صاحب تہور تلمیذ مصنف رح

محفوظ علی چو رفت زین دار گفتیم حسن سن وفاتش	از منظر خلد گشت محظوظ با امن مقام اوج محفوظ ۱۳ ۵ ۲۵

تاریخ طبع دیوان نعتیہ مصنفۂ جناب قاضی خلیل الدین صاحب حافظ

طبع حافظ کہ بحر شعر ست ہم موجہ زور شاعرانہ گفتیم تاریخ آنچہ نعت ست	دارد ہر گونہ جوش مضمون ہم گوہر مدحت ہمایون مضمون نفیس و موج موزون ۱۳۰ ۵ ۳

تاریخ کتاب مسمی بہ (ترقی و تنزل کے سبب) مصنفۂ نواب عبد العزیز خانصاحب مرحوم

وہ چہ کتاب عزیز آبروئے طبع شد طوطی شکر شکن طرفہ نشیدے کشید	کاشف استار خوش منظر اسرار خوش برد ز دل صبر و تاب شوخی گفتار خوش

ملہم غیبی بہ حسن کرد دو تاریخ بدل
شمع شبستان طبع - نامۂ افکار خوش
۱۳۰ ۵ ۴ ۱۳۰ ۵ ۴

تاریخ انتقال سید فضل غوث صاحب ساقی بریلوی

چون قضا کردند سید فضل غوث	در جهان رسم خوشش اخلاقی نماند
جان و دل از بادهٔ شدای میکشان	آن قدح بشکست آن ساقی نماند ۱۳۰۰

تاریخ انتقال حکیم محمود خان صاحب مرحوم مغفور دهلوی

زین دهر بی ثبات چو محمود خان حکیم	بربست رخت خویش سوی دار آخرت
چون فکر سال دامن طبع حسن گرفت	گفتا سروش رحلت محمود عاقبت ۱۳۰۹

تاریخ طبع دیوان محمد احسان خان صاحب احسان شاهجهانپوری

چو مصرعه شد ند احسان پی سال طبع دیوان	سخن شگرف گفتم سخن شگرف گفتم

تاریخ طبع دیوان منشی محمد الیاس صاحب برق ساکن شهر بمبئی

ز رنگینی برق رنگین بیان	بهار آمد و باغ دیگر شگفت
چو تاریخ جستم ز هاتف حسن	بیا رهست طور سخن برق گفت

شجرهٔ نسبی سید حبیب الله صاحب مشتقی حسینی رشائم

(سید صاحب)

محمد راحت دین جان ایمان	محمد قوت ایمان ایمان
علی و فاطمه نور الهی	مرا اینان را سزد عالم پناهی
حسن آن قرهٔ چشمان زهرا	شهید زهر روح جان زهرا

حسن را باب مثنے شد چو پیوند   حسن را گشت نور چشم و دلبند
مثنے را بہ طلعت چون مہ آمد   چو عبد اللہ محض انور شہ آمد
چو عبد اللہ یافت از بخت انوار   ز موسی الجون شد چشمش ضیابار
ز موسے گشت عبد اللہ پیدا   ز عبد اللہ شد موسے ہویدا
چو شد داؤد موسے را دلآرام   محمد خاطر داؤد در اکام
چو یحیے زاہد آمد از محمد   محمد شد ممجد شد محمد
ابی عبد اللہ آن آرام یحیے   دل یحیے روان کام یحیے
ابی صالح ز عبد اللہ ذی جاہ   کز و چون مہر یابد ضیا ماہ
خوشا بخت ابی صالح ز تقدیر   کہ طالع شد ازو ماہے جہانگیر
حضور عبد قادر غوث اعظم   پناہ مستندان قطب عالم
جوان بختان عرفان راست پیرے   ز پا افتادگان را دستگیرے
جناب غوث را این خوش اخلاق   امام عہد سید عبد رزاق
ز شیخ عبد رزاق محمد   منور شد وجود سید احمد
ز احمد نصر دین و ز نصر خوشخو   جمال سیف دین دلچسپ دلجو
بر آمد شمس دین از مشرق سیف   ز عبد اللہ حاصل شمس راکیف
ز عبد اللہ نور دین شد اظہار   ز نور دین شرف با زین نمودار
شرف را نور دیدہ قاسم آمد   سرور جان قاسم سید احمد
ز احمد گشت یحیے جلوہ فرما   ز یحیے شد علے جان تمنا
بچشمان علے نور از محمد   محمد را چو یوسف ابن ارشد
علی شد گرمی بازار یوسف   عزیز خاطر و دلدار یوسف
علی را ابو الوفا نور نگاہست   کہ نور دین و عز عز و جاہ ست

بچشم نور دین از مصطفٰے نور　　ز عز دین بجان مصطفٰے سور
یا وج از عز دین انوار محمود　　حبیب اللہ شد دلدار محمود
الٰہی حرمت آل پیمبر　　دل ما را ز عرفان کن منور
حسن را بخش و حسن خاتمت بخش　　سرورے خاطرش را ز غمت بخش

تواریخ طبع دیوان

تاریخ جناب منشی شریف خانصاحب آزاد مہتمم جلوۂ یار میرٹھ

سنائے کلک مقطوع اللسان کیا　　حسن سے شاعر خوشگو کی مدحت
رہا راضی رضائے حق مین تا زیست　　رضا ہی کے لقب سے پائی شہرت
اب اوس مرحوم کا چھپتا ہی دیوان　　زمانے مین ہو خوب اسکی اشاعت
ہی یہ وہ جلوہ گاہ حسن خوبان　　کہ ہی ہر ماہرو کی اسمین صورت
فصاحت مین جو ہی ہمرنگ مومن　　نظر آتی ہی غالب کی بلاغت
کہا نکی فکر سال طبع آزاد　　چلو دیکھو خیابانِ فصاحت
۱۳۲۷ھ

دیگر فارسی

ز سیم فکر حسن صد آفرینش　　کہ ہر شعر وے را جان حزین است
کنون دیوان او آن طبع گردید　　چو رونق بخش بزم شائقین است
بہر بیتش ادا ابرو کمان را　　کہ ہر مصرع خدنگ دلنشین است
میان ہر دو مصرع فرق دلجو　　سطور رشس کا کلان نازنین است
بہر نقطیکہ یابد حسن خوبان　　دوائر چشم جان ناظرین است

کلام ایدل چنین شیرین ترش زد — نمایان صاف کیف انگبین است
چہ اوصاف حسن آنرا دگویم — همین خاقانی و بیدل همین است
قلم را برزبان این سال طبعش — همین دیوان مرآت عاشقین است
۱۸۰۹ + ۱۰۰ = ۱۹۰۹ع

تاریخ جناب علی احسن میانصاحب معروف بہ شاہ میان المتخلص احسن سجادہ نشین چھوٹی سرکار مارہرہ شریف

الٰہی حی و قایم ایک تیری ذات ہی ورنہ — یہ کیا موہوم ہستی ہی یہ کیا دنیائے فانی ہی
یہ دنیا جسکی ہستی پر ہمین غرہ ہی کیا کیا کچھ — یہ عالم جسمین حاصل ہمکو فخر زندگانی ہی
حقیقت اسکی گویا سیمیا کی سی نمائش ہی — یہان جو شکل پیدا ہوتی ہی وہ آنی جانی ہی
ابھی یہ بات ہی کل کی کہ تھے زندہ حسن ہم مین — مگر دیکھو تو کیا آج انقلاب آسمانی ہی
کہ وہ شہر خموشان مین ہین باتین رنگین اونکی — انھین باتون کو حاصل اب حیات جاودانی ہی
وہ باتین سربسر گویا سخن سنجون کی باتین ہین — کہ جن مین عاشقانہ رنگ کی شیرین بیانی ہی
انھین باتون سے باتون باتون مین اک بنگیا دیوان — کہ جسکی ہر غزل سرمایہ دار خوش بیانی ہی
یہ غزلین ہین کہ باتین ہین بہم معشوق و عاشق کی — یہ نظمین ہین کہ دریائے مضامین کی روانی ہی
اوسی دیوان کے چھپنے کی یہ تاریخ ہی احسن — حسن سے پاک شاعری کی یہ دیوان لاثانی ہی
۲۷

تاریخ جناب منشی محمد حسن صاحب آثر بدایونی تلمیذ حضرت مصنف رح

گلستان عالم مین آئی بہار — شگفتہ ہوئے پھول چہکے ہزار
بڑھا جوش تازہ ہوئے داغ غم — عنادل کے دل بن گئے لالہ زار
چمن مین وہ پھولون کا جوش نمو — پیادہ بھی سب آجکل ہین سوار

بڑھی وحشتِ دل گھٹی تاب ضبط ۔ بنے شہر بن۔ گھر بنے کوہسار
گھٹا آئی بڑھکر چمن کی طرف ۔ ہوئے خوار مستی مین سب بادہ خوار
جہان سے یہانتک کدورت مٹی ۔ کہ صیقل بنا آئینے کو غبار
حسینون کے عالم کا کیا ہو بیان ۔ قیامت کا جوبن غضب کا نکھار
خدا ساز رنگ جوانی وحسن ۔ پھر اوسپر بناوٹ سجاوٹ سنگھار
جلائین گے عالم کو یہ شعلہ رو ۔ ہوا کھانے جاتے ہین ہوکر سوار
جو گھبرا اوٹھے گرمیِ حسن سے ۔ ٹہلنے چلے ہین لبِ جوئبار
یہ موسم یہ رنگِ زمانہ یہ جوش ۔ نکلتا ہی پردے سے اک گلعذار
عجب دلربا عشوہ گر شوخ وشنگ ۔ پریوش حسین نوجوان طرحدار
ادا اوسکی غارتگر عقل وہوش ۔ نگہ اوسکی مستی مین بھی ہوشیار
ادا دلربا۔ دل ادا پر فدا ۔ سخن جانفزا۔ جان سخن پر نثار
وہ محبوب عالم وہ مقبول خلق ۔ نہین جسکے عشاق کا کچھ شمار
بتاؤن وہ ہو کون کسکا ہی ذکر ۔ کرون مین اب اس بھید کو آشکار
وہ دیوان ہی میرے اوستاد کا ۔ بہت جسکے چھپنے کا تھا انتظار
وہ چھپکر نکلتا ہی مطبع سے آج ۔ خبردار ہشیار حیادونگار
پڑھین اسکو دیکھین اوٹھائین مزے ۔ اگر جان صدقے تو ہو دل نثار
اثرؔ میرے دل نے کہا بہر سال ۔ دل افزا کلام حسن۔ چار بار
۳۳۲ × ۴ = ۱۳۲۸ھ

دیگر

چھپا ای اثرؔ جو کلام حسن ۔ کھلا ہی زمانہ مین زیبا چمن
۹۴۱ + ۳۸۷ = ۱۳۲۸ھ

دیگر

وہ بے عیب باپایہ دیوان ہی ۔ کسی کو نہین اسمین جائے سخن
۲۱۲ + ۱۱۱۶ = ۱۳۲۸ھ

مصنف جناب حسن سا ادیب	+	فصیح جہان اوستادِ زمن
۵۱۲		۸۱۶ = ۱۳۲۸ھ
وہی ہی بجا جو کر فرما دیا	+	سند کی ہی یہ شاعری اہل فن
۴۰۷		۹۲۱ = ۱۳۲۸ھ
زبان صاف و شیرین ہی اچھا بیان	+	کلام حسن ہی کلام حسن
۸۹۵		۴۳۳ = ۱۳۲۸ھ
کس طرف سے آج نکلا مجلس آرا آفتاب	دیگر	واہ روئے شاہد معنی کی اوٹھی ہی نقاب
۱۳۲۸ھ		۱۳۲۸ھ
شاہد طناز۔ دلبر۔ بیعدیل و بیمثال		ہان ہی لاثانی ادا ہان اوسکی باتین لاجواب
۱۳۲۸ھ		۱۳۲۸ھ
خوش ادا بھی کون۔ کہیے جسکو دیوان حسن		واہ جی اچھا لکھا۔ جو ہی جہان مین انتخاب
۱۳۲۸ھ		۱۳۲۸ھ
اسکے کچھ اوصاف روشن گن سکین ممکن نہین		ہین نوادر سمین بیحد خوبیان ہین بیحساب
۱۳۲۸ھ		۱۳۲۸ھ
اور اثر استاد کا دیوان چھپا کہہ یاد آب		زندگی دنیا مین ہو۔ دایم زمانہ فیضیاب
۱۳۲۸ھ		۱۳۲۸ھ

تاریخ جناب نور محمد صاحب انور مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی تلمیذ حضرت مولٰنا حکیم نظامی صاحب مدظلہ السامی

واہ کیا اچھا چھپا دیوان مولٰنا حسن		یہ فصاحت یہ بلاغت یہ لطافت دیکھنا

پردۂ الفاظ مین ہی شاہد معنی نہان	ہی مجازی مین عیان رنگ حقیقت دیکھنا
ہاتف غیبی نے یہ تاریخ ای انور کہی	حُسن ابیات حسن ہی اک قیامت دیکھنا
	۲۷ ھ ۱۳

دیگر

چست بندش صاف معنی شوخ مضمون نیک فکر	کیون نہ ہو پھر خوبیون مین ایک دیوان حسن
مصرعۂ تاریخ انور طبع دیوان کا لکھو	چھپکے دیوانِ حسن کیا کیا بڑھا حسن سخن
	۷ ھ ۱۳

تاریخ جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل چشتی نظامی فخری جلالی گورکھپوری

نزیل لکھنؤ

بھرا ہی حُسن دیوانِ حسن مین	غضب کی ہر غزل مین سادگی ہی
متانت مین قیامت کی ہی شوخی	زبان پاکیزہ بندش چلبلی ہی
ہی دوہرا لطف انداز بیان مین	بلاغت مین فصاحت وہ بھری ہی
مجازی رنگ مین رمز حقیقت	کمال ظاہری و باطنی ہی
وہ دیکھین شاہد معنی کا جلوہ	جنھین چشم بصیرت حق نے دی ہی
ہین ظاہر مین تو شعر عاشقانہ	مگر باطن مین مطلب اور ہی ہی
تجمل ایک نامی مہربان کی	پئے تاریخ فرمایش ہوی ہی
سکوت اچھا نہین ہی بے تامل	مناسب مجھکو کہدینا یہی ہی
مضامین ہین آمیر نامور کے	زبان اسمین جناب داغ کی ہی
	۲۷ ھ ۱۳

تاریخ جناب منشی سید تہور علی صاحب تہور تلمیذ مصنف

بولے سب دیوان حسن کا دیکھکر	بے بہا ہی یہ حسن کی یادگار
یہ تہور نے لکھے ہین سال طبع	خوشنما ادا ہی یہ حسن کی یادگار
	۲۶ ھ ۱۳

تاریخ جناب فضائل نصاب مولوی قاضی حافظ حاجی محمد جلیل الدین حسن صاحب حافظ رئیس پیلی بھیت

کلام محبانہ جناب حسن	وحید زمانہ فرید زمن
چھپا جب۔ تو حافظ نے مصرع کہا	چھپا عاشقانہ ترانہ حسن ۱۳۲۷ھ

تاریخ جناب سید محمود علی صاحب عاشق و محمد بریلوی تلمیذ مصنف

چلبلے شعر پھڑکتی تقریر	جیسے معشوق کوئی شوخ و شریر
طبع دیوان حسن کے ہین سہال	کھینچ گئی حسن کی دلکش تصویر ۱۳۲۶ھ

دیگر

واہ تصنیف حسن کیا بات ہی	تونے صورت شاعری کی کھینچ دی
حسن بندش کی صفا وہ دلکشا	بند ہو جسطرح شیشے مین پری
اسکی ہر ہر بیت مین اک بات ہی	اسکی ہر ہر بات ہی شوخی بھری
جان دین کیونکر نہ اسیر اہل عشق	ہی ادا اسکی نکیلی چلبلی
حرف حرف اسکا ہی اک تلوار تیز	لفظ لفظ اسکا ہی اک چلتی چھری
شاعرون کا دل نہ ہو کیونکر فدا	شاعرون کی ہی اسی سے زندگی
ہر مسلسل شعر زلف حور ہی	ہر غزل ہی حسن مضمون سے پری
فقرے فقرے سے فصاحت ہی عیان	جملے جملے مین بلاغت ہی بھری
نقطہ نقطہ گوہر شہوار ہے	کلمہ کلمہ ہے جواہر کی لڑی
کہنے کو یہ فیض سب ہین داغ کے	پر طبیعت ہی غضب کی پائی تھی
خود نما ہونے کو ہی حسن سخن	اور تم نے حمد اتنی دیر کی

پردۂ تاریخ اوٹھاکر کہہ بھی دو
دیکھین واقف کار چشم شوق سے
۱۲۶۵ھ

طبع کے دو سال ہین حسن لین سبھی
ہی یہ مرآت جمال شاعری
۱۲۶۵ھ

دیگر

میرے استاد کا وہ دیوان ہی
دونون مصرع ہر ایک شعر مین ہین
بند شین ہین کہ دامن گل سے
ہین مضامین سشگفتہ و تازہ
طبع دیوان کے سال کہد و حمد

ہی ہر اک شعر جسکا برجستہ
شکل ابروئے یار پیوستہ
آرزوئے ہزار وابستہ
ہر غزل حسن کا ہی گلدستہ
شمع بزم کلام شائستہ
۱۲۶۵ھ

دیگر

واہ دیوان حسن ہی کہ صنمخانہ ہی
ناز و انداز و تکبر کے کرشمے ہین کہین
دل مشتاق کو حاصل ہی کہین سوز وصال
جتنے اشعار ہین دیوان حسن مین اے حمد
ہی سن طبع ہر اک بیت کے اوصاف ہین یہ

چرچے الفت ہی کی ہین حسن ہی کی باتین ہین
منتین ہین کسی جانب سے مدارتین ہین
جان عشاق پہ فرقت کی کہین راتین ہین
حسن کو عشق کی سب نذرین ہین سوغاتین ہین
چاہنے والے کی معشوق سے دو باتین ہین
۱۲۶۵ھ

دیگر

سنا ہی چھپتا ہی اب وہ دیوان زمانہ جسکا تھا دل سے خواہان
جو حسن و الفت کی ہی دل و جان یہی وہ تصنیف ہی حسن کی

یہی وہ دلکش سخن ہی اے دل کہ جسکو سنتے ہی اہل محفل
تڑپ رہے ہین مثال بسمل خبر نہین کچھ بھی تن بدن کی

کلام ہی یہ کہ سحر و افسون غضب کے جادو بھرے ہین مضمون
کہ ساری محفل ہی مست و مفتون عجیب حالت ہی انجمن کی

کہین ہین سیدھی نظر کے نقشے کہین ہین ترچھی نظر کے شکوے
کہین مرقع ہی سادگی کا کہین ہے تصویر بانکپن کی

کہین نزاکت کے ماجرے ہین کہین تبسم کے تذکرے ہین
چمکتی توصیف ہی کمر کی مہکتی تعریف ہے دہن کی

کریگا مدحت کوئی کہانتک کہ اوج مضمون ہی لامکان تک
بلندی شعر عرش پر ہی زمین فلک پر ہے اس سخن کی

ہزار دل سے فدا ہی بلبل نثار ہی لاکھ جان سے گل
ثمر فصاحت کا حمد کیا ہی کلی ہے گویا دل چمن کی

کرین نہ کیونکر نثار اسپر شمیمین عطر بہار لاکر
بہارین لاکھون ہین ایک گل مین بسی ہین روحین چمن چمن کی

گل مضامین کی روح کھنچکر نثار ہونے نہ آئے کیونکر
وہ پیاری پیاری وہ بھینی بھینی سہانی دلکش ہی بو دلہن کی

ہون ایسے تاریخ کے گل تر کہ جسکی نکہت ہو روح پرور
نئی نویلی بنی سجیلی ہے نوجوان یہ دلہن سخن کی

کلام حسن چھپ رہا ہی یہ سنکر
حسین اور حسنین و فاروق الٰہی
انھین نے کیا طبع مطبوع دیوان
ادا باپ کا حق کیا ہی انھین نے
لکھے طبع دیوان کے سال مین نے

دیگر

خدا کی قسم حمد مین ہوگیا خوش
رہین دونون عالم مین تینون سدا خوش
انھین نے دل اہل سخن کا کیا خوش
مرادین ملین سب ہین انکا خدا خوش
چھپی یادگار حسن دل ہوا خوش
۱۲ ۵ ۲۶

تاریخ جناب منشی دوارکا پرشاد صاحب حلم بریلوی یکی از خاندان اخبار نویسان عہد شاہی تلمیذ حضرت حسن بریلوی

چھپ گیا دیوان مرے استاد کا
ایک عالم کو مسخر کر لیا
ہر جگہ ہر سمت شہرہ ہو گیا
بندشیں اچھی ہیں اچھی ہے زبان
خوب نظارہ کریں اہل سخن
دیتا ہے آنکھوں کو فرحت یہ کلام
عیسوی میں حلم کہدو سال طبع

آج دنیا میں ہے لاثانی یہ نظم
دلکش و دلچسپ ہے کیسی نظم
ہو گئی آفاق میں نامی یہ نظم
الغرض ہر طرح ہے اچھی یہ نظم
ہے جمال شاہد معنی یہ نظم
بخشتی ہے دل کو بشاشی یہ نظم
نادر و بے مثل ہے کیا ہی یہ نظم
۹ ۰ ۱۹۰

دیگر

واقعی انمول یہ دیوان ہے
کوئی ہجری میں جو پوچھے سال طبع
اسکے آگے لعل و گوہر ہیچ کیا
حلم کہدو - ارمغان ہے بے بہا
۱۳۲۷ھ

دیگر

پھیلی ہے ایک سمت ضیا اس کلام کی
سمبت میں طبع ہونے کی تاریخ دلپسند
خورشید کی طرح یہ سخن ہے جہان فروز
کہدو یہ حلم - خوب چھپی نظم جان فروز
۱۹ بکرمی ۶۵

تاریخ جناب سید محمد طاہر علی صاحب طاہر از کمپ فتحگڈھ ضلع فرخ آباد

چھپا فضل الٰہی سے وہ دیوان حسن طاہر
ہوئی جب فکر تاریخ مسیحی کی تو برجستہ
کہ جسکی ہند میں کیا گلشن عالم میں شہرت ہے
عنادل نے کہا کہدیجیے باغ متانت ہے
۹ ۰ ۱۹۰

جب مدون ہوا کلام حسن — لکھدیا سب نے انتخاب ہے یہ
حرف منقوط مین ہین ہجری سنہ — روکش باغ ولاجواب ہے یہ

دیگر

۱۳ ھ ۲۷

تاریخ جناب حکیم سید مسعود غوث صاحب فیض تلمیذ مصنف مرحوم

للہ الحمد آج وہ دیوان چھپا ہی بیمثال — طرز ہی جسکی جدا مضمون نئی بندش عجب
فکر تھی اے فیض ہمکو اسکے سال طبع کی — دی ندا ہاتف نے کہدے ایک در منتخب

۱۳۲۷ھ

تاریخ جناب منشی برجموہن کشورہ فیروز بریلوی تلمیذ حضرت مصنف مرحوم

سخن سنجون کو مژدہ جانفزا ہو — جناب حسن کا چھپا آج دیوان
یہ وہ نظم ہی جسکا چرچا ہی گھر گھر — یہ وہ ہی بیان جسکے سب ہین ثناخوان
غزلیات سب پرضیا پرصفا ہین — ہی مطلع ہر اک مطلع مہر تابان
ڈھلا ہی ہر اک شعر سانچے مین اسکا — ہی مقطعون سے شان بلاغت نمایان
اگر صاد ہی غیرت روئے دلبر — تو عین اسکا ہی رشک چشم حسینان
حروف ونقاط اسقدر خوشنما ہین — رہے دیکھکر عقل انسان حیران
ہی اس بے بہا نظم کا نقطہ نقطہ — غرض حاصل ہفت اقلیم ارزان
صفت ہو جو اسکی وہ ہی اسکے لایق — جو ہو قدر اسکی وہ ہی اسکے شایان
یہ ہی طبع کا سال فیروز اسکی — حسن نے کیا نظم کیا خوب دیوان

۱۹۰ ۶ ۹

دیگر

چھپا جناب حسن کا جو لاجواب کلام — ہر ایک کہہ اوٹھا بیساختہ سبحان اللہ
اگر ہی سال اشاعت کی فکر لکھ فیروز — لکھی ہی خوب جناب حسن نے نظم یہ واہ

۱۹۰ ۶ ۹

تاریخ جناب منشی ہدایت یار خانصاحب قیس بریلوی تلمیذ حضرت حسن

جوہر فکر حسن واہ ترا کیا کہنا	دُرِ مضمون ہین کہ ہین لعل جڑے سینے مین
شعر ہین یا یہ کوئی درد بھرے نالے ہین	دل پھڑک جاتے ہین سُن سُن کر انھین سینے مین
طبع دیوان حسن کے یہ لکھو سال اے قیس	عشق عشاق کھلا حُسن کے آئینے مین
	۱۳ ھ ۲۶

تاریخ ابوالخیال جناب نواب ناظم علیخانصاحب ہجر شاہجہانپوری شاگرد فصیح الملک حضرت داغ رح

واہ کیا دلکش ہی دیوانِ حسن	کونسا دیوان ہو اسکا جواب
ہجر تم لکھو برائے سال طبع	ہو کلام بے نظیر و لاجواب
	۱۳ ھ ۲۷

دیگر

کیا شان ہو کیا آن ہو دیوانِ حسن کی	کیون ایک زمانے کی نہ ہو آنکھ کا تارا
اشعار وہ اشعار کہ دل لوٹ ہو جن پر	بندش بھی قیامت کی ہو پھر رنگ بھی پیارا
تاریخ اگر آپ سے پوچھے کوئی اے ہجر	لکھدیجیے ۔ گلدستۂ اشعارِ دل آرا
	۱۳ ھ ۲۷

دیگر

سنتے ہین آج طبع کلام حسن ہوا	یہ وہ خبر ہی جس سے ہی خوش ہر جوان و پیر
تاریخ طبع کی جو ہوئی فکر مجھکو ہجر	دل نے کہا۔ کلام دل آویز و بے نظیر
	۱۳ ھ ۲۷

در صنعت صوری و معنوی

مطبوع چو شد دیوانِ حسن گفت اہل سخن

دل خوش کن دلبر فرحت آگین نسخہ زیب طبع شدہ

تاریخ برائے سالِ مسیحی گفت دل من حضرتِ ہجر

در سال ہزار و نہ صد و نہ این نسخہ زیب طبع شدہ
۱۹۰ ۶ ۹

تاریخ از عاصی رب لاحد بندہ اعجاز احمد مرادآبادی کاتب دیوان شاگرد حضرت مصنف مرحوم مغفور

ایسی شہرت ہی طبع دیوان کی
جیسے ماہِ سخن کی رویت ہے

اوجِ فکرِ حسن کا کیا کہنا
عرش سے بھی بلند ہمت ہے

جسکا ہر شعر دل پکڑتا ہی
کیا فصاحت ہی کیا بلاغت ہے

بندشین ایسی صاف ہین جیسے
دُور آئینے سے کدورت ہے

خوبیِ حُسنِ شعر کہتی ہی
کوئی معشوق خوبصورت ہے

ایک عالم ہی عاشق و شیدا
اک زمانے کو اسکی چاہت ہے

اسکی تاریخ حضرتِ قیصر
تابشِ جلوۂ فصاحت ہے
۲۶ ھ ۱۳

تواریخ وفات حضرت مصنف مرحوم

تاریخ جناب علی احسن میاں صاحب معروف بہ شاہ میاں المتخلص احسن سجادہ نشین سرکار خورد مارہرہ شریف

تلمیذ فصیح الملک حضرت داغ مرحوم

خانِ حسن رضا کہ بحسنِ لیاقتش — مطبوع خاص و عام شدہ شاہدِ سخن
مقبول دہر چون نشود ہر کلام او — تخئیل پاک طبع نکو فکر تُش حسن
الواکہ رفت تاج ز فرقِ عروس نظم — واحسرتا کہ فوت شد آن تاجدارِ فن
ہر گہ بگوشم این خبر غم اثر رسید — چشمم بریخت اشک بزد نالہ قلب من
آن نیک نام با من بد نام داشتہ — ربط و خلوص و اُنسِ دلی سرّ و ہم علن
آن پاکزاد یافت شرف از نبیٔ شرف — از حج و از زیارت قبر شہ زمن
یا غافر الذنوب بود رحمتت براو — بہر چہار یار و ہم از بہر پنجتن
بعد از دعائے مغفرت احسن بسال نقل — گو ز بیت بہشت بود حاجی حسن
۱۳ ھ ۲۶۰

تاریخ جناب محمد نور صاحب آنور مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی تلمیذ

حضرت مولانا حکیم نظامی صاحب مد ظلہ السامی

اُڑ گئی پرواز روحِ بلبلِ باغِ سخن ۔۔۔ اُڑ گیا رنگِ چمن حسنِ سخن جاتا رہا
عیسوی سن میں کہی انور نے تاریخِ وفات ۔۔۔ مل کے ہمراہ حسن حسنِ سخن جاتا رہا
۱۹۰۸ء

دیگر

گئے عدم کو جہان سے حسن رضا صاحب ۔۔۔ خبر تمام یہ سن سن کے برہم آج ہوئے
لکھو یہ مصرعِ تاریخِ رحلت اے انور ۔۔۔ حسن رضائے الٰہی سے بدرم آج ہوئے
۱۳۲۶ھ

دیگر

نہ کیوں ہو ایک زمانہ کو آپ کا ماتم ۔۔۔ وحیدِ عصر جناب حسن رضا خاں تھے
جو فکر عیسوی تاریخ ہو تو اے انور ۔۔۔ کہو حسن کو طفیلِ حسن خدا بخشے
۱۹۰۸ء

تاریخ جناب حاجی سید تحمل حسین صاحب تحمل چشتی نظامی فخری جلال پوری نزیل بمبئی

حسن بود مداحِ خیر الوریٰ ۔۔۔ حسن بود سرتاجِ اہلِ سخن
حسن بود شیدائے اصحابِ رض پاک ۔۔۔ حسن بود دلدادۂ پنجتن رض
حسن بود یک صوفیِ زندہ دل ۔۔۔ حسن بود یک ماہرِ علم و فن
حسن رفت سوئے بہشتِ بریں ۔۔۔ حسن کرد رحلت ز دارِ محن
بگو بہرِ سال اے تحمل حسین ۔۔۔ حسین نامور یافت قربِ حسن
۱۳۲۶

تاریخ جناب دوارکا پرشاد صاحب حلم بریلوی بی اے از خاندان خیابان عہد شاہی تلمیذ حضرت حسن بریلوی

چھوڑ کر گلشن دنیا کو حسن
یون لکھا حلم نے سالِ رحلت

ہوئے فردوس مین جا کر آباد
خلد مین پہنچے جناب استاد
۱۳ ھ ۲۶

تاریخ جناب برجموہن کشور فیروز بریلوی تلمیذ

حضرت مصنف مرحوم مغفور

سیر دنیا سے ہو گئے جب سیر
نیّرِ چرخ نظم تھے استاد
کیا ہی تھا پاک و صاف کلام
جو لکھی نثر بے نظیر لکھی
نعت لکھنے مین تھے اگر کامل
تھی توجہ تلامذہ پر خاص
ہوئی یک لخت فرقت استاد
اب نہین کوئی قدر دانِ سخن

گئے استاد سوئے دارِ بقا
اور نسے تھی ملکِ شاعری مین ضیا
روز مرّہ تھا کسقدر اچھا
جو کہا شعر لاجواب کہا
تو مجازی مین آپ تھے یکتا
تھین عنایات باپ سے بھی سوا
فلکِ پیر نے یہ رنج دیا
اب نہین لطفِ شاعری اصلا

سالِ رحلت بآہ لکھ فیروزؔ
آج افسوس کی حسن نے قضا
۱۳ ھ ۲۶ = ۱۳۲۰ + ۶

تمت

بالخیر

فہرست تصانیف حضرت مصنف مرحوم

نمبر شمار	نام کتاب	مضمون	کیفیت
۱	تزک مرتضوی	اثبات تفضیل شیخین	مطبوعہ میرٹھ
۲	نگارستانِ لطافت	ذکر میلاد شریف	تین بار مطبوع ہوا بار اول قیصری پریس بریلی بار دوم وسوم مطبع اہل سنت وجماعت بریلی مین طبع ہوئی
۳	بیموقع فریاد کا مہذب جواب	اثبات مسئلۂ قربانی وردّ کتاب تحفۂ زمن	مطبع نظامی بریلی مین طبع ہوئی
۴	آئینۂ قیامت	ذکر واقعہ کربلائے معلّٰی	ایک مرتبہ مطبع تحفۂ حنفیہ واقع پٹنہ مین طبع ہوئی بار دوم مطبع اہلسنت وجماعت بریلی مین باضافہ غزلیات وتصحیح تام کے طبع ہوئی بار سوم بحسن اہتمام جناب مولوی احسان الحق صاحب میرٹھی طبع ہوئی
۵	دین حسن	حقانیت اسلام وردّ مذاہب	مطبع اہلسنت وجماعت بریلی مین طبع ہوا۔
۶	وسائلِ بخشش	ذکر کرامات حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مطبع نادری بریلی مین طبع ہوا۔ دوبارہ مطبع اہلسنت وجماعت بریلی مین طبع ہوا۔
۷	ذوقِ نعت معروف بصلۂ آخرت	کلام نعتیہ اردو	مطبع اہلسنت وجماعت بریلی مین طبع ہوا۔
۸	ثمر فصاحت	کلام مجاز اردو	مطبع اہلسنت وجماعت بریلی مین طبع ہوا۔
۹	قند پارسی	کلام مجاز فارسی	״
۱۰	صمصام حسن بر دابر فتن	ردّ مثنوی پریشان و اظہار مفاسد ندوہ	״
۱۱	ندوہ کا تیجہ روداد سوم کا نتیجہ	ردّ ندوہ	״